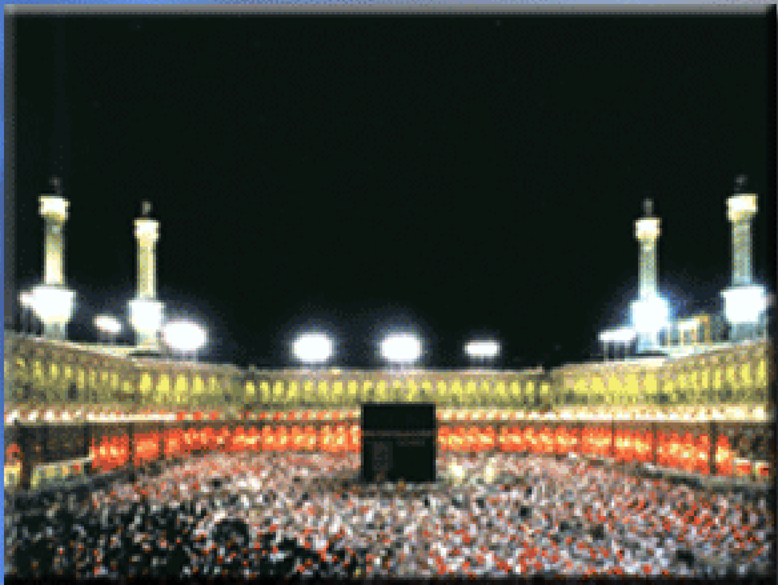




کلیدِ دعوت

داعیان الیٰ اللہ کے لیے مفید حوالہ جات

www.alislam.org

جمال الدین شمس

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　و علی عبدہ المسیح الموعود

پیش لفظ

قرآن مجید میں دعوت الی اللہ کو ایک فرض کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ دعوت الی اللہ میں غفلت اور کوتاہی منجرالی الشرک بن سکتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ القصص کی اخری آیات میں فرماتا ہے وادع الی ربک ولا تکونن من المشرکین۔

جبکہ دعوت الی اللہ انسان کے لئے آنحضور ﷺ کی معیت کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے آقا فرماتے ہیں :

"اگر محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھی بننا ہے تو پھر دعوت الی اللہ ہر ایک پر ضرور فرض ہے کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے وہی ساتھی شمار ہوں گے جو خدا کی راہ میں کھیتی اگائیں گے۔ اور پھر اس کی پرورش خود کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ کھیتی توانا ہو جائے لہٰذا ہر وہ احمدی جو کسی بھی جگہ دعوت الی اللہ کا کام کرتا ہے اس کا کلام اللہ میں ذکر موجود ہے اس لئے اگر خدا کی بیان کردہ تعریف کی رو سے آپ کو لازماً خدا کی راہ میں کھیتی اگانی ہوگی اور نئے نئے روحانی وجود پیدا کرنے ہوں گے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ نومبر ۱۹۸۷ء)

داعیان کے لئے دوران گفتگو پیش آنے والے بعض حوالہ جات کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے تاکہ ان کے لئے آسانی رہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اس حقیری کوشش کو ہم سب کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بناوے۔ آمین

جزاکم اللہ احسن الجزاء

محتاج دعا

جمال الدین شمس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم   و علی عبدہ المسیح الموعود

فہرست مضامین

ختم نبوت

فیضان ختم نبوت

ظہور امام مہدی علیہ السلام

صداقت حضرت مسیح موعودؑ

جہاد کے بارے علماء کے فتاویٰ

عیسائیت

واقعات صلیب

شیعہ ازم

خلافت راشدہ

حضرت علی کی خلافت پر خداتعالیٰ کی شہادت

عدم نفاق خلفاء ثلاثہ

کتابیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود

وفات مسیح علیہ السلام

مضمون	حوالہ
وفات مسیح کا اعلان	
1 مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ (الہام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)	ازالہ اوہام صفحہ 302 (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 402
2 صحیح حدیث تو کیا وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اگر کوئی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس 20,000 ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں۔	کتاب البریہ بقیہ حاشیہ صفحہ 207' روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 225
3 "مولوی صاحب ایک ہی صحیح حدیث دکھائیں جس میں مسیح کا خاکی جسم کے ساتھ زندہ اٹھایا جانا اور اب تک آسمان پر زندہ رہنا لکھا ہو۔"	ازالہ اوہام صفحہ 288
وفات مسیح پر قرآنی دلائل	
1- واذ قال اللہ یعیسی انی متوفیک و رافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ	آل عمران : 55
ا- قال ابن عباس متوفیک ممیتک حضرت ابن عباسؓ نے متوفیک کا ترجمہ ممیتک موت کے کئے ہیں۔	ا- بخاری کتاب التفسیر سورۃ المائدۃ ۲- تفسیر خازن جز اول صفحہ 299

مضمون	حوالہ
ب۔ حضرت ابن حزم نے بھی آیت کے ظاہری معنوں کو اختیار کرتے ہوئے متوفیک کے معنے موت کے کئے ہیں۔	۱۔ حاشیہ جلالین زیر آیت انی متوفیک صفحہ 109 ۲۔ المحلی الجزالاول صفحہ 24، مسئلہ نمبر41
رافعک الی، بل رفعه الله الیه	
۱۔ میں تجھے بعد موت اپنی عزت کے مقام میں اٹھاؤں گا	1- تفسیر روح البیان جلد1 صفحہ 331 2- تفسیر کبیر زیر آیت متوفیک ورفعک 3- شرح اکمال الکمال المعلم صفحہ 308
ب سرسید احمد خاں کے نزدیک رفع کا لفظ قدر و منزلت کے لئے ہے نہ کہ جسم اٹھانے کے لئے۔	تفسیر احمدی جلد2 صفحہ 47
ج آنحضور ﷺ کے لئے رفعه الله الیه کے الفاظ کا استعمال۔	۱- ماثبت بالسنة فی ایام السنة صفحہ 39 ۲- الفروع من الجامع الکافی صفحہ 14
رفع کا لفظ درجات میں بلندی اور قرب کے معنوں میں	
1- رفعه من حیث التشریف شرف و عزت کے معنوں میں	مفردات راغب، زیر لفظ رفع۔ لسان العرب صفحہ 488
2- اللہ تعالیٰ کی ایک صفت الرافع ہے۔ جو کہ مومن کو سعادت اور ولی کو تقرب میں بڑھاتا ہے۔	تاج العروس جز الخامس باب العین صفحہ 359، لسان العرب صفحہ 488
قرآن کریم	
1- منهم من کلم الله و رفع بعضهم درجات	البقرہ:254

مضمون	حوالہ
2- رفع بعضکم فوق بعض درجات	الانعام:166
3- نرفع درجت من نشاء	الانعام:87
4- رفعنا بعضهم فوق بعض درجات	الزخرف:33
5- یرفع الله الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجت	مجادلہ:11
6- فی بیوت اذن الله ان ترفع ویذکر فیها اسمه	النور:36
7- ورفعنه مکانا علیا	مریم:58
والمکان العلی شرف النبوة والزلفی عندالله وقال جماعة وهو رفع النبوة والتشریف والمنزلة فی السماء لسائر الانبیاء بلند مکان سے مراد شرف نبوت اور تقریب الی اللہ ہے اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ وہ نبوت کا رفع ہے اور ان کو آسمان پر بزرگی اور منزلت اسی طرح حاصل ہے۔ جس طرح کل انبیا کو حاصل ہے۔	1- تفسیر النہر المادمن البحر لابی حیان برحاشیہ بحر المحیط جلد6 صفحہ200 زیر آیت ورفعناہ مکانا علیا 2- شرح اکمال اکمال العلم صفحہ 308
8- الیه یصعدا لکلم الطیب والعمل صالح یرفعه	فاطر:11
9- ولو شئنا لرفعنه بها ولکن اخلد الی الارض	اعراف:177
ولو اردنا ان نشرفه ونرفع قدره بما آتیناه من الایات .... اگر ہم ارادہ کرتے تو اس کو شرف دیتے اور اس کی قدرو مرتبہ بلند کرتے بوجہ ان آیات ونشانات کے جو ہم نے اس کو دیئے تھے۔	(تفسیر الدر اللقیط من البحر المحیط برحاشیہ تفسیر بحرالمحیط جلد3 صفحہ 423

رفع کا لفظ احادیث میں

1- اذا تواضع العبد رفعه الله الی السماء السابعة بالسلسلة جب آدمی عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالی زنجیر کے ساتھ اس کا رفع ساتویں آسمان پر کرتا ہے۔	1-1 کنز العمال جلد2 زیر عنوان التواضع صفحہ 85 2- الفتح الکبیر جزو الاول صفحہ 95
2- ان الله یرفع بهذا الکتاب اقواما ویضع به	

مضمون	حوالہ
اخرین اس کتاب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بعض اقوام کا رفع اور دوسروں کا مقام گرا دے گا۔	1- مشکوۃ صفحہ 184 2- کنزالعمال جلد اول صفحہ 129
3- حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی عیادت کے موقعہ پر فرمایا عسی الله ان یرفعک فینتفع بک ناس ویضر بک آخرون کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بلند مکام عطا کرے گا اور تیرے ذریعہ بعض لوگ تو فائدہ اٹھائیں گے۔ جبکہ دوسروں کو نقصان پہنچے گا۔	بخاری کتاب الوصایا باب ان یترک ورثۃ اغنیاء جلد 2 صفحہ 47
4- کل یوم ھو فی شان یغفر ذنبا و یکشف کربا و یرفع قوما و یضع اخرین ہر روز اللہ تعالیٰ ایک نئی شان کا اظہار فرماتا ہے وہ گناہوں کو بخشتا اور تکالیف دور کرتا ہے۔ ایک قوم کا رفع فرماتا ہے تو دوسری کو گرا دیتا ہے۔	بخاری کتاب التفسیر سورۃ الرحمٰن جلد دوم صفحہ 1021
5- فقال له النبی صلی الله علیه وسلم رفعک الله یاعم حضرت عباسؓ کی عیادت کو آنحضور ﷺ تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کو اپنی جگہ پر بٹھایا تو آپ نے فرمایا اے میرے چچا خدا آپ کا رفع فرمائے۔	کنزل العمال جلد 7 صفحہ 68
6- ان التواضع یزید صاحبه رفعة فتواضعوا یرفعکم الله تواضع عاجزی کرنے والے کے مقام کو بلند کرتی ہے۔ پس تم انکساری اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہارے مقام کو بلند کردے گا۔	1- صافی شرح اصول کافی کتاب الایمان والکفر جز چہارم باب التواضع صفحہ 220 2- کنزالعمال جلد 2 صفحہ 25
7- رب اغفرلی وارحمنی اجبرنی وارزقنی وارفعنی اے اللہ مجھے بخش اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا کر اور میرا رفع فرما (یعنی میرے درجات بلند کر)	ابن ماجہ صفحہ 64 دعا بین السجدتین صفحہ 451
8- اللھم ارفعنی ولا تضعنی والله یرفع من یشاء ویخفض اے اللہ مجھے بلند کر اور ذلیل نہ کر۔ اللہ جس کو چاہتا ہے بلند کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔	بخاری جلد 3 صفحہ 22

حوالہ	مضمون
الفتاوی (محمود شلوت) صفحہ 63	9- وظاہر ان الرفع ... الذی یکون بعد التوفیة- هو رفع المکانة لا رفع الجسد' خصوصا وقدجاء بجانبه قوله (و مطہرک من الذین کفروا) مما یدل علی ان الامر امر تشریف و تکریم اور ظاہر ہے کہ جب رفع کا لفظ وفات کے بعد آئے تو اس سے مراد درجات کی بلندی ہے نہ کہ جسم کا رفع خصوصاً ایسے مقام پر کہ خداتعالیٰ نے فرمایا (و مطہرک من الذین کفروا) یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہاں پر معاملہ عزت و احترام کا ہے-
۱- التفسیر الکبیر جلد- 7 صفحہ 69 زیر آیت اذ قال اللہ یٰعیسیٰ ۲- تفسیر الواضح الجزالاول صفحہ 64 - ڈاکٹر محمد محمود حجازی جامعہ ازھر	10- واعلم ان هذه الایة تدل علی ان رفعه فی قوله (ورافعک الی) هو الرفعة بالدرجة والمنقبة لا بالمکان والجهة کما ان الفوقیة فی هذه لیست بالمکان بل بالدرجة والرفعة اور یاد رکھیں کہ اس آیت (رافعک الی) میں رفع کا لفظ درجات اور مقام میں بلندی کے معنوں میں آیا ہے نہ کہ جگہ اور طرف کے مفہوم میں جیسا کہ یہاں فوقیت کا تعلق کسی جگہ سے نہیں بلکہ درجات کی بلندی سے ہے-
بخاری کتاب بدء الخلق باب نزول عیسیٰ بن مریم جلد دوم صفحہ 354	کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم قرآنی محاورہ میں لفظ نزول ہر اس چیز کے لئے بولا جاتا ہے جو انسانی زندگی کے لئے غیر معمولی افادیت اور اثر رکھتی ہو-
	لفظ نزول قرآن شریف میں
الزمر:7	1- انزل لکم من الانعام ثمانیة ازواج
الاعراف:27	2- انزلنا علیکم لباسا یواری سوا تکم وریشا
الحجر:22	3- ان من شیء الا عندنا خزائنه وما ننزل الا بقدر معلوم
المومن:2	4- ینزل لکم من السماء رزقا

حوالہ	مضمون
الطلاق 11، 12	5- قد انزل الله اليكم ذكرا رسولا يتلو عليكم ايات الله
الحديد:25	6- وانزلنا الحديد فيه باس شديد ومنافع للناس -
	لفظ نزول حدیث میں
بخاری کتاب الحج	۱- عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله فى الشهر الحج وليالى الحج فنزلنا بسرف قالت نخرج اليه صحابه
نہایہ لابن الاثیر	۲- عن ابى هريرة ينزل المهدى فيبقى فى الارض -
صحیح مسلم باب النزول	۳- يا رسول الله اين تنزل غدا - یا رسول اللہ ! کل آپ کس کے ہاں ٹھہریں گے۔
المائدہ:118	-2 وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتنى كنت انت الرقيب عليهم -
الہام الرحمان فی تفسیر القرآن زیر آیت فلما توفیتنی۔	-1 "وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم.... تو جانتا ہے میری وفات کے بعد ان میں یہ خیال واقع ہوا۔ میرے وقت حیات میں اور میرے اصحاب کے وقت حیات میں ایسی کوئی بات نہ تھی۔"
اقرب الموارد۔ القاموس	1- توفى الله فلانا اى قبض روحه توفی کے معنی روح قبض کرنے کے ہیں۔
لسان العرب	2- توفاه الله اذا قبض نفسه توفاہ اللہ کے معنی ہیں اس کی جان قبض کرلی۔
المنجد	3- توفاه الله اماته' توفى فلان قبضت روحه و مات توفاہ اللہ کا مطلب ہے اس کو اللہ نے موت دی۔ توفی فلان کے معنی ہیں اس کی روح قبض ہو گئی اور وہ مرگیا۔
	قرآن کریم
آل عمران:193	1- توفنا مع الابرار

حوالہ	مضمون
یوسف:102	2- توفنی مسلما والحقنی بالصالحین
بقرہ:240، 234	3- والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا
یونس:46، الرعد:40، المومن:77	4- واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک
الزمر:42	5- اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا
مجمع البیان زیر آیت فلما توفیتنی	6- ان التوفی لا یستفاد من اطلاقہ الموت۔ توفی کے لفظ کا اطلاق سوائے موت کے اور کوئی فائدہ نہیں دیتا
	حدیث
بخاری کتاب التفسیر سورۃ المائدہ آیت ہذا۔ اور کتاب بدء الخلق جلد دوم صفحہ 353	1- فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں بھی وہی جواب دوں گا جو اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیا تھا کہ میں ان پر نگران تھا جب تک ان میں رہا۔ جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی ان پر نگران تھا۔
تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک جز اول صفحہ 231	2- فلما توفی رسول اللہ ودفن فی بیتھا جب آنحضرت ﷺ نے وفات پائی اور آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے گھر دفن ہوئے۔
بخاری جزو سوم صفحہ 59	3- عن عائشۃ قالت توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے میرے گھر وفات پائی۔
زبدۃ المرام فی ترجمہ عمدۃ الاحکام کتاب الجنائز صفحہ 78	4- قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفیت ابنتہ فقال اغسلنھا بثلاث ام عطیۃ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی جب فوت ہوئی تو آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تین دفعہ نہلاؤ۔
بخاری کتاب التفسیر زیر آیت فلما توفیتنی۔	5- قال ابن عباس متوفیک ممیتک

مضمون	حوالہ
توفی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چیلنج	
اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول ﷺ سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنے پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کرکے مبلغ ہزار روپیہ نقد دوں گا اور آئندہ اس کی کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کروں گا۔	ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 503، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 603
وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقا بکم	العمران:145
قد خلت من قبلہ الرسل	
1- خلا فلان اذا مات جب کوئی مرجائے تو خلا فلان کہتے ہیں	تاج العروس- لسان العرب- قاموس
2- خلت الدار خلاء ای لم یبق فیها احد گھر میں کوئی بھی باقی نہیں رہا- سب مرگئے-	تاج العروس
3- اذا سید منا خلا قام سید قؤل بما قال الکرام فعول	
4- تمام انبیاء جو آنحضرت سے قبل تھے فوت ہو چکے	ترجمان القرآن (نواب صدیق الحسن) جلد 1 صفحہ 513
5- اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ میں محمد ﷺ کے ساتھ بعد اختتام مدت عمر ویسا ہی کروں گا جس طرح تمام رسولوں کے ساتھ کیا جو اس سے پہلے مخلوق کی طرف بھیجے گئے اور جو اپنی مدت عمر پوری کرکے فوت ہو چکے۔	1- تفسیر ابن جریر جلد 4 صفحہ 110 زیر آیت وما محمد الا رسول- 2- تفسیر بحر المحیط جلد 3 صفحہ 110

مضمون	حوالہ
6 معنی الایۃ فسیخلوا محمد کما خلت الرسل من قبلہ اس سے قبل جس قدر رسول آئے وہ سب یا تو موت کے ذریعہ یا قتل کے ذریعہ دنیا چھوڑ گئے اور ان کا دین قائم رہا۔	1- تفسیر ابو سعود جلد 3 صفحہ 85 زیر آیت وما محمد الا رسول 2- کشاف جلد نمبر اول صفحہ 353 3- تفسیر مدارک جلد اول صفحہ 258 4- تفسیر خازن جلد اول صفحہ 360
7- قد خلت مضت' ماتت من قبلہ الرسل فسیموت ھو ایضا۔ یعنی اس رسول سے پہلے سب رسول مر گئے ایسے ہی یہ رسول بھی ضرور فوت ہو جائے گا۔	تفسیر مظہری جلد 2 صفحہ 147
8 فسیخلو کما خلوا بالموت او القتل یہ ضرور اسی طرح گزر جائے گا جس طرح دوسرے موت یا قتل کے ذریعہ گزر گئے۔	1- تفسیر سراج المنیر جلد اول صفحہ 251 2- تفسیر غرائب القرآن جلد اول صفحہ 348 3- تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 20 زیر آیت وما محمد الا رسول
9- جس طرح دوسرے رسول موت یا قتل سے زمین کو خالی کر گئے یہ سابق رسولوں کے بارے ہے 10- تمام رسول اس جہاں سے گزر گئے۔	البیضاوی جلد اول صفحہ 184 زیر آیت وما محمد الا رسول تفسیر بحر مواج جلد اول صفحہ 431
قرآن	
1- تلک امۃ قد خلت	(البقرۃ: 135)
2- قد خلت من قبلکم سنن	(العمران: 137)
3- وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر	(فاطر: 24)
4- قد خلت من قبلھا امم	(رعد: 30)
5- وقد خلت القرون من قبلی	الاحقاف: 17
حدیث	
1- کان فیما خلا من اخوانی من الانبیاء ثمانیۃ الاف	

مضمون	حوالہ
نبی ثم کان عیسی ابن مریم ثم کنت انا بعدہ رواہ ترمذی۔ جس قدر میرے بھائی نبیوں سے جو پہلے مر چکے آٹھ ہزار تھے پھر ان کے بعد عیسیٰ بن مریم ہوئے پھر اس کے بعد میں ہوا۔	کنزالعمال جلد 6 صفحہ 121
ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل	مائدہ:76
آنحضرت ﷺ کے وصال پر صحابہ کا اجماع کہ تمام انبیاءؑ فوت ہو چکے ہیں۔	بخاری کتاب المناقب حدیث نمبر 867 صفحہ 428
یعنی جو یں پیغمبر گزرے زندہ رہیا نہ کوئی تویں محمد رہے نہ دائم موت بندیاں سر ہوئی	تفسیر محمدی زیر آیت وما محمد الا رسول صفحہ 320

وفات مسیح پر متفرق آیات

مضمون	حوالہ
1- قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا	بنی اسرائیل:94
2- وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افان مت فهم الخلدون	انبیاء:35,36
3- وما جعلنهم جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین	الانبیاء:8
4- ولن تجد لسنة الله تبدیلا	الاحزاب:63
5- ومنکم من یتوفی ومنکم من یرادلی ارذل العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیاء	الحج:6 النحل 71
6- ومن نعمره ننکسه فی الخلق	یسین:49
7- وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا انهم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق	الفرقان:21
8- الذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیا وهم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون	نحل:22,21

مضمون	حوالہ
9- قال انی عبد الله اتنی الکتب وجعلنی مبرکا این ماکنت واوصنی بالصلوة والزکوة مادمت حیا	مریم: 31 تا 34
10- الله الذی خلقکم من ضعف ثم جعل من بعد ضعف قوة ثم جعل من بعد قوة ضعفاء شیبة	الروم: 55
11- واوینهما الی ربوة ذات قرار ومعین	المومنون: 51
12- نحن اقرب الیه من حبل الورید	ق: 17
13- انا لله وانا الیه راجعون	بقرہ: 157
14- انی ذاهب الی ربی سیهدینی	الصفت: 100
15- کل نفس ذائقة الموت ثم الینا ترجعون	العنکبوت: 58
16 وما قتلوه وما صلبوه...... بل رفعه الله	النساء: 158، 157
اما ان یلقی شبة علی شخص فلم یصح ذلک عن رسول الله یہ بات کہ حضرت مسیح کی شکل کسی اور کو دے دی گئی آنحضور سے ثابت نہیں.... اگر یہ کہنا جائز ہو تو اس سے مفسد کا دروازہ کھل جائے۔	1- تفسیر بحر المحیط جلد 3 صفحہ 390 2- تفسیر جمل جلد اول صفحہ 532
الف اگر ممکن ہو کہ صاحب حسن سلیم کسی کی شبیہ بن سکتا ہے تو پھر کل نبوتیں باطل ہو جائیں	الفصل فی الملل والاھواء والنحل جلد اول صفحہ 59
ب عیسائی جو مشرق و مغرب میں پھیلے ہوئے ہیں اور مسیح سے محبت میں غلو کرتے ہیں۔ وہ خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے مسیح کو مقتول و مصلوب دیکھا اگر ہم انکار کریں تو تواتر کا انکار ہے جو پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے تواتر میں طعن کرنے سے محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰ کی نبوت میں طعن لازم آتا ہے۔ نیز لکھتے ہیں۔	تفسیر کبیر (رازی) جلد 2 صفحہ 692
یہ بات تحقیق سے ثابت ہو چکی ہے کہ مصلوب ایک زمانہ دراز تک زندہ رہا۔ اگر وہ عیسیٰ علیہ السلام نہیں تھے بلکہ کوئی اور تھا تو ضرور جزع فزع کرتا اور کہتا کہ میں عیسیٰ نہیں ہوں۔	تفسیر کبیر (رازی) جلد 2 صفحہ 692
نیز فرماتے ہیں۔ یہ کہنا کہ ایک غیر آدمی کو مسیح کی صورت میں	

مضمون	حوالہ
تشکیل کیا گیا ایسی بات اللہ تعالیٰ کی کامل حکمت کے منافی ہے۔	
وفات مسیح ازروئے حدیث	
ا لوکان موسی وعیسی حیین لما وسعہما الا اتباعی اگر (حضرت) موسیٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا	1- تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ 378 سورۃ آل عمران زیر آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین 2- البحر المحیط جلد 6 صفحہ 147 سورہ الکہف واقعہ حضرت موسیٰ 3- الیواقیت والجواہر صفحہ 22 4- تفسیر کبیر جلد 2 5- مباحثہ شاہجہان پور صفحہ 33
ب- لوکان موسی وعیسی علیہما السلام حیین لکانا من اتباعہ	1- مدارج السالکین جلد 2 صفحہ 496 2- ترجمان القرآن بلطائف البیان جلد اول صفحہ 461 3- تفسیر ابن کثیر زیر آیت میثاق النبیین سورۃ آل عمران آیت 82
2- یاعیسی انتقل من مکان الی مکان لئلا تعرف فتتوذی۔ اے عیسیٰ تو ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف ہجرت کرتا رہ تاکہ لوگ تجھے پہچان کر تکلیف نہ دیں	کنزالعمال جلد 3 صفحہ 158 حدیث 5955
3- انہ لم یکن نبی کان بعدہ نبی الا عاش نصف عمر الذی کان قبلہ وان عیسی ابن مریم عاش عشرین ومائۃ وانی لا ارانی الا ذاہبا علی راس الستین ترجمہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر 120 سال تھی اور میں 60 سال کی عمر میں فوت ہونے والا ہوں	1- کنزالعمال جلد 11 کتاب الفضائل حدیث 32262 2- حجج الکرامہ صفحہ 428 3- مواہب اللدنیۃ جلد اول صفحہ 42 4- مجمع بحار الانوار جلد اول صفحہ 28

مضمون	حوالہ
	5-ماثبت بالسنة فی السنة صفحہ 49 6-مستدرک صفحہ 140 7-ترجمان القرآن زیر آیت ان اللہ اصطفک و مطہرک 8-طبری جلد 2 صفحہ 164 9-الیواقیت والجواہر صفحہ 35
4- اما عیسی رفع وھو ابن ثلاث وثلاثین وھو قول انصاری اما احادیث النبی عاش عیسی عشرین ومائة سنة یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام 33 سال کی عمر میں آسمان پر چلے گئے یہ عیسائیوں کا قول ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسیٰؑ کی عمر 120 سال بتائی ہے۔	زرقانی صفحہ 34 جلد اول
5- وقد تعلمون ان اللہ حی لا یموت ان عیسی اتی علیہ الفناء	اسباب النزول سورۃ آل عمران صفحہ 53
6- جو پیو دے نال مشابہ بیٹا ہوندا شک نکوئی ہے زندہ رب ہمیش نہ مری موت عیسیٰ نوں آئی	احوال الآخرت اور تفسیر محمدی صفحہ 247 سورۃ العمران
7- عن النبی صلی اللہ علیہ والسلام انہ قال قبل موتہ بشھر اونحوذ لک مامن نفس منفوسة الیوم تاتی علیھا مائة سنة وھی حیة یومئیذ آنحضور ﷺ نے اپنی وفات سے ایک ماہ تقریباً پہلے فرمایا کہ جو نفس آج زندہ ہے سو سال تک فوت ہو جائے گا۔	الصحیح المسلم کتاب فضائل صحابہ جزء السابع صفحہ 178 اور احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 345-385 ،
8- فقال ارائیتکم لیلتکم ھذہ فان علی راس مائة سنة منھا لا یبقی ممن ھو علی ظھر الار ض احد	بخاری کتاب العلم باب السمر بالعلم جلد اول صفحہ 155 الصحیح المسلم کتاب فضائل صحابہ جزء السابع صفحہ 178
9- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سرخ رنگ بال گھنگھریالے اور	

مضمون	حوالہ
پیشانی چوڑی تھی	بخاری کتاب بدء الخلق باب واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا جلد دوم صفحہ 351
10- لعن اللہ الیھود والنصری اتخذوا قبور انبیاء ھم مسجدا کہ اللہ لعنت کرے یہودیوں اور عیسائیوں پر جو اپنے انبیاء کی قبروں پر سجدے کرتے ہیں۔	(بخاری کتاب الجنائز باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور)
وفات مسیح اور بزرگان امت	
1- لقد قبض فی لللیلۃ التی عرج فیھا بروح عیسی بن مریم لیلۃ سبع و عشرین رمضان۔ حضرت حسنؓ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ اسی رات فوت ہوئے ہیں۔ جس رات حضرت عیسیٰ کی روح اٹھائی گئی تھی۔ یعنی 27 رمضان کو	الطبقات الکبیر جلد 3 فی ذکر علی بن ابن طالب
2- التوفی ھو اماتۃ العادیۃ واعلم ان الرفع بعدہ للروح...... والمعنی انی ممیتک وجاعلک بعد الموت فی مکان رفیع عندی۔ توفی کالفظ فطری موت کیلئے آتا ہے۔ اور یہ معلوم رہے کہ موت کے بعد رفع روح کا ہوتا ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ میں تجھے طبعی موت دونگا۔ اور مرنے کے بعد اپنے حضور بلند مقام عطا کرونگا۔	1- تفسیر مراغی جلد 1 زیر آیت انی متوفیک ورافعک 2- تفسیر القرآن (علامہ مفتی محمد عبدہ) جلد 3 صفحہ 316 زیر آیت انی متوفیک
3- الاکثر ان عیسی لم یمت وقال مالک مات اکثریت کی رائے تو یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے۔ لیکن حضرت امام مالک نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔	مجمع البحار الانوار جلد اول، صفحہ 286
4- قیل یدل علی انہ توفاہ وفات الموت قبل ان یرفعہ آیت سے تو یہی ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رفع سے پہلے وفات پائی۔	البحر المحیط ج 4 صفحہ 61 و تفسیر القرآن (علامہ رشید رضا قاہرہ) جلد 3 صفحہ 117 فتح القدیر جلد نمبر 2 زیر آیت فلما توفیتنی

حوالہ	مضمون
ابن جریر جلد 3 صفحہ 164	5- قدمات عیسی علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام موت کا پیالہ پی چکے ہیں۔
اکمال الدین صفحہ 219 (محمد بن علی الحسین 381 متوفی القمی)	6- قولہ تعالی و لکن رفعہ اللہ بعد ان توفاہ۔ اللہ تعالیٰ نے وفات دینے کے بعد رفع فرمایا
المحلی الجزالاول صفحہ 24 (محمد بن علی حزم اندلسی)	7- ان عیسی لم یقتل ولم یصلب و لکن توفاہ اللہ عزوجل ثم رفعہ الیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے اور نہ صلیب پر مرے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں طبعی وفات دیکر ان کا اپنی طرف رفع فرمایا۔
ا۔ تفسیر مجمع البیان جلد اول بر آیت فلما توفیتنی (امام جبائی) اا۔ تفسیر فتح القدیر للعلامہ شوکانی الجزالثانی صفحہ 90 زیر آیت فلما توفیتنی	8- ھذہ الایۃ دلالۃ انہ امات عیسی و توفاہ ثم رفعہ الیہ یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو وفات دی اور پھر اس کے بعد ان کا رفع کیا۔
زاد المعاد جلد اول صفحہ 301	9- تمام انبیاء کی روحیں بعد موت و مفارقت بدن آسمان میں رہتی ہیں
کشف المحجوب اردو صفحہ 317	10- معراج کی رات آنحضرت ﷺ نے تمام انبیاء علیہم السلام کو دیکھا ضرور وہ انکی روحیں تھیں
1- تفسیر احمدی، سرسید احمد خان جلد 2 صفحہ 46-48 2- تصانیف احمدیہ حصہ اول جلد چہارم صفحہ 46 3- مقالات سرسید حصہ چہاردہم صفحہ 235	11- قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر 4 جگہ آیا ہے۔
ملفوظات ابوالکلام آزاد صفحہ 130-129 مطبوعہ مکتبہ ماحول کراچی	12- ڈاکٹر انعام اللہ خان صاحب کے خط کے جواب میں لکھا۔ وفات مسیح ؑ ذکر خود قرآن مجید میں ہے مرزا صاحب کی تعریف یا برائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا
	13- حضرت ابن حزم ؒ "انبیاء کی ارواح جنت میں ہیں نبی کریم

مضمون	حوالہ
ﷺ نے .... اسراء کی رات .... حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ کو دوسرے آسمان پر دیکھا	الملل والنحل جلد دوم صفحہ 102
14- شیخ سعید الصادق ابی جعفر القمی:- پھر وہ (حضرت عیسیٰ) ارض سولابط (فلسطین) سے منتقل ہوئے اور بہت سے ملکوں اور شہروں کی سیر کرتے ہوئے کشمیر پہنچے اور وہیں زندگی بسر کی	اکمال الدین واتمام النعمہ جلد دوم صفحہ 548 زیر عنوان حدیث شداد بن عاد بن ارم
15- حافظ ابن قیم : یہ روایت کہ حضرت عیسیٰؑ تینتیس (33) سال کی عمر میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے کسی طرح بھی صحیح اور متصل روایت کے طور پر نہیں ہے جسے اختیار کرنا لازمی ہو۔ امام شافعی کے بقول یہ تو صرف عیسائیوں کی روایات ہیں	i- زادالمعاد جلد اول صفحہ 20 ii- تفسیر فتح البیان جلد دوم صفحہ 49، 50' شرح زرقانی جلد اول صفحہ 34
16- ابن خلدون ! "بعض صوفیاء اس حدیث کو لیتے ہیں کہ عیسیٰؑ کے سوا کوئی اور مہدی نہیں۔ نیز عیسیٰ کو شریعت موسویہ سے نسبت ہے شریعت محمدیہ سے نہیں۔"	تاریخ ابن خلدون جلد اول صفحہ 273 فصل فی امر الفاطمی وما یذہب الیہ.....
17- علامہ محمد اکرم صابری : "کاملین کی روحانیت کبھی ارباب ریاضت پر ایسا تصرف کرتی ہے کہ وہ ان "مرتاضین" کے افعال کا فاعل بن جاتی ہے اور اس رتبہ کے پانے کو صوفیا "بروز" قرار دیتے ہیں۔ بعض اشخاص کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی روح مہدی میں بروز کرے گی اور نزول عیسیٰ سے یہی مراد ہے۔	
18- حضرت امام سراج الدین الوری : حضرت عیسیٰ کے ظہور سے مراد ایسا شخص ہے جو فضل وشرف میں حضرت عیسیٰ کے مشابہ ہوگا جیسا کہ تشبیہ دینے کے لئے ایک نیک آدمی کو فرشتہ اور شریر کو شیطان کہہ دیا جاتا ہے۔ مگر اس سے فرشتہ یا شیطان کی ذات مراد نہیں ہوتی۔	خریدہ العجائب صفحہ 263' مصری
19- حضرت شمس تبریز :-	

حوالہ	مضمون
دیوان شمس تبریز صفحہ 212	آں چہ از عیسیٰ و مریم فوت شد گر مرا باور کنی آں ہم شدم
	20- حضرت امام غزالی :-
نظرات فی القرآن صفحہ 38-37	ان حالات میں جس میں حضرت محمد ﷺ کا وصال مبارک ہوا۔ اور ان حالات میں کہ حضرت عیسیٰؑ نے وفات پائی بہت بڑا فرق ہے۔
	21- علامہ عبیداللہ سندھی :-
الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن صفحہ 240 الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن صفحہ 240 شائع کردہ شاہ ولی اکیڈمی حیدر آباد (سندھ)	"یہ جو حیات عیسیٰ لوگوں میں مشہور ہے یہ یہودی کہانی نیز صابی من گھڑت کہانی ہے۔ مسلمانوں میں فتنہ عثمان کے بعد بواسطہ انصار بنی ہاشم یہ بات پھیلی اور یہ صابی اور یہودی تھے علی بن ابی طالب کے مددگار تھے۔ ان میں حب علی نہیں تھا بغض اسلام تھا۔ یہ بات ان لوگوں میں پھیلی جن نے ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی کا مطلب نہیں سمجھا..... قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ عیسیٰ نہیں مرا۔"
	22 خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف :
اشارات فریدی حصہ 4 صفحہ 136 مقبوس نمبر 60-	دیگر انبیاء و اولیاء کی طرح ان (حضرت عیسیٰؑ) کا بھی رفع ہوا۔
	23 عبدالماجد دریا آبادی
صدق جدید لکھنؤ شمارہ 27 جنوری 67ء	حضرت عیسیٰ کو زندہ اٹھالینے کی بھی صراحت قرآن مجید میں نہیں۔
	24 غلام احمد پرویز :
شعلہ مستور صفحہ 80	آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے دوسرے رسولوں کی طرح اپنی مدت عمر پوری کرنے کے بعد وفات پائی
اقبال نامہ حصہ اول صفحہ 196 مرتبہ شیخ عطاء اللہ	25 ابن حزم وفات مسیح کے قائل تھے ساتھ نزول کے بھی
	26 سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب :

مضمون	حوالہ
i- میرے اعتقاد میں کوئی ابہام نہیں میں نے صرف یہ کہا ہے کہ زندہ جسمانی طور پر اٹھائے جانے کی صراحت قرآن میں نہیں ہے۔	ہفت روزہ ایشیاء صفحہ 5 21 نومبر 1951ء (ایک سوال کے جواب میں)
ii- مسیح علیہ السلام کے "رفع" کا مسئلہ متشابہات میں سے ہے	اخبار کوثر 21 فروری 1951ء
iii- "حیات مسیح اور رفع الی السماء" قطعی طور پر ثابت نہیں۔ قرآن کی مختلف آیات سے یقین پیدا نہیں ہوتا	تقریر مودودی صاحب' اچھرہ لاہور 28/3/57 بحوالہ آئینہ مودودیت
iv- قرآن کریم نہ اس کی تصریح کرتا ہے کہ اللہ ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو جسم و روح کے ساتھ کرہ ارض سے اٹھا کر آسمانوں پر کہیں لے گیا او: نہ ہی صاف کہتا ہے کہ انہوں نے زمین پر طبعی موت پائی اور صرف ان کی روح اٹھائی گئی	تفہیم القرآن جلد اول صفحہ 420 حاشیہ زیر آیت بل رفعه الله الیه
v- قرآن کی روح سے زیادہ مطابقت اگر کوئی طرز عمل رکھتا ہے تو وہ صرف یہی ہے کہ "رفع جسمانی" کی تصریح سے بھی اجتناب کیا جائے اور موت کی تصریح سے بھی۔ اس کی کیفیت کو اس طرح مجمل چھوڑ دیا جائے جس طرح اللہ تعالیٰ نے خود مجمل چھوڑ دیا ہے۔	تفہیم القرآن جلد اول صفحہ 421 سورہ النسا
vi- قرآن میں اگرچہ تصریح نہیں مگر دو آیات ایسی ہیں جن سے اس (وفات مسیح) کا اشارہ نکلتا ہے۔	بیان در تحقیقاتی عدالت 5-مئی 54ء بحوالہ ہفت روزہ لاہور 25 ستمبر 93ء صفحہ 14

حضرت عیسیٰؑ کشمیر میں

1 واوینهما الی ربوة ذات قرار و معین اور ہم نے دونوں (حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی والدہ ماجدہ) کو ایک اونچی پر سکون اور چشموں والی جگہ میں پناہ دی	المومنون:51
2 یا عیسیٰ انتقل من مکان الی مکان لئلا تعرف	

حوالہ	مضمون
کنز العمال جلد 3 صفحہ 158 حدیث نمبر 5955	فتنو ذی
	اے عیسیٰ تو ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت کرتا رہ تاکہ تو پہچانا نہ جاسکے اور تجھے تکلیف نہ پہنچے
اکمال الدین صفحہ 242	3 غانم ہندی جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والا اور کشمیر کی عیسائی کونسل کا ممبر تھا کونسل کے فیصلہ کے مطابق حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں عرب پہنچا اور انجیلی شہادات کی روشنی میں اسلام کی صداقت معلوم کی۔
اکمال الدین صفحہ 599 آخری صفحات باب 58	4 یوز آسف سفر کرتے کرتے کشمیر پہنچے اور یہاں وفات پائی اور آپ کا مقبرہ بنایا گیا
صافی شرح اصول کافی کتاب الحجہ جز 3 صفحہ 334 باب مولد صاحب الزمان فی قصہ سعید غانم الهندی۔	ابو سعید غانم ہندی نے بتایا کہ انجیل جو کہ کشمیری عیسائیوں کے پاس ہے میں محمد نامی نبی کی خبر ہے اس کی تصدیق کرنے آیا ہوں
تاریخ کشمیر قلمی صفحہ 169	5 راجا گوپانند کے دور حکومت میں یوز آسف بیت المقدس سے وادی کشمیر میں آئے جو بنی اسرائیل کے نبی تھے بقیہ زندگی یہاں گزاری اور محلہ (اترمرہ) سرینگر میں دفن ہوئے۔
بھوشہ مہاپران صفحہ 280 پرب نمبر 3 ادھیائے نمبر 2 شلوک 21 تا 31	6 راجہ شالباھن کی ساکا قوم کے ایک راجہ سے "وین" مقام پر ملاقات ہوئی۔ شالباھن کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ کنواری کے بطن سے پیدا ہوا۔ اس کا مذہب محبت اور صداقت پر مبنی ہے اور اس کا نام عیسیٰ مسیح ہے
ینگ ہسبینڈ کشمیر صفحہ 112	7 انگریزی حکومت کے نمائندہ کشمیر Svi Franas , Younghusband اپنی کتاب میں لکھتے ہیں 1900 سال پہلے یوز آسف نام بزرگ کشمیر آئے وہ تمثیلوں میں باتیں کرتے جیسا کہ حضرت مسیح کی تمثیلیں مذکور ہیں۔ نظریہ یہی ہے کہ مسیح اور یوز آسف ایک ہی شخص کے نام ہیں
	8 کیپٹن سی۔ ایم Enrique لکھتے ہیں سری نگر قیام کے دوران

	مضمون	حوالہ
	شہر میں موجود بعض مزارات کی تحقیق کے دوران یہ پتہ لگا کہ ایک مزار حضرت عیسیٰ کا ہے	The Realms of the Gods : 97
9	عیسائی اخبار الھلال بیروت لکھتا ہے۔ سری نگر میں ایک یوز آسف نبی کا مزار مرجع خلائق ہے۔ جو اہل کتاب کا نبی بتایا جاتا ہے وہ دور کے علاقے سے آیا تھا۔	الھلال جلد 2 حصہ 4(1903)
10	کشمیری مورخ عبدالقادر بن واصل علی خاں لکھتے ہیں مقامی لوگ یہ مزار اہل کتاب نبی کا بتاتے ہیں	حشمت کشمیر از عبدالقادر آر۔اے۔ ایس بنگال صفحہ 68۔
11	مقامی لوگوں کے مطابق یہ مزار ایک ایسے نبی کا ہے جو امن کی تعلیم دیتا تھا اس مزار کی زیارت سے نبوت کی بہت سی برکات دیکھنے میں آئی ہیں	واقعات کشمیر صفحہ 82 از خواجہ محمد اعظم
12	مرزا شریف الدین بیگ صاحب خلاصہ التواریخ اور	صفحہ 7-8
13	ملا نادری (کشمیر کے پہلے مسلمان مورخ) نے لکھا ہے کہ مسیح کشمیر میں تشریف لائے۔	تاریخ کشمیر صفحہ 69
14	حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ نے فلسطین سے دور دراز کے ملک میں ہجرت کی۔	تفسیر ابن جریر جلد 3 صفحہ 197

متفرق حوالہ جات

	مضمون	حوالہ
1	ابو المسلم اصفہانی کا قول زیر آیت میثاق النبین درج ہے کہ عاش کما عاشو مات کما ماتوا کہ آنحضرت ﷺ انبیاء علیہم السلام کی طرح زندہ رہے اور ویسے ہی وفات پائی جیسا کہ دوسرے انبیاء نے وفات پائی۔	مختصر سیرۃ الرسول صفحہ 187 از محمد بن عبدالوہاب
2	آدم کہاں حوا کہاں مریم کہاں عیسیٰ کہاں اس بات کا ہے سب کو غم	خطبات علی
3	۔ آدم سے اب تک جس قدر پیدا ہوئے وخت و پسر جب کر چکے عمریں بسر ہو کر فنا جاتے رہے۔	خطبات الحنفیہ صفحہ 192
4	بک کمن توفی معنے موت ایہے پر معنے پچھے اگے	تفسیر محمدی زیر آیت متوفیک
5	.... یکونون عند مبعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم	

	مضمون	حوالہ
	من زمرۃ الاموات آنحضرت ﷺ کی بعثت کے وقت تمام انبیاء فوت ہو چکے تھے	التفسیرا لکبیر الجزء السابع صفحہ 116 زیر آیت واذ اخذ اللہ المیثاق النبین
6-	یا ایھا الناس بلغنی انکم تخافون من موت نبیکم ھل خلد نبی قبل فیمن بعث الیہ فاخلد فیکم اے لوگو مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم کو میری وفات کا ڈر ہے۔ کیا مجھ سے پہلے کوئی نبی اپنی قوم میں زندہ رہا ہے۔ کہ میں تم میں ہمیشہ رہوں	المواہب اللدنیۃ جزء الثانی صفحہ 368 مکاشفۃ القلوب صفحۃ 718-719۔
7	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر 125 سال تھی	ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ صفحہ 49
8	رفع عیسیٰ پر مصر کے عالم علامہ محمود شلتوت کا تحقیقاتی تبصرہ	الفتاویٰ صفحہ 59 تا 64
9	نبوت کی غرض تکمیل دین اور تکمیل مکارم اخلاق تھی جب یہ مقصد پورا ہو گیا تو رفعہ اللہ الیہ فی اعلیٰ علیین اور اس وقت آپ ﷺ 63 سال کے تھے	1- ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ صفحۃ 39 2- الفروع من الجامع الکافی صفحہ 14
10	آپ (حضرت عیسیٰ) نے دوسرے رسولوں کی طرح عمر پوری کر کے وفات پائی	شعلہ مستور صفحہ 72 تا 74، 79 تا 83
11	توفی کی حقیقت موت ہے ابن عباس نے اس کے معنے ممیتک کئے ہیں	تفسیر خازن جزاول صفحہ 299 زیر آیت اذقال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک
12	انہ امات عیسیٰ وتوفاہ ثم رفعہ اللہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو موت دیکر پھر ان کا رفع اپنی طرف کیا۔	مجمع البیان فی تفسیر القرآن زیر یا عیسیٰ انی متوفیک
13	من یتواضع للہ درجۃ یرفعہ اللہ درجۃ حتی یجعلہ فی علیین جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کا ایک درجہ کا رفع فرماتا ہے انسان تواضع میں بڑھتا ہے تو خدا رفع میں بڑھاتا رہتا ہے حتی	

	مضمون	حوالہ
	کہ علیین میں پہنچا دیتا ہے	کنز العمال جلد ۳ صفحہ 110 حدیث نمبر 5721 زیر عنوان التواضع
14	انی مستوفیک اجلک و ممیتک حتف انفک لا اسلط علیک من یقتلک متوفیک کے معنی ہیں میں تجھے طبعی وفات دوں گا اور کسی کو طاقت نہ دوں گا کہ تجھے قتل کر سکے۔	۱۔ قصص الانبیاء صفحہ 423 الطبعۃ الثالث ۲۔ الکشاف جلد اول صفحہ 325
15	رفع عیسی اتصال روحه عند المفارقة عن العالم السفلی.... وجب نزوله فی آخر الزمان بتعلقه ببدن آخر عالم سفلی سے مفارقت کے وقت حضرت عیسی کی روح کا رفع ہوا .... آخری زمانہ میں ان کا نزول لازمی طور پر دوسرے وجود کے ذریعہ ہوگا۔	تفسیر القرآن (ابن العربی) جلد اول صفحہ 296
16	مسیح کا رفع روحانی تھا نہ کہ جسمانی اصل تو روح ہے بدن تو کپڑے کی مانند ہے	تفسیر القرآن (سید محمد رشید رضا) جلد 3 صفحہ 317
17	واقعہ صلیب کی تفاصیل سے مسیح کی وفات ثابت ہے حیات نہیں	تہذیب اخلاق جلد سوم صفحہ 175 تا 184
18	فلما توفیتنی جب تو نے مجھے موت دی یعنی جب میں مرگیا اور ان میں نہ رہا	تصانیف احمدیہ حصہ اول تفسیر سورہ آل عمران صفحہ 47
19	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات معتبر روایت سے حضرت صادق سے منقول ہے	حیات القلوب
20	رفع عیسیٰ پر کوئی اثر متصل نہیں حیات مسیح مسیحی عقیدہ ہے	فتح البیان الجزء الثانی صفحہ 49 تا 50 اور نقش آزاد صفحہ 102
21	معراج کی رات آنحضور ﷺ کی ملاقات انبیاء علیہم السلام کی ارواح کے ساتھ ہوئی	نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صفحہ 261 تا 262
22	وفات مسیح کا تفصیلی ذکر کہ وفات مسیح پر کافی آیات موجود ہیں۔	سائنٹیفک قرآن صفحہ 77-78 علامہ شورائی
23	حضرت عیسیٰ کی موت سنت الٰہی کے مطابق واقع ہوئی جس کی بابت قرآن نے کہا ہے ولن تجد لسنة الله تبدیلا۔	تذکرہ (محمد عنایت اللہ مشرقی) دیباچہ جلد اول صفحہ 17

حوالہ	مضمون
نظرات فی القرآن زیر عنوان ثبوت... وثبوت...!!	24 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اجنبی ہونے کی حالت میں فوت ہوئے
الجزء الاول من مجموعة الرسائل الکبری صفحہ 80-81 (ابن تیمیة)	25 تورات اور انجیل میں جو حالات حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد کے لکھے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ کلام نہیں۔
شرح زرقانی علامہ محمد بن عبد الباقی جلد 1 صفحہ 34	26 علامہ زرقانیؒ : زاد المعاد میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ 33 برس کی عمر میں مرفوع ہوئے کوئی متصل حدیث اس بارہ میں نہیں ملتی۔ شامی کہتے ہیں کہ یہ عقیدہ نصاری (عیسائیوں) سے مروی ہے۔
ترجمان القرآن جلد اول صفحہ 513	27 نواب صدیق الحسن۔ سارے انبیاء جو آنحضرت ﷺ سے پہلے تھے فوت ہوگئے
پنجاب ریویو مرتبہ مولوی ظفر علی خان جلد اول صفحہ 37 اگست 1901ء	28 مولانا ظفر علی خاں۔ مسیحیت کا حشر بھی کچھ کم حسرت انگیز نہیں ہوا جناب مسیح نے اپنے وصال کے بعد جو اخلاق اور روحانیت کا ترکہ بنی اسرائیل کے ہاں چھوڑا تو اس کا جب جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس ترکہ سے صرف وہی متمتع ہوسکتے تھے جو حجروں اور خانقاہوں میں راہبانہ زندگی بسر کرنے پر قانع ہوں
قصص الانبیاء صفحہ 423	29 استاذ عبد الوہاب النجار : .... توفی کے یہ دوسرے معنے ہی دراصل مراد ہیں کہ میں تیری مدت پوری کرنے والا ہوں اور تجھے طبعی موت دینے والا ہوں اور تجھ پر ایسے لوگوں کو ہرگز مسلط نہ کروں گا جو تجھے قتل کردیں اور یہ کہ متوفیک مسیح کو ان کے دشمنوں سے بچانے کے لئے کنایہ ہے
	ایک عظیم الشان پیشگوئی
تذکرۃ الشہادتین صفحہ 64-65	"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں۔ وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے

حوالہ	مضمون
	نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مریگی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشور یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی عیسیٰ کا انتظام کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نو امید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

ختم نبوت

حوالہ	مضمون	
الاحزاب:41	ماکان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبین	1
1- مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 128 حدیث العرباض بن ساریۃ عن النبیؐ 2- کنز العمال جلد 11 صفحہ 418، 3- نشر الطیب صفحہ 314-315،	انی عند اللہ فی ام الکتاب خاتم النبین ان آدم لمنجدل بین الماء والطین فرمایا میں اللہ کے نزدیک ام الکتاب میں اس وقت سے خاتم النبین ہوں جبکہ آدم ابھی مٹی اور پانی میں لت پت تھا۔ یعنی تخلیق انسانی سے بھی پہلے	2
تذکرہ صفحہ 77 ایڈیشن چہارم مطبع ضیاء الاسلام پریس 1977	صل علی محمد و آل محمد سید ولد آدم و خاتم النبین تو حضرت محمد ﷺ جو سید ولد آدم اور خاتم النبین ہیں پر درود بھیج اور آپ کی آل پر بھی	3
الحکم 17 مارچ 1905ء	ہم جس قوت، یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین رکھتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے	4
1- روحانی خزائن جلد1 صفحہ 272 حاشیہ 2- روحانی خزائن جلد1 صفحہ 606 حاشیہ در حاشیہ 3- ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 137	آنحضرت ﷺ کا اعلیٰ وارفع مقام خاتم النبین جماعت احمدیہ کا جزو ایمان ہے	5

	مضمون	حوالہ
		4- تقریر واجب الاعلان صفحہ 5 5- کرامات الصادقین صفحہ 25 6- حمامۃ البشریٰ صفحہ 8 7- کتاب البریہ صفحہ 83 8- ایک غلطی کا ازالہ 9- مکتوب نوشتہ 23 مئی 1908ء مطبوعہ اخبار عام لاہور 26 مئی 1908ء
6	...... میرا پختہ اور کامل ایمان ہے کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبین ہیں۔	عہد بیعت
7	"لکن" کا لفظ استدراک یعنی (رفع توھم ناشئ عن کلام سابق) گذشتہ کلام میں پیدا ہونے والے اعتراض یا وسوسہ کو دور کرنے کے لئے آتا ہے	1- شرح جامی زیر بحث لکن 2- ختم نبوت (مولانا مودودی) صفحہ 7 حاشیہ 3- تحذیر الناس صفحہ 3
8	آیت کے پہلے حصہ میں ابوت جسمانی کا انکار اور لکن کے بعد ابوت روحانی کا اقرار کیا گیا ہے۔ لیس محمد ابا احد من رجال الدنیا و لکن ھو رب لرجال الاخرۃ لانہ خاتم النبین	1- البیضاوی جلد 2 صفحہ 246 زیر آیت ماکان محمد ابا احد 2- روح المعانی الجزاء السابع صفحۃ 187 زیر آیت خاتم النبین۔ 3- تحذیر الناس صفحۃ 10 4- ریویو بر مباحثۃ بٹالوی و چکڑالوی صفحۃ 7-6 5- چشمہ مسیحی صفحہ 73 اور ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4
9	خاتم کا لفظ اگر حقیقی معنوں میں استعمال ہو تو اس کے معنی ایسے فرد کے ہیں جس کے فیض کی تاثیر سے اس جماعت کے افراد پیدا ہوں جن کی طرف یہ لفظ مضاف ہو۔ اگر خاتم کا لفظ	

حوالہ	مضمون	
	حقیقی مفہوم میں استعمال نہ ہوتو پھر مجازی معنے دے گا۔ **لفظ ختم سے مراد**	
المفردات فی غرائب القرآن صفحہ 142 زیر لفظ ختم	الختم والطبع یقال علی وجهین مصدر ختمت طبعت وهو تاثیر الشی کنقش الخاتم والطابع والثانی الاثر الحاصل عن الشئی	
1- ترجمہ القرآن محمود الحسن صفحہ 725 (زیر آیت خاتم النبین) 2- تفسیر روح المعانی زیر آیت خاتم النبین۔ 3- عکسی قرآن مجید (فرمان علی) صفحہ 200 4- عکسی قرآن مجید (مولوی ہدایت اللہ پنجابی لوب لیگ) صفحہ 424 5- تفسیر حقانی جلد 6 صفحہ 92 ایڈیشن 9 6-درس قرآن صفحہ 290 مرتبہ ادارہ اصلاح تبلیغ اسٹریلین بلڈنگ لاہور فتح الحمید تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور۔ کراچی ڈھاکہ	تراجم قرآن مجید جن میں خاتم النبین کا ترجمہ نبیوں کی مہر کیا گیا ہے	10
	خاتم کا لفظ اس جنس کے بہترین وجود کی طرف اشارہ کرتا ہے جس جنس کی طرف یہ لفظ مضاف کیا گیا ہو	11
عمدہ البیان جلد دوم صفحہ 284 زیر آیت خاتم النبین ii- مناقب آل ابی طالب جلد 3 صفحہ 216	اے علی میں خاتم الانبیاء ہوں اور تم خاتم الاولیاء ہو	i-
تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبین	حضرت علیؓ کو خاتم الاصفیاء بھی کہا گیا ہے	ii-
منار الهدیٰ صفحہ 109	حضرت علیؓ کو خاتم الوصیین لکھا گیا ہے۔	iii-
کنز العمال جلد 6 صفحہ 178	حضرت عباس کو خاتم المہاجرین کا خطاب عطا فرمایا	iv-

حوالہ	مضمون
الصراط السوی صفحہ 48	v- آنحضرت ﷺ خاتم المعلمین ہیں
سرورق فتوحات مکیہ	vi- حضرت شیخ محی الدین ابن العربی کو خاتم الاولیاء کا لقب دیا گیا۔
مقدمۃ دیوان المتنبی مصری	vii- ابو الغیث کو خاتم الشعراء کا لقب دیا گیا
المسوّٰی شرح موطا (امام مالک نائیجیریا)	شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کو خاتم المجتہدین کہا جاتا ہے۔
ہدیۃ الشیعۃ صفحہ 4	viii- شاہ عبد العزیز کو خاتم المحدثین والمفسرین کا لقب دیا گیا
تفسیر الفاتحہ صفحہ 148	ix- امام محمد عبدہ مصری خاتم الائمہ کہلائے
تذکرۃ الاولیاء صفحہ 272 فارسی و ذکر محمد علی حکیم الترمذی۔	x- حضرت فرید الدین عطار نے فرمایا سب سے بڑا ولی خاتم الاولیاء ہوا کرتا ہے
فتوح الغیب صفحہ 7 مقالہ نمبر4	xi- سالک سلوک کی منزل میں ترقی کرتے کرتے خاتم الاولیاء بن جاتا ہے
تفسیر کبیر (امام رازی) الجزاء الحادی والعشرون صفحہ 34 الطبعۃ الثانیہ دار الکتب العلمیہ طہران	xii- والانسان لما کان خاتم المخلوقات الجسمانیۃ کان افضلہا انسان کو خاتم المخلوقات جسمانیہ قرار دیا گیا ہے
حجۃ الاسلام (مولانا محمد قاسم) صفحہ 53	xiii- بادشاہ کو خاتم الحکام کہا جاتا ہے
i- علم الکتاب صفحہ 140 ii- شان رسالت قاری محمد طیب صفحہ 48 iii- تفسیر کبیر (امام رازی) جلد 6 صفحہ 31	xiv- آنحضرت ﷺ کو خاتم الکمالات تسلیم کیا گیا ہے
تعلیمات اسلام صفحہ 223 (قاری محمد طیب دیوبندی)	xv وہ فرد کامل اور خاتم مطلق جو تمام کمالات نبوت کا منبع فیض ہے.... پس محمد ﷺ تمام کمالات بشریہ کے خاتم ہیں۔
حقیقۃ الوحی صفحہ 197 حاشیہ	12 آنحضرت ﷺ کا نام خاتم النبین اسی وجہ سے ٹھہرا کہ آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔
حقیقۃ الوحی صفحہ 30، صفحہ 100 حاشیہ	ب۔ آنحضرت ﷺ کی مہر کے بجز کسی کو کوئی فیض نہیں پہنچ سکتا

حوالہ	مضمون
مقدمہ ابن خلدون صفحہ 324	13 حضرت خاتم الانبیاء اس مرتبہ کمال کے پانے والے تھے جو نبوت کا خاتمہ ہے۔
الفتاوی الحدیثہ صفحہ 215 تحذیر الناس صفحہ 4	14 خاتم النبین سے مراد نبی الانبیاء ہے
مباحثہ شاہجہان پور صفحہ 24	15 آپ خاتم النبین ہیں یعنی آخری شریعت تامہ کاملہ لائے
حجتہ الاسلام صفحہ 53	16 حضرت رسول اللہ ﷺ پر تمام مراتب کمال اسی طرح ختم ہو گئے جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت ختم ہو جاتے ہیں اس لئے بادشاہ کو خاتم الحکام کہہ سکتے ہیں۔
قبلہ نما صفحہ 62	17 جو نبی مرتبہ میں سب سے اول ہو گا اس کا دین باعتبار زمانہ آخر میں ہو گا۔
تحذیر الناس صفحہ 3	18 خاتم النبین کے معنے آخری نبی عامہ الناس کا عقیدہ ہے
خاتم الاولیاء صفحہ 341	19 خاتم النبین بمعنے بعثت کے لحاظ آخری میں کوئی عظمت اور شان نہیں یہ جاہلوں کی تاویل ہے
افتاب نبوت کامل صفحہ 122	20 الف۔ آنحضرت ﷺ مثل افتاب ہیں نبوت بخشی آپ کا وصف ہے
تجلیات الہیہ صفحہ 24	ب۔۔بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں
قرہ العین فی محامد غوث الثقلین صفحہ 18 (شاہ بدیع الزمان)851ھ	21 آنحضرت ﷺ پر مرتبہ نبوت ختم ہو گیا
1- تحفہ مرسلہ شریف مترجم صفحہ 51(مبارک بن علی مخزومی 2- انسان کامل جلد 1 باب 36 صفحہ 76	22 آنحضرت ﷺ اس لئے خاتم النبین ہیں کہ عروج کمالات اور سب مراتب کی وسعت کامل طور پر آپ ﷺ میں موجود ہیں
انسان کامل جلد اول صفحہ 75	23 فکان خاتم النبیین لانہ لم یدع حکمة ولا ھدی ولا علما ولا سرا الا وقد نبہ علیہ آپ ﷺ نے حکمت، ہدایت علم اور اسرار کو واضح فرما کر خاتم النبین ہونے کا حق ادا فرما دیا
مثنوی روم دفتر ششم	24 بہرایں خاتم شد است او کہ بجود

مضمون	حوالہ
مثل او نے بود خواہند بود چونکہ در صنعت بُرد استاد است تو نہ گوئی ختم صنعت بر تو است	صفحہ 496
25 الخاتم بفتح التاء وکسرها حلی للاصبع یلبس او ما یختم به خاتم کا لفظ تاء کی زبر اور زیر سے ہو تو اس سے مراد انگلی میں پہننے والی انگوٹھی ہے یا وہ جس سے مہر لگائی جائے۔	المنجد زیر لفظ ختم
انه صار کالخاتم لهم الذی یختمون به و یتزینون بکونه منهم آپ ﷺ ان کے لئے خاتم بطور زیور کے بن گئے جس سے ان کی زینت اور خوبصورتی دوبالا ہو گئی	1- مجمع البحرین جلد 2 باب ما اوله الخاء - ختم 2- تفسیر فتح القدیر جلد 4 صفحہ 276 (علامہ شوکانی)
26 احسن الانبیاء خلقا وخلقا لانه ﷺ جمال الانبیاء کالخاتم الذی یتجمل به خلق اور خلق میں آپ ﷺ تمام انبیاء میں حسین ہیں انگوٹھی جو خوبصورتی کے لئے پہنی جاتی ہے کی طرح آپ انبیاء کا حسن اور جمال ہیں	1- زرقانی شرح مواهب اللدنیہ جلد 3 صفحہ 163 2- سبل الهدیٰ والرشاد صفحہ 558
27 کمالات کا سمندر ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ پر نبوت اپنی تمام کمالات کے ساتھ ختم ہو گئی	الخیر الکثیر مترجم صفحہ 238 (شاہ ولی اللہ)
28 قد ختم الله بشرع محمد جمیع الشرائع اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی شریعت میں تمام شریعتوں کو مکمل کر دیا ہے۔	1- فتوحات مکیہ صفحہ 462 2- الیواقیت والجواہر ج2 باب 35 صفحہ 37
29 اوروں کی نبوت تو آپ ﷺ کا فیض ہے مگر آپ ﷺ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔	تحذیر الناس صفحہ 3
30 بک تختتم الولایة (عبدالقادر جیلانی) ولایت تجھ پر ختم ہے	فتوح الغیب صفحہ 7 مقالہ نمبر 4
31 حضرت عائشہ کی نصیحت قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ یہ تو کہو کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں یہ نہ کہو کہ آپ	1- در منثور جلد 5 صفحہ 204 2- تکملہ مجمع البحار جلد 4 صفحہ 85

مضمون	حوالہ
ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔	(محمد طاہر گجراتی)
32 فان مطلق النبوۃ لم یرتفع صرف مطلق نبوت ختم نہیں ہوئی	1- الیواقیت والجواہر جلد 2 صفحہ 27 2- فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 58
33 لان النبوۃ یتجزی وجزء منها باق بعد خاتم الانبیاء نبوت کے کئی حصے ہیں۔ اور ان میں سے ایک حصہ خاتم الانبیاء کے بعد بھی باقی ہے	المسوی شرح موطا امام مالک جلد 2 صفحہ 216 مطبوعہ دہلی
34 فالنبوۃ سارية الی یوم القیامۃ ایسی نبوت قیامت تک جاری ہے	فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 90
35 متابعین کا نبوت پانا ختم نبوت کے منافی نہیں	1- مکتوبات مجدد الف ثانی مکتوب نمبر 301'351 صفحہ 870 دفتر اول حصہ پنجم
36 اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (مولانا محمد قاسم)	تحذیر الناس صفحہ 28
37 جو نبی آپ ﷺ کے ہمعصر ہوگا وہ تبع شریعت محمدیہ ہوگا.... کیونکہ بعد آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرح جدید کا ہونا البتہ ممتنع ہے	1- اثر ابن عباس فی دافع الوساوس صفحہ 15-16 2- مجموعہ فتاوی مولوی عبد الحئی جلد اول صفحہ 144 3- الوصیت صفحہ 17-18
38 ختم به النبیون ای لا یوجد بعده من یامره الله سبحانه بالتشریع علی الناس ختم به النبیون سے مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد اللہ تعالیٰ لوگوں کو ہدایت کے لئے نئی شریعت کا حکم نہ دے گا	تفہیمات الٰہیہ جلد 2 صفحہ 85 تفہیم نمبر 54
39 لا نبی بعدی ومعناه عند العلماء انه لا یحدث نبی بشرع ینسخ شرعه ولم یکن من امته لا نبی بعدی کے علماء کے نزدیک یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہ ہوگا جو آپ ﷺ کی شریعت کو منسوخ	موضوعات کبیر صفحہ 59-60

حوالہ	مضمون
	کر سکے اور آپ کی امت سے نہ ہو
1 فتوحات مکیہ جلد 3 صفحہ 73 2- اقترب الساعہ صفحہ 162 3- ہدیۃ مہدویۃ صفحہ 301-302	40 فلا رسول بعدی ای لا نبی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی لا رسول بعدی سے مراد ہے ایسا نبی نہ ہوگا جو میری شریعت کے خلاف شریعت لائے بلکہ جب بھی ہوگا میری شریعت کے حکم کے تابع ہوگا۔
1- فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 3، صفحہ 58 2- الیواقت والجواہر جلد 2 صفحہ 24، 37 بحث نمبر 33 3- فصوص الحکم مترجم صفحہ 244 جزو چہاردھم	41 النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلعم انما ھی نبوۃ التشریع نبوت جو آنحضور ﷺ کے وجود کے ذریعہ ختم ہو گئی وہ (صرف) شریعت والی نبوت ہے۔
تقریب المرام جلد 2 صفحہ 233	42 ان معنی کونہ خاتم النبیین ھو انہ لا یبعث بعدہ نبی اخر بشریعۃ اخری (شیخ عبد القادر کردستانی) خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی دوسری شریعت لے کر نہ آئیگا۔
مقامات مظہری صفحہ 88 مرزا مظہر جان جاناں (1195ھ)	43 ہیچ کمال غیر از نبوت بالاصالہ ختم نہ گردیدہ ودر مبدء فیاض بخل و دریغ ممکن نیست۔ نبوت مستقلہ کے علاوہ کوئی کمال ختم نہیں ہوا اور نہ ہی مبدء فیاض میں بخل ممکن ہے
اکمال الدین صفحہ 375	44 فالھداۃ من الانبیاء والاولیاء لا یجوز انقطاعھم مادام التکلیف من اللہ عزوجل لازما للعباد جب تک احکام کی پابندی بندوں پر لازمی ہے انبیاء اور اولیاء کا انقطاع جائز نہیں
الصراط السوی صفحہ 49	45- اگر کسی وقت میں نوع انسانی معلم روحانی کی محتاج تھی تو اب بھی (محمد سبطین شاہ)

حوالہ	مضمون
تفسیر القمی جلد اول صفحہ 33 زیر آیت لاعلم لنا الا ما علمتنا	46 میں تجھ سے تاقیامت نبی، رسول اور نیک بندے پیدا کرتا رہوں گا۔
مثنوی دفتر اول صفحہ 53	47 فکر کن در راہ نیکو خدمتی تانبوت یابی اندر امتی
الیواقیت والجواہر جلد 2 صفحہ 39 المبحث الخامس والثلاثون	48 ان الحق تعالی یخبرنا نافی سرائرنا بمعانی کلامہ وکلام رسولہ ﷺ ویسمی صاحب ھذا المقام من انبیاء الاولیاء حضرت غوث اعظم کا قول ہے کہ انبیاء کو نبی کا نام دیا گیا اور ہمیں نبی کا لقب اور ہمیں نبی کا نام پانے سے روک دیا گیا اگرچہ اللہ تعالی ہمیں اپنے اور اپنے رسول کے کلام کے اسرار و رموز اور ان کے معانی سکھاتا ہے اس مقام پر فائز آدمی کو انبیاء الاولیاء کہتے ہیں۔
1۔ تفسیر صافی مقدمہ الرابعہ صفحہ 19 2۔ تفسیر عرائس البیان فی حقائق القرآن صفحہ 4	49 قرآنی حقائق انبیاء پر کھولے جاتے ہیں
1۔ المواھب اللدنیۃ قسطلانی صفحہ 425 2۔ نشر الطیب صفحہ 262 3۔ الخصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ 34	50 حضرت موسیٰ کی دعا اجعلنی نبی تلک الامۃ پر فرمایا نبیھا منھا۔ کہ اس امت کا نبی اسی میں سے ہوگا۔ بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار پاک محمد مصطفیٰ ﷺ نبیوں کا سردار **مسیح موعود علیہ السلام کے بارے اقوال**
1۔ الصحیح المسلم کتاب الفتن باب فی ذکر الدجال 2۔ مشکوٰۃ باب العلامات بین یدیہ الساعۃ فی ذکر الدجال	1 آنے والے مسیح کو آنحضور ﷺ نے ایک حدیث میں چار مرتبہ نبی کے نام سے ذکر فرمایا ہے

مضمون	حوالہ
	3- ابن ماجہ کتاب الفتن باب فی ذکر الدجال
ازا قام قائم قال فررت منکم لما خفتکم فوھبلی ربی حکما و جعلنی من المرسلین	4- اکمال الدین صفحہ 189
2 لیس بینی و بینہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام نبی و انہ نازل فاذا رائیتموہ فاعرفوہ	i- ابوداؤد کتاب الملاحم صفحہ 214 مصری ii- مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 437 iii- تفسیر ابن جریر جلد 6 صفحہ 22 iv- در منثور جلد 2 صفحہ 242 v- فتح الباری جلد 6 صفحہ 478 کتاب احادیث الانبیاء
3 ابو بکر افضل ھذہ الامۃ الاان یکون نبی۔ ابوبکر اس امت میں افضل ہیں سوائے اس کے کہ بعد میں کوئی نبی ہو	کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق صفحہ 6 حرف الھمزہ
4 ابو بکر خیر الناس الا ان یکون نبی فرمایا لوگوں میں حضرت ابوبکرؓ سب سے بہتر ہے سوائے اس کے کہ بعد میں نبی ہو۔	1- کنز العمال جلد 9 صفحہ 138 2- جامع الصغیر صفحہ 5 3- تاریخ الخلفاء صفحہ 43
5 یکون عیسی علیہ السلام ینزل فینا حکما من غیر تشریع و ھو نبی بلاشک- مسیح موعود کے نبی ہونے میں کوئی شک نہیں وہ بغیر شریعت کے ہم میں آئیں گے	1- فتوحات مکیۃ جلد اول صفحہ 57 اور مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 345
6 ابن سیرین نے فرمایا یکون فی ھذہ الامۃ خلیفۃ خیر من ابی بکر و عمر قیل خیر منھما قال قد یفضل علی بعض الانبیاء کہ اس امت میں ایک خلیفہ ابوبکر و عمر سے بھی افضل ہوگا۔ پوچھا گیا کیا دونوں سے افضل ہوگا؟ فرمایا ممکن ہے بعض انبیاء سے بھی افضل ہو	حج الکرامہ صفحہ 386

حوالہ	مضمون	
شرح فصوص الحکم صفحہ 43,42 (عبد الرزاق کاشانی	امام مہدی شریعت محمدی کے احکام کے تابع ہو گا لیکن معارف، علوم، اور حقیقت میں انبیاء اور اولیاء اس کے تابع ہوں گے کیونکہ وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا باطن ہو گا	7
الخیر الکثیر صفحہ 72 مطبوعہ بجنور مدینہ پریس	هو شرح الاسم الجامع المحمدی و نسخة منسخة منه یعنی امام مہدی آنحضرت ﷺ کے اسم جامع محمدی کا کامل بروز اور حقیقی عکس ہو گا	8
الیواقیت والجواہر جلد 2 بحث نمبر 47 صفحہ 79	الف۔ مسیح موعود نبوت کا حامل ہو گا اور اس پر شریعت محمدیہ کا نزول الہاماً ہو گا	9
فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 287	ب۔ اولیاء پر نزول قرآن کے ذوق کی خاطر ان پر قرآن نازل کیا جاتا ہے	
التفسیر الکبیر جلد 3 صفحہ 252	اگر کوئی رسول کسی پہلے رسول کی شریعت کی طرف بلائے تو اصل مطاع پہلا رسول ہی ہوتا ہے	10
دیوان امام بخش ناسخ جلد 2 صفحہ 54	دیکھ کر اس کو کریں گے لوگ رجعت کا گمان یوں کہیں گے معجزے سے مصطفیٰ پیدا ہوا	
دیوان امام بخش ناسخ جلد 2 صفحہ 55	کیا سلیمان اور کیا مہر سلمان مومنو! خاتم ختم نبوت کا نگین پیدا ہوا	
الخیرا لکثیر صفحہ 72	حق له ان ینعکس فیه انوار سید المرسلین۔ آپ ﷺ کے انوار اس میں ظاہر ہوں گے	11
دراسات اللبیب صفحہ 225	ذا لک انه یلهمه شرع المحمدی صلی الله علیه وسلم آپ پر شریعت محمدیہ کا الہام ہو گا	12
غایۃ المقصود جلد 2 صفحہ 38	افضلیت امام مہدی بر مسیح ثابت و واضح است	13
1- مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ جز اول صفحہ 248 2- مبدء المعاد اردو ترجمہ سید زوار حسین صفحہ 205	فتلک اثنان و سبعون فرقة کلهم فی النار و الفرقة الناجیة هم اهل السنة البیضاء المحمدیة والطریقة النقیة الاحمدیة یہ 72 فرقے جہنمی ہیں نجات پانے والا اہلسنّت کا وہ فرقہ ہے جو احمدیت کے طریق پر ہو گا	14

حوالہ	مضمون
ینابیع المودہ صفحہ 110 باب الثامن والسبعون	15 فان لله تعالی کنوزا لیست من ذھب و لا فضة و لکن بھا رجال معروفون عرفوا الله حق معرفته و ھم انصار المھدی علیه السلام فی آخر الزمان سونے چاندی کے علاوہ بھی خداتعالی کے خزانے ہیں اور وہ مہدی آخر الزمان کے وہ انصار ہیں جو اللہ تعالی کی حقیقی معرفت حاصل کریں گے
	16 وہ بزرگان جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے بعد امتی نبی کی آمد کو تسلیم کیا ہے
التعریفات صفحہ 210	ابو منصور عجلی بانی فرقہ منصور
تفسیر القمی جلد اول صفحہ 33	ابوالحسن القمی 217ھ
اکمال الدین صفحہ 375	ابو جعفر ابن بابویہ 321ھ
البحر المحیط جلد 3 صفحہ 287	امام راغب 502ھ
الفتح الربانی والفیض الرحمان صفحہ 144 المجلس الثامن وعشر	عبدالقادر جیلانی 561ھ
فتوحات مکیہ جلد 1 صفحہ 545 دارالکتب العربیۃ الکبری بمصر	محی الدین ابن عربی 638
تفسیر کبیر جلد 11 صفحہ 195	فخرالدین رازی 606ھ
تفسیر ابن حیان صفحہ 287	محمد بن یوسف اندلسی 754ھ
تذکرہ (ابو الکلام آزاد) صفحہ 48-49	سید محمد جونپوری 911ھ
الیواقیت والجواہر جلد 2 صفحہ 81	عبدالوہاب شعرانی 976ھ
مکتوبات امام الربانی مکتوب نمبر 301 صفحہ 432	مجدد الف ثانی 1034ھ
قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین صفحہ 302	شاہ ولی اللہ صاحب
تقویۃ الایمان صفحہ 42 طبع کراچی	محمد اسماعیل شہید بالاکوٹ 1264

حوالہ	مضمون
اثر ابن عباس دافع الوسواس صفحہ 16	حضرت عیسیٰؑ بلاشبہ نبی ہیں جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے اور آنحضرت ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے۔
	17 وہ بزرگان جنہوں نے مسیح موعود کو نبی تسلیم کرکے ان کی نبوت کے انکار کو کفر قرار دیا۔
الخصائص الکبری بروایت انس بن مالک صفحہ 12 جلد اول	جلال الدین سیوطی
الفتاوی الحدیثیة صفحہ 125	ابن الحجر الھیثمی
الیواقت الجواہر جلد 2 صفحہ 79 بحث نمبر 47	عبد الوہاب شعرانی
روح المعانی جلد 7 صفحہ 187	محمد بن علی شوکانی
الخیر الکثیر صفحہ 80 مطبوعہ بجنور	شاہ ولی اللہ
تحذیر الناس صفحہ 44	محمد قاسم نانوتوی
عقیدہ الاسلام فی حیات عیسیٰ صفحہ 215	محمد انور شاہ مفتی دیوبند
تعلیمات اسلام و مسیحی اقوام صفحہ 229	قاری محمد طیب
حج الکرامہ صفحہ 431	نواب صدیق الحسن خان صاحب
	من قال بسلب نبوته کفر حقا
	نبی کے لغوی معنے
	نبی کا لفظ نبا فعل سے فعیل کے وزن پر ہے
کلیات بحوالۃ اقراب الموارد زیر لفظ نباء	1 النباء والانباء لم یرد افی القران الا لما له وقع و شان قرآن مجید میں نباء اور انباء کا لفظ عظیم الشان خبر یا واقعہ کے لئے استعمال ہوا ہے
اقرب الموارد زیر لفظ النبوہ	2 النبوة وھی الاخبار عن الله خدا تعالیٰ سے خبر پاکر لوگوں کو بتانے والے کو نبی کہتے ہیں
	3 الاخبار عن المستقبل بالھام من الله زمانہ مستقبل

حوالہ	مضمون
المنجد	کے بارے خدا سے الہام پانے کا نام نبوت ہے
المنقذ من الضلال صفحہ 49 (امام غزالی)	4 النبوۃ ایضا عبارۃ عن نور یحصل فیہ عین لھا تظھر فی نورھا الغیب وامور لا یدرکھا العقل نبی کو ایسی روشن آنکھ نصیب ہوتی ہے جس کے نور سے ایسے غیبی امور ظاہر ہوتے ہیں جن کا ادراک عقل سے بالا ہوتا ہے۔
کتاب النبوۃ لابن تیمیہ	5 جس امر کی وجہ سے نبی نبی بنتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا اس کو اخبار غیب پر مطلع کرنا ہے یہی چیز نبی اور غیر نبی میں امتیاز بخشتی ہے۔
1. شرح عقائد نسفی (علامہ تفتازانی) کتاب النبوہ امام ابن تیمیہ	6 الخاصۃ المشترکۃ بین الانبیاء ھو اخبار عن الغیب غیب کی خبر دینا ایسا وصف ہے جو تمام انبیاء میں مشترک ہے۔
فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 417	7 نبوت اخبار الیہ سے بڑھ کر اور کچھ نہیں۔
الملل والنحل صفحہ 309 زیر عنوان خواتین کی نبوت	8 اللہ تعالیٰ کا کسی گروہ کو بذریعہ وحی تعلیم دینا نبوت کہلاتا ہے
شرح نہج البلاغہ صفحہ 18	9 اخبار غیبیہ کی قبل از وقت اطلاع دینا نبوت ہے۔ (الشیخ محمد عبدہ)
زرقانی شرح مواھب اللدنیہ جلد اول صفحہ 14	10 انھا صفۃ کلامیۃ قول اللہ ھو رسولی نبوت صفت کلامیہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فلاں میرا رسول ہے
شرح مواقف	11 من قال لہ اللہ ارسلنک او بلغھم عنی وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ فرمائے میں نے تجھے رسول بنایا ہے یا حکم دے کہ میرا یہ پیغام لوگوں کو پہنچا
چشمہ معرفت صفحہ 189	12 الف۔ ایسا شخص جس کو بکثرت ایسی پیشگوئیاں بذریعہ وحی دی جائیں جس کی نظیر اس زمانہ میں نہ ملے وہ نبی ہے
حقیقۃ الوحی صفحہ 406	ب۔ جس شخص کو بکثرت مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے

حوالہ	مضمون
1- روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503 2- الحکم 6 مئی 1908ء تمہ حقیقتہ الوحی صفحہ 68 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503	ج- لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں د- میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف میری مراد نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے حاصل ہے۔
	القرآن
العمران: 181	1 ماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکن اللہ یجتبی من رسولہ من یشاء
جن: 27-28	2 عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احد الا من ارتضی من رسول
الحج 76	3 اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر
	4 لولا اخرتنا الی اجل قریب نجب دعوتک و نتبع الرسل آیت کے تحت لکھا ہے
غایۃ المقصود جلد 2 صفحہ 103	"مراد ایشاں از تاخیر قتال تااجل قریب قیام وظہور وخروج حضرت امام قائم مہدی موعود است" (تتبع الرسل میں امام مہدی کا وجود مراد لیا گیا ہے)
	5 آیت قرآنی یلقی الروح کی تفسیر میں لکھا ہے۔
مجمع البیان جلد 8 صفحہ 517	قیل الروح الوحی ھنا...... وقیل ان الروح ھاھنا النبوۃ کہ روح سے مراد وحی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہاں روح سے مراد نبوہ ہے
	6 امام مہدی کہیں گے فررت منکم لما خفتکم فوھب لی ربی حکما وجعلنی من المرسلین یعنی جب مجھے تم سے خوف پیدا ہوا تو میں تم سے چلا گیا اب میرے رب نے

حوالہ	مضمون
اکمال الدین صفحہ 189	مجھے حکم یعنی نبوت بخشی ہے اور رسولوں میں سے بنایا ہے
اصول کافی صفحہ 285 کتاب الحج	7 ان افضل الرسل محمد صلی الله علیه اله وان افضل کل امت بعد نبیها وصی نبیها حتی یدرکه نبی رسولوں میں سب سے افضل حضرت محمد ﷺ ہیں اور نبی کے بعد ساری امت میں نبی کا وصی افضل ہوتا ہے سوائے بعد میں آنے والے نبی کے
بحار الانوار جلد 13 صفحہ 6	8 عقل انسانی نبوت کو نعمت اور اس کی ضرورت کو مانتی ہے۔ ایسے مصلح کا وجود ہر وقت ضروری ہے۔
بخاری کتاب الدعوات باب الصلوۃ علی النبی ﷺ جلد سوم صفحہ 536	9 آنحضرت ﷺ نے کثرت درود کی تلقین فرما کر آل ابراہیم کے انعامات کے حصول کی طرف توجہ دلائی۔
عنکبوت : 28	1- جعلنا فی ذریته النبوة وا لکتاب
المائدہ : 21 نساء : 54	2- اذ جعل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکا
الکافی ج 3 صفحہ 117-119	10 امت مسلمہ میں نبوت کا کس طرح انکار کر سکتے ہیں جبکہ آل ابراھیم میں تسلیم کرتے ہیں (امام جعفر)
فتوحات مکیہ جلد اول صفحہ 545 زیر آیت فقد اتینا ال ابراھیم الکتاب والحکمة	11 درود شریف سے قطعی طور پر معلوم ہوگیا ہے کہ بعض لوگ اس امت کے اللہ کے نزدیک نبوت کا مقام پانے والے ہیں۔
الصراط السوی صفحہ 49-50	12 اگر کسی وقت میں نوع انسانی معلم روحانی کی محتاج تھی تو اب بھی ہے الا یہ کہہ دیا جائے کہ انسان محتاج پیغمبر و امام و معلم روحانی نہ تھا اور بعثت معلمین الٰہی معاذ اللہ فضول و لغو ہے ورنہ جو اول ضرورت کو تسلیم کرتا ہے وہ اب بھی کرے گا۔ جو پہلے انبیاء و اوصیاء و ائمہ کو مانتا ہے وہ اب بھی مانے گا اور وجود امام کو تسلیم کرے گا۔ وجود امام آخر الزمان کا منکر تمام انبیاء و اوصیاء کا منکر ہے اور یہی قول پیغمبر سے بھی ثابت ہے۔
	حدیث انا خاتم النبیین لا نبی بعدی میں بعد سے

حوالہ	مضمون
	مراد غیر حاضری کا عرصہ ہے
طہٰ:85	1- ولقد فتنا قومک من بعدک
اعراف:151	2- بئسما خلفتمونی من بعدی
بخاری جلد 2 صفحہ 747 کتاب المغازی باب غزوہ تبوک	3- انت منی منزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی
۱- مسند احمد بن حنبل جلد 1 حدیث نمبر 3062 ۲- مناقب الفقیہ المغازی صفحہ 280 ۳- طبقات کبیر جلد 3 صفحہ 15	4- حضرت علیؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا الا انک لست نبی
بحار الانوار جلد 1 صفحہ 277	5- حضرت علیؓ سے فرمایا الا انه لیس معی نبی
	ب- بعد کا لفظ مخالفت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور مراد یہ ہے کہ اب کوئی شخص میری مخالفت کر کے نبوت کا مقام نہیں پا سکتا
جاثیة:6	1- فبای حدیث بعد الله وایاته یومنون
المرسلات:50	2- فبای حدیث بعده یومنون کا ترجمہ
جلالین صفحہ 484 زیر آیت	فبای حدیث بعده ای القرآن بغیره یومنون ای لا یمکن ایمانهم بغیره من کتب الله کیا گیا ہے
	ج- بعد کا لفظ علاوہ اور سوا کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے
۱- ترمذی مترجم کتاب المناقب عمر جلد 2 صفحہ 663 2- کنوز الحقائق صفحہ 23	i- لو کان نبی بعدی لکان عمر اگر میرے علاوہ کسی اور نے نبی ہونا ہوتا تو عمر ہوتا۔
بیضاوی جلد اول صفحة 56	ii- لو لم ارسل به لارسل به غیری اگر میں رسول نہ بنایا جاتا تو کوئی اور رسول بنایا جاتا۔
کنوز الحقائق صفحہ 103	iii- لو لم ابعث فیکم لبعث عمر فیکم اگر میں تم میں مبعوث نہ ہوتا تو عمر ہوتا

مضمون	حوالہ
vii- لو لم ابعث لبعثت یا عمر اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو اے عمرؓ تو ہوتا۔	مرقاۃ الفاتیح شرح مشکوہ جلد 5 صفحہ 539
خ۔ لا نبی بعدی کی حدیث میں بعد کا لفظ بعد کے معنوں میں ہی استعمال ہوا ہو تو اس سے مراد زمانہ قریب ہے۔ کہ میری وفات کے فوراً بعد کوئی نبی نہ آئے گا چنانچہ۔	
1- عربی زبان میں قبل کا لفظ بعد کے مقابل پر آتا ہے۔ قرآن مجید میں قبل کا لفظ اسی مفہوم میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے قبل کوئی نبی اس قوم میں نہ آیا۔	
i- و لکن رحمۃ من ربک لتنذر قوما ما اتھم من نذیر من قبلک لعلھم یتذکرون۔	القصص:46
ii- بل ھو الحق من ربک لتنذر قوما ما اتھم من نذیر من قبلک لعلھم یھتدون	سجدہ:3
iii- وما اتینھم من کتاب یدرسونھا وما ارسلنا الیھم قبلک من نذیر	سبا:44
iv- لتنذر قوما ما انذر اباء ھم فھم غفلون حالانکہ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ابراھیمؑ کا تعلق آپ ﷺ ہی کی قوم سے تھا۔	یٰسین:6
2- حضرت یعقوب نے بیٹوں سے پوچھا ما تعبدون من بعدی	البقرہ 133
3- کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کما ھلک نبی خلفہ نبی وسیکون بعدی خلفاء بنی اسرائیل میں انبیاء علیھم السلام ہی سرداری کرتے رہے ہیں جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا میرے بعد سلسلہ خلافت ہو گا۔	مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 97 فتح الباری کتاب احادیث الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل جلد 6 صفحہ 494
4- انہ لا نبی بعدی سیکون خلفاء میری وفات کے فوراً بعد نبوت کی بجائے خلافت کا سلسلہ جاری ہو گا۔	بخاری کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل
5- کذابان یخرجان بعدی۔	بخاری جلد 2 صفحہ 727 کتاب

مضمون	حوالہ
میری وفات کے فورا بعد دو کاذب ظاہر ہوں گے	المغازی باب وفد بنی حنیفة
س- بعد کا لفظ زمانہ منفصل بعید یعنی لمبے عرصہ بعد تک کے زمانہ پر دلالت کرتا ہے اور مراد یہ ہے کہ میرے بعد لمبے عرصہ تک نبوت کی ضرورت نہیں رہے گی- اور لمبا عرصہ گزرنے کے بعد کوئی آئیگا-	
i- یاتی من بعدی اسمه احمد-	الصف:7
ii- یقوم انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسی آنحضرت ﷺ نے زمانہ کا تعین خود فرماتے ہوئے بتایا کہ بعد کا زمانہ مسیح موعود کی بعثت تک ہے-	احقاف:30
لیس بینی وبینه نبی وانه نازل فاذا رائیتموه فاعرفوه- کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہ ہوگا اور وہ آنے والا ہے جب تم اسے دیکھو تو (علامات صداقت کی بناء پر) اس کو پہچان لینا-	ا- ابوداؤد کتاب الملاحم ۲- ابن ماجة کتاب الفتن باب ظهور المهدی ۳- الصحیح المسلم کتاب الفتن باب فی ذکر الدجال
2- لا نبی بعدی میں حرف "لا" نفیٔ جنس نہیں بلکہ نفیٔ کمال کا ہے- اور مراد یہ ہے کہ میرے بعد میرے جیسا کوئی نبی نہ ہوگا- جو ہوگا میرا امتی اور غلام ہوگا-	
ا- اذا هلک قیصر فلا قیصر بعده واذا هلک کسری فلا کسری بعده- یعنی جب یہ قیصر اور کسریٰ فوت ہوگا تو ان جیسی شان وشوکت والا کوئی دوسرا قیصر اور کسریٰ نہ ہوگا-	ا- بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام جلد دوم صفحة 411 ۲- صحیح مسلم جلد سوم کتاب الفتن واشراط الساعة
۲- قال الخطابی معناه فلا قیصر بعده یملک مثل ما یملک یعنی لا قیصر سے مراد یہ ہے کہ پہلے قیصر جیسا قیصر بعد میں نہ ہوگا-	۳- فتوحات مکیہ جلد دوم صفحہ 58

مضمون	حوالہ
	الباری الجزالحادی عشر صفحہ 523
<u>حدیث لانبی بعدی کا مطلب یہ بنتا ہے کہ</u> ا۔ ایسا نبی نہ آئے گا جو میری اتباع کے بغیر براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا ہو۔ ب۔ ایسا نبی نہ آئے گا جو نئی شریعت لانے کا اعلان کرے ج۔ ایسا نبی نہ آئے گا جو قرآنی احکامات میں ردوبدل بتائے د۔ ایسا نبی نہ آئے گا جو امت مسلمہ سے الگ اپنی امت بنائے آنحضور ﷺ کی غلامی اور اطاعت میں انوار نبوت محمدیہ سے فیض یاب ہونا حدیث لا نبی بعدی کے خلاف نہیں چنانچہ 1 حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں	
قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ یہ تو کہو کہ آنحضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ مگر یہ نہ کہو کہ آنحضور کے بعد کوئی نبی نہیں	1- تفسیر در منثور جلد 5 صفحہ 204 2- تکملہ مجمع البحار الانوار صفحہ 85
(الف) حضرت ملا علی قاری لکھتے ہیں۔	
لا نبی بعدی معناہ عند العلماء لا یحدث بعدہ نبی بشرع ینسخ شرعہ ولم یکن من امتہ علماء لانبی بعدی حدیث کے یہ معنے کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد ایسا نبی نہ آئے گا جو نئی شریعت لائے اور آنحضور ﷺ کی شریعت کو منسوخ کردے اور آپ ﷺ کی امت میں سے نہ ہو۔	موضوعات کبیر صفحہ 58-59 حدیث نمبر 379
(i) یہی بات حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھی ہے۔	1- الخیر الکثیر مترجم صفحہ 266
(ii) عبدالوہاب شعرانی نے	2- الیواقیت والجواہر جلد نمبر 2 صفحہ 24 بحث نمبر 33
(iii) محی الدین ابن العربی نے	3- فتوحات مکیہ جلد 4 صفحہ 417

مضمون	حوالہ
(iv) محمد قاسم صاحب نانوتوی نے	4۔ تحذیر الناس صفحہ 43
حضرت امام محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں :	
2- فلا رسول بعدی و لا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذکان یکون تحت شریعتی کہ حدیث میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہ ہوگا کا مطلب ہے کہ ایسا نبی نہ ہوگا جو میری شریعت کے مخالف شریعت کا اعلان کرے۔ البتہ جب بھی کوئی نبی ہوگا تو وہ میری شریعت کے تابع ہوگا۔	فتوحات مکیہ جلد نمبر2 صفحہ 3
3- مولوی محمد زمان خاں صاحب آف دکن لکھتے ہیں : "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا مقدر ہے اور وہ نبی بلاشک ہیں۔ پس فرمانا حضرت کا میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا بایں معنی ہے کہ کوئی نبی صاحب شرع جدید نہ ہوگا"۔	ہدیہ مہدویہ صفحہ 302 (1293ھ)
4- بعیسی فانہ نبی قطعا و ثبت انہ ینزل الی الارض فی اخر الزمان و یحکم بشریعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت عیسیٰ بلاشبہ وہ نبی ہیں۔ اور یہ ثابت ہے کہ وہ آخری زمانہ میں زمین میں اتریں گے اور نبی ﷺ کی شریعت کے مطابق حکم کریں گے۔	اثر ابن عباس فی دافع الوسواس صفحہ 16
5- و انہ لا نبی بعدی الا ماشاء اللہ میرے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ جس کو چاہے اس حدیث میں ماشاء اللہ فرما کر آنحضرت ﷺ نے استثناء اولیاء امت کے لئے جو نبوت پانے والے ہیں کیا ہے۔	نبراس شرح شرح العقائد النسفی صفحہ 445 حاشیہ نبراس صفحہ 445
6- قولہ فلا نبی بعدی و لا رسول المراد بہ لا مشرع بعدی آپ ﷺ کا یہ قول کہ میرے بعد نبی اور رسول نہ ہوگا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شریعت لانے والا نبی میرے بعد نہ ہوگا۔	الیواقیت والجواہر جلد2 صفحہ 24،37

مضمون	حوالہ
7- ہاں لا نبی بعدی آیا ہے۔ جس کے معنے نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لائے گا۔	اقتراب الساعۃ صفحہ 162
8- فانقطع حکم نبوۃ التشریع بعدہ آپ ﷺ کے بعد شریعت والی نبوت کا حکم منقطع ہو چکا ہے۔	الانسان الکامل باب 36 صفحہ 76
9- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اخر الانبیاء وان مسجدی اخر المساجد	مختصر شرح نووی مترجم جلد سوم صفحہ 403
مجھے انبیاء میں آخری مقام حاصل ہے اور میری اس مسجد کو مساجد میں آخری مقام حاصل ہے۔ یعنی آئندہ جو مسجد بھی بنے گی اور اس کی اتباع میں بنے گی۔	کتاب الحج باب فضل الصلوۃ مسجدی مدینہ۔
10- لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی۔ اگر حضرت موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری پیروی کرنی پڑتی۔	الیواقیت والجواہر جلد 2 صفحہ 20 تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ 85 زیر آیت و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین
11- لو عاش لکان صدیقا نبیا۔	1- ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلوۃ علی ابن رسول اللہ ﷺ وذکر وفاتہ
اگر صاحبزادہ ابراہیمؑ زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا۔	2- موضوعات کبیر صفحہ 68 3- روح المعانی جلد 7 صفحہ 187 زیر آیت خاتم النبیین
12- انہ لنبی ابن نبی۔ وہ یقیناً نبی کے بیٹے نبی تھے۔	الفتاوی الحدیثیۃ صفحہ 176
شری ودی و شکری من بعید لاخر غالب ابدا ربیع	حماسہ باب الادب
چل بسا داغ آہ میت اس کی زیب دوش ہے آخری شاعر جہاں آباد کا خاموش ہے	بانگ درا صفحہ 89 زیر عنوان داغ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہوں گے :

مضمون	حوالہ
1- ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق----	الصف : 10، التوبہ : 34، الفتح : 29

مضمون	حوالہ
	29
ا- هذا عند خروج المهدی	تفسیر ابن جریر اور تفسیر القرطبی زیر آیت ھو الذی ارسل رسولہ سورۃ الصف-
یعنی یہ غلبہ امام مہدی کے زمانہ میں ہو گا-	
ب- ذلک عند نزول عیسیٰ ابن مریم حین تصیر الملة واحدة یعنی یہ غلبہ عیسیٰ ابن مریم کے نزول کے وقت ہو گا- جب تمام بنی نوع انسان ایک ملت واحدہ بن جائیں گے-	تفسیر ابن جریر اور روح البیان زیر آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی
ج- نزلت فی القائم من آل محمد یہ امام القائم جو آل محمد ﷺ سے ہوں گے کے بارے میں نازل ہوئی ہے-	بحار الانوار جلد 13 صفحہ 12
د- مراد از رسول دریں جا امام مہدی موعود است- آیت میں "رسول" سے مراد امام مہدی ہیں-	غایۃ المقصود جلد 2 صفحہ 123
2- واخرین منھم لما یلحقوا بھم----	سورۃ الجمعہ : 4
لو کان الایمان معلقا عند الثریا لنا لہ رجل او رجال من ھؤلاء	بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ، تفسیر صافی، سورۃ الجمعہ تفسیر مجمع البیان سورۃ الجمعہ
(ب) موسیٰ جار اللہ ترکی عالم لکھتے ہیں- ھم رسل الاسلام فی الامم کہ وہ اسلام کی امتوں میں رسول ہوں گے-	کتاب فی حروف اور محل السور مطبوعہ 17.2.42
3- افمن کان علی بینة من ربہ و یتلوہ شاھد منہ..... جس شخص نے قرآنی مضامین اور احکام اسلام کی تصدیق کرنی اور امت کی اصلاح میں صداقت کی گواہی دینی ہے- لازمی طور پر اس پر امور غیبی کھولے جائیں گے- جس کی وجہ سے اسے امتی نبی کا نام دیا جانا اس آیت کے مطابق ہے-	سورۃ ہود : 18
4- لفظ امام مہدی میں ہی نبوت کا مفہوم شامل ہے- انبیاء علیہم السلام کا ذکر کر کے فرمایا :	
و جعلنھم ائمة یھدون بامرنا.........	الانبیاء: 74

مضمون	حوالہ
و جعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا۔	السجدہ:25
5- الا ان عیسیٰ ابن مریم لیس بینی و بینہ نبی	بخاری کتاب الفتن
6- و یحصر نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ..... فیرغب نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ..... یہبط نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ...... فیرغب نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ	1- المسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال و فتنہ 2- مشکوٰہ باب العلامات بین یدی الساعۃ۔
7- اذا رایتموہ فبایعوہ ولو حبوا علی الثلج فانہ خلیفۃ اللہ المہدی نوٹ: خلیفۃ اللہ نبی ہوتا ہے۔ نیز بیعت صرف نبی کی کرنی ضروری ہوتی ہے۔	ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی
حضرت مسیح موعودؑ کے مقام کے بارے میں بزرگان امت کے اقوال	
1- یاتی بذخیرۃ الانبیاء علیہم السلام	ینابیع المودہ جلد 3 صفحہ 169 الباب الرابع التسعون
2- امام مہدی کہے گا۔ جس کسی نے آدم، شیث، نوح، ابراہیم، اسماعیل، موسیٰ، یوشع بن نون، عیسیٰ، شمعون، محمد ﷺ اور امیر المومنین علیؓ کو دیکھنا ہو مجھے دیکھ لے۔	بحار الانوار جلد 13 صفحہ 202
3- ان باطنہ باطن محمد۔ مسیح کا باطن آنحضور ﷺ کا باطن ہوگا۔	شرح فصوص الحکم صفحہ 42
4- حق لہ ان ینعکس فیہ انوار سید المرسلین..... بل ہو شرح للاسم الجامع المحمدی و نسخۃ منسخۃ منہ حق تو یہ ہے کہ اس میں رسولوں کا نور ہوگا۔۔۔ بلکہ وہ اسم جامع محمدی کی وضاحت اور ہو بہو اس کا نمونہ ہوگا۔	الخیر الکثیر صفحہ 72 مدینہ پریس بجنور 1352ء
5- کاد یفضل علی بعض الانبیاء ممکن ہے کہ مسیح موعود بعض انبیاءؑ سے افضل ہو۔	حجج الکرامہ صفحہ 366

حوالہ	مضمون
شرح فصوص الحکم صفحہ 42	6- و فی المعارف و العلوم و الحقیقة تکون جمیع الانبیاء والاولیاء تابعین له کلهم معارف، علوم اور حقیقت میں تمام اولیاء، انبیاء اس کے تابع ہوں گے۔
دراسات اللبیب صفحة 225 انسان کامل اردو باب 61 صفحہ 270	7- .....ذ لک انه یلهمه الشرع المحمدی۔ اس پر شریعت محمدی الہام کی جائے گی۔
الیواقیت والجواهر جلد 2 صفحہ 79	8- ...... فیرسل ولیا ذا نبوة مطلقة و یلهم بشرع محمد و یفهمه علی وجه کالاولیاء المحمدین

حضرت مسیح موعودؑ اور دعویٰ نبوت کی حقیقت

حوالہ	مضمون
نزول المسیح صفحہ 3	1- میں نبی اور رسول نہیں ہوں باعتبار نئے دعویٰ اور نئے نام کے۔ اور میں نبی اور رسول ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔
ایک غلطی کا ازالہ	2- جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ ہی مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔
	3- اور لعنت ہے اس شخص پر جو آنحضرت ﷺ کے فیض سے علیحدہ ہو کر نبوت کا دعویٰ کرے۔ مگر یہ نبوت آنحضرت ﷺ کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت اور اس کا مقصد بھی

مضمون	حوالہ
یہی ہے کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر کی جائے اور آنحضرت ﷺ کی سچائی دکھلائی جائے۔	چشمہ معرفت صفحہ 325
4- اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔	تجلیات الٰہیہ صفحہ 25
5- میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف میری مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبہ الٰہیہ ہے۔ جو کہ اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بحکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ و لکل ان یصطلح	تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 68
6- یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت ﷺ کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ ﷺ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ اور میری نبوت آنحضرت ﷺ کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جب کہ میرا نام نبی رکھا گیا۔ ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا ہے۔ تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت ﷺ کی اتباع اور آپ ﷺ کے ذریعہ سے ملا ہے"۔	حقیقۃ الوحی صفحہ 150

فیضان خاتم النبیین ﷺ

مضمون	حوالہ
بانی جماعت احمدیہ کی مخالفت میں علماء کرام نے امت مسلمہ کو اتنا بد ظن کر دیا ہے کہ وہ آنحضور ﷺ کے بعد کسی قسم کے روحانی فیض کے جاری رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ نہ ہی اس بارے میں غور کرنے کو تیار ہیں۔ حالانکہ یہ قابل غور بات ہے کہ بنی نوع انسان میں سے پہلے انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے والوں کو جو جو انعامات اللہ تعالیٰ عطا فرماتا تھا اب وہ انعامات امت مسلمہ کو بھی ملیں گے یا نہیں۔	
1- پہلی امتوں میں مومنوں کو ملنے والے انعامات کا ذکر کر کے فرمایا۔	
i- والذین امنوا باللہ و رسلہ اولئک ھم الصدیقون و الشھداء عند ربھم...... وہ صدیق شہید کا انعام پانے والے تھے۔	سورہ الحدید:19
ii- اولئک الذین اتینھم الکتب والحکم والنبوۃ ..... ان کو ہم نے کتاب، حکمت کے علوم اور نبوت عطا کی۔	سورہ الانعام:90
iii- و اذ قال موسی لقومہ یقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکا..... اللہ نے تم پر انعام کر کے تم میں نبی اور بادشاہ بنائے	سورہ المائدہ:20
iv- ..... یتم نعمتہ علیک و علی ال یعقوب....... اللہ نے یہ نعمت نبوت اور حکومت کی شکل میں پوری فرمائی۔	سورہ یوسف:7

مضمون	حوالہ
ب۔ اتمام نعمت سے مراد نبوت عطا فرماتا ہے۔	تفسیر حسینی جلد1 صفحہ358
2 چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ دعا سکھلائی	زیر آیت یوسف : 7
اهدنا الصراط المستقیم ○ صراط الذین انعمت علیهم	فاتحہ :6'7
الف یہ ایک حقیقت ہے کہ یہودی کلام الٰہی سننے سے انکار کرنے کی وجہ سے مغضوب قرار پائے تھے	استثناء 17 : 18
ب عیسائی یوحنا باب 16 آیت 7 تا 14 میں آنحضور ﷺ کے بارے پیشگوئی کو غلط رنگ دیکر اور واقعہ پنتیکوسٹ کی طرف منسوب کرکے گمراہ ہوئے	
ج آنحضور ﷺ کی کامل اتباع کرنے والوں کو منعم علیہم میں شامل ہونے کی خوشخبری دی۔	
من یطع الله والرسول فاولئک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصلحین .... یہ واضح ہے کہ	النساء:70
معیت زمانی، مکانی تو ممکن نہیں لازماً معیت فی المرتبت مراد ہے یعنی مقام اور مرتبہ میں ان کے ساتھ ہوں گے۔	بحر محیط جلد 3 زیر آیت من یطع الله والرسول
فاکتبنا مع الشاهدین ای جعلنا فی زمرتهم اشارة الی قوله فاولئک مع الذین انعم الله علیهم	مفردات راغب زیر لفظ کتب صفحہ 435
مع کا لفظ مِن کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے	
(i) وتوفنا مع الابرار نیک لوگوں کے ساتھ وفات دینا یعنی نیک ہونے کی حالت میں موت آئے۔	آلعمران : 194
(ii) جو لوگ منافقین میں سے توبہ کریں اور اپنی اصلاح کرلیں گے فاولئک مع المومنین وہ مومنوں میں سے ہوں گے۔	النساء : 174
(iii) حکم الٰہی کونوا مع الصادقین یعنی سچے بن جاؤ	التوبہ : 120
(iv) ابی ان یکون مع السجدین اس نے سجدہ کرنے سے انکار کردیا	الحجر: 32

حوالہ	مضمون
تفسیر حسینی جلد 1 صفحہ 358	ب۔ اتمام نعمت سے مراد نبوت عطا فرماتا ہے۔
زیر آیت یوسف : 7	2 چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ دعا سکھلائی
فاتحہ: 6'7	اھدنا الصراط المستقیم ۞ صراط الذین انعمت علیھم
استثناء 17 : 18	الف۔یہ ایک حقیقت ہے کہ یہودی کلام الٰہی سننے سے انکار کرنے کی وجہ سے مغضوب قرار پائے تھے
	ب عیسائی یوحنا باب 16 آیت 7 تا 14 میں آنحضور ﷺ کے بارے پیشگوئی کو غلط رنگ دیکر اور واقعہ پنتیکوسٹ کی طرف منسوب کرکے گمراہ ہوئے
	ج آنحضور ﷺ کی کامل اتباع کرنے والوں کو منعم علیھم میں شامل ہونے کی خوشخبری دی۔
النساء: 70	من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصلحین .... یہ واضح ہے کہ
بحر محیط جلد 3 زیر آیت من یطع اللہ والرسول	معیت زمانی' مکانی تو ممکن نہیں لازماً معیت فی المرتبت مراد ہے یعنی مقام اور مرتبہ میں ان کے ساتھ ہوں گے۔
مفردات راغب زیر لفظ کتب صفحہ 435	فاکتبنا مع الشاھدین ای جعلنا فی زمرتھم اشارۃ الی قولہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم
	مع کا لفظ من کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے
آل عمران : 194	(i) وتوفنا مع الابرار نیک لوگوں کے ساتھ وفات دینا یعنی نیک ہونے کی حالت میں موت آئے۔
النساء : 174	(ii) جو لوگ منافقین میں سے توبہ کریں اور اپنی اصلاح کرلیں گے فاولئک مع المومنین وہ مومنوں میں سے ہوں گے۔
التوبہ : 120	(iii) حکم الٰہی کونوا مع الصادقین یعنی سچے بن جاؤ
الحجر: 32	(iv) ابی ان یکون مع السجدین اس نے سجدہ کرنے سے انکار کردیا

مضمون	حوالہ
3 خدا تعالیٰ نے امت مسلمہ سے قیام خلافت کا وعدہ کیا۔	
(i) وعد الله الذین امنوا منکم	نور : 56
(ii) .... ثم تکون الخلافة علی منهاج النبوة	مشکوٰۃ کتاب الفتن
(iii) الظاہر ان المراد به زمن عیسی والمهدی خلافت علی منہاج النبوۃ سے مراد مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہے	مشکوٰۃ کتاب الفتن بین السطور
(iv) اگر کسی ایک فرد کو بھی نبی کے نام سے نہ پکارا جاتا تو مشابہت پوری نہ ہوتی۔	روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 45
4- یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب بھی بنی نوع انسان کو کسی ہادی کی ضرورت ہو وہ ہدایت کے سامان فرماتا ہے۔	
(i) ولقد ضل قبلهم اکثر الاولین ولقد ارسلنا فیهم منذرین	الصّٰفّٰت : 72-73
(ii) ولن تجد لسنة الله تبدیلا چنانچہ نصیحتاً فرمایا	فاطر:44' احزاب:63
(iii) یبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایتی ... امام جلال الدین سیوطی کہتے ہیں	الاعراف:36
(i) فانهٗ خطاب لاهل ذلک الزمان و لکل من بعدهم یعنی بنی آدم کا خطاب اس زمانے اور بعد کے زمانے کے لوگوں کے لئے ہے	تفسیر اتقان جلد 2 صفحہ 34 اردو ترجمہ محمد حلیم انصاری صفحہ 108
(ii) فقال یا بنی آدم هو خطاب یعم جمیع المکلفین من بنی آدم من جاء الرسول منهم ومن جاز ان یاتیه الرسول یعنی بنی آدم کا خطاب عام ہے۔ جو ہر اس کے لئے ہے جن کے پاس انہی میں سے رسول آئے۔	مجمع البیان زیر آیت مذکور
5- الله یصطفی من الملئکة رسلا ومن الناس .... اللہ تعالیٰ الملٰئکہ اور لوگوں میں سے رسول چنتا ہے اور چنتا رہیگا	سورۃ الحج:76
6- ینزل الملئکة بالروح من امره علی من یشاء من عباده اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے اللہ تعالیٰ	

مضمون	حوالہ
فرشتوں کو وحی دیکر بھیجتا ہے اور بھیجتا رہے گا۔	النحل:3
(i) اس آیت میں روح سے مراد کلام الٰہی ہے	تفسیر روح المعانی جلد 5 صفحہ 4 زیر آیت ہذا
(ii) حضرت عباس کی روایت ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت بھی ہوگی اور بادشاہت بھی ہوگی	گلہائے چیدہ مولفہ کفیلہ خانم
(iii) نلهمکم الحق.... ہم تمہاری طرف سچائی الہام کریں گے	البیضاوی جلد 2 صفحہ 267
7- اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے یہ عہد لیا کہ جب کوئی رسول تمہارے پاس آئے تو اس پر ایمان لانا اور مدد کرنا۔ یعنی انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ ان کی امتوں کو یہ حکم دیا گیا۔ چنانچہ یہ عہد آنحضور ﷺ سے بھی لیا گیا۔	
(i) واذ اخذ الله میثاق النبین لما اتیتکم....	آلعمران : 82
(ii) واذ اخذنا من النبین میثاقهم ومنک ومن نوح.... اور یاد کیجئے کہ ہم نے لیا پیغمبروں سے قول و اقرار..... ومنک اور آپ سے بھی لیا جو کہ محمدؐ ہیں۔	الاحزاب:8 1- تفسیر حسینی اردو جلد 2 صفحہ 210 زیر آیت ہذا 2- معارف القرآن 3- حاشیہ ترجمہ القرآن از محمود الحسن

امت مسلمہ سے خدا تعالیٰ کا سلوک

1- ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل علیهم الملئکة	سورۃ سجدہ : 31-34
2- تنزل الملئکة والروح فیها باذن ربهم من کل امر	سورۃ القدر:5
3- ملائکہ انسانوں کی روحوں میں الہاموں کے ذریعہ سے اپنی تاثیر نازل کرتے ہیں اور یقینی کشفوں کے ذریعہ سے ان پر اپنے کمالات ظاہر کرتے ہیں	تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 370 (امام رازی)
4- امت فرشتوں کی معرفت وحی اور اس کے دیکھنے کے حصے سے محروم نہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ اگر تمہارے اندر ایمان کی ایک سی حالت رہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں۔	تفہیمات الٰہیہ جلد 2 صفحہ 134

حوالہ	مضمون
تفہیمات الٰہیہ جلد 2 صفحہ 123	5- آیت وھو یتولی الصالحین کے مطابق مقربین کی علامت ہے کہ فرشتے مریم کی طرح اسے پکارتے ہیں
انوار اولیاء کامل صفحہ 205 حصہ دوم طبع سوم 1968ء	6- خلاصہ کلام یہ کہ غزالی کے نزدیک اصل معرفت صوفیاء کی ہے جو ذوق ' وحی ' کشف الٰہی کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے ------ یہ لوگ بغیر کسی واسطہ کے دیدار حق سے مشرف ہوتے ہیں۔
الوصیت صفحہ 14 روحانی خزائن نمبر 10 صفحہ 309	7- اے سننے والو سنو! ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اس کی کوئی صفت معطل نہیں ہوگی۔
مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 311	8- زندہ مذہب وہ ہے جس کے ذریعہ زندہ خدا ملے۔ زندہ خدا وہ ہے جو ہمیں بلاواسطہ ملہم کر سکے۔ میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ وہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے۔
ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 62	9- اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔
مقدمہ ابن خلدون اردو صفحہ 439 مترجمہ مولانا سعد حسن خان یوسفی	10- اب الہام کی شکل جو حضرات اولیاء میں ہوتی ہے اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا جب جانوروں تک کو مثلاً شہد کی مکھی کو الہام ہوتا ہے تو انسان کو کیوں نہ ہو جو اشرف المخلوقات ہے۔
	غیر انبیاء کو وحی الٰہی
شوریٰ 52	قرآن مجید سے ثابت ہے کہ غیر نبیوں کو بھی وحی اور الہام ہوتا ہے وماکان بشران یکلمه الله الا وحیا---
طٰہٰ: 39	1- جیسا کہ حضرت موسیٰ کی والدہ کو الہام ہوا۔
العمران: 43	2- حضرت عیسیٰ کی والدہ کو الہام ہوا۔
المائدہ: 113	3- حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کو الہام ہوا۔
النحل: 69	4- حتیٰ کہ شہد کی مکھی کو وحی ہوتی ہے۔
مومن: 14	5- یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ لینذر یوم التلاق
	6- ینزل الملئکة بالروح من امرہ علی من یشاء من

مضمون	حوالہ
عبادہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا کلام نازل فرماتا ہے صرف انبیاء سے وحی خاص نہیں بلکہ مومنوں کو یہ حکم دیا۔	النحل:3
1- ادعونی استجب لکم تم دعا کرو میں اس کا جواب دونگا۔	المومن:36
2- اجیب دعوۃ الداع اذا دعان میں ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں	البقرہ:187
3- افمن یجیب المضطر اذا دعاہ بے چین کی پکار کر جب وہ پکارے کون قبول کرتا ہے؟	النمل:63

آیت استخلاف اور امت مسلمہ

مضمون	حوالہ
سورۃ نور کی آیت استخلاف بھی تقاضا کرتی ہے کہ مسلمانوں میں بھی سلسلہ مکالمہ مخاطبہ الیہ کا جاری ہو۔ چنانچہ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں۔	
1- لقد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا نبیا فان یکن من امتی احد فعمر تم سے قبل بنی اسرائیل میں غیر نبیوں سے خدا تعالیٰ کلام کرتا رہا ہے۔ میری امت میں عمرؓ کو یہ سعادت نصیب ہوگی۔	بخاری کتاب مناقب جلد دوم صفحہ 436 باب ماجاء فی مناقب عمر
2- .... قالوا یارسول اللہ کیف محدث قال تتکلم الملئکۃ علی لسانہ کہ فرشتے ان کی زبان سے کلام کرتے ہیں۔	تاریخ الخلفاء صفحہ 118 فصل فی الحدیث الواردۃ فی فضلۃ
3- علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل	1- المقاصد الحسنۃ فی بیان کثیر من الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنۃ صفحہ 286 2- مکتوب امام ربانی دفتر اول حصہ چہار صفحہ 72

حوالہ	مضمون
اثبات الالہام والبیعۃ صفحہ 148 زیر مغالطہ نمبر 165 اردو ترجمہ مولوی محمد حسن صاحب۔	4- آج ایک شخص متقی، صالح صادق دعوئی کرے کہ جو مجھے الہام ہوتا ہے اور مجھے غیب سے آواز آتی ہے تو ہم اس کو سچا جانیں گے اور بحکم شریعت تمام اہل اسلام پر لازم ہے کہ اس کو سچا سمجھیں۔
	5- حضرت امام جعفر صادق کا قول ہے
تذکرۃ الاولیاء صفحہ 33	الہام قبول کا وصف ہے بغیر الہام استدلال کرنا برے لوگوں کا کام ہے۔
الوثائق العباسیہ فرمان بنام سعد بن ابی وقاصد صفحہ 303	6- حضرت عمرؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو ایرانیوں کے خلاف جنگ کے دوران لکھا مجھے القاء ہوا ہے کہ تمہارے مقابلے میں دشمن کو شکست ہوگی۔
مشکوۃ باب الکرامات فصل سوم	7- حضرت عمرؓ نے دوران خطبہ کشفی نظارہ دیکھ کر یاساریۃ الجبل فرماتے ہوئے ہدایات دیں۔
روح البیان جلد نمبر1 صفحہ 144 زیر آیت فاینما تولوا فثم وجہ اللہ	8- حضرت ابو حنیفہؒ رات کو یہ آواز سنتے' اے ابو حنیفہ تو نے میری خدمت کو خالص کیا۔ اور میری معرفت کو کمال تک پہنچایا اس لئے میں تجھے اور قیامت تک تیری سچی اتباع کرنے والوں کو بخش دوں گا۔
	9- تذکرہ اولیاء مصنفہ فرید الدین عطاء میں جن بزرگوں کے الہامات کو درج کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل ہیں۔
تذکرہ اولیاء	حضرت اویس قرنیؒ۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ۔ حضرت مالک بن دینارؒ۔ حضرت حبیب عجمیؒ۔ حضرت رابعہ بصریؒ۔ حضرت ابراہیم ادھمؒ۔ حضرت ذوالنون مصریؒ۔ حضرت بایزید بسطامیؒ۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ۔ حضرت محمد علی حکیم الترمذیؒ۔ حضرت عبداللہ حنیفؒ۔ حضرت جنید بغدادیؒ۔ ابوالحسن خرقانیؒ۔ حضرت ابوبکر شبلیؒ وغیرہ
	امام مہدی کو وحی ہوگی
	1- امام مہدی الہام کے ذریعہ شریعت کی باریکیاں سمجھ کے

مضمون	حوالہ
لوگوں تک پہنچائے گا۔	اسعاف الراغبین صفحہ 145
2- جبرائیل مہدی علیہ السلام پر وحی حقیقی لیکر نازل ہو گا۔	1- اسعاف الراغبین صفحہ 147
3- فبینما ھو کذ لک اذ اوحی اللہ الی عیسی بن مریم.....	صحیح مسلم کتاب الفتن فی ذکر الدجال
4- نعم یوحی الیہ وحی حقیقی کما فی حدیث مسلم	2- روح المعانی جلد 7 صفحہ 65
5- و یوحی الیہ فیعمل بالوحی بامر اللہ	النجم الثاقب جلد1 صفحہ 66
i- جاء نی آئل	حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ 103
ii- اس جگہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کا نام ائل رکھا ہے۔	i- ازالہ اوہام صفحہ 577 ii- النبوۃ فی الاسلام صفحہ 30
6- مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔	i- اربعین حصہ اول صفحہ 3 ii- تجلیات الٰہیہ صفحہ 24
7- ان جبرائیل لا ینزل الی الارض بعد موت النبی بے اصل ہے	اقتراب الساعۃ صفحہ 163
1- مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل نبی بنیانا.......	مسلم جلد 3 صفحہ 248
فرمایا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک ایسی عمارت کی ہے۔ جسے ہر لحاظ سے خوبصورت بنایا گیا۔ جس کے حسن پر لوگ تعجب کرتے ہوں۔ صرف اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہو۔ فرمایا وہ آخری اینٹ میں ہوں۔	2- بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبین جلد دوم صفحہ 384 3- مسند احمد بن حنبل جلد دوم صفحہ 398 حدیث 9168 عن ابی حریرہ 4- ترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبیؐ
ا- یفسرون خاتم النبیین باللبنۃ حتی اکملت البنیان و معناہ البنی الذی حصلت لہ النبوۃ الکاملۃ۔	مقدمہ ابن خلدون صفحہ 324
خاتم النبین کی تفسیر اس امت سے کرنا جس سے عمارت مکمل	

حوالہ	مضمون
	ہو گئی ہے سے مراد یہ ہے کہ وہ نبی آگیا جس کے وجود میں نبوت اپنی تمام تر وسعتوں اور رفعتوں کے ساتھ مکمل ہو گئی۔
فتح الباری باب خاتم النبین جلد 6 صفحہ 559 دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور	ب۔ حضرت علامہ ابن حجر فرماتے ہیں۔ اس حدیث میں شریعت کی تکمیل کی طرف اشارہ ہے۔
اکمال الاکمال شرح مسلم جلد 6 صفحہ 143	2 انا المقفی معناه المتبع للنبيين عليه السلام۔ آنحضور ﷺ کا ایک نام المقفی ہے۔ جس کا مطلب ہے وہ عظیم شخص جس کی اتباع انبیاء کریں۔
مشکوۃ جلد سوم باب اسماء النبی صفحہ 130 2- شمائل ترمذی باب فی اسماء رسول اللہ	3- د۔ انا العاقب و العاقب الذی لیس بعده نبی۔ فرمایا میرا نام العاقب ہے۔ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔
مرقاۃ جلد 5 صفحہ 576 حاشیہ مشکوۃ	i۔ لیس بعده نبی یہ کسی راوی یا صحابی کے الفاظ ہیں۔
شمائل ترمذی مجتبائی بین السطور	ii۔ هذا قول الزهری۔ لیس بعده نبی' یہ امام زھری کا قول ہے۔
مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائه	iii۔ انا العاقب الذی لیس بعده احد میں وہ عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نہیں
ترمذی ابواب الفتن باب لا تقوم الساعة حتی یخرج کذابون	4 سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلهم یزعم انه نبی انا خاتم الانبياء لا نبی بعدی۔ فرمایا میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ خیال کرے گا کہ وہ نبی ہے میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
1۔ شرح مسلم اکمال الاکمال جلد 7 صفحہ 458 2۔ فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ 232	ا۔ تیس دجالوں کی تعداد بہت پہلے پوری ہو چکی ہے۔

حوالہ	مضمون
3۔ مواهب اللدنیہ جلد 2 صفحہ 198	
انجح الکرامہ صفحہ 239	ب۔ تیس کا عدد بتاتا ہے کہ کوئی سچا بھی ظاہر ہو گا۔ ورنہ فرمایا جاتا کہ جو بھی دعویٰ کرے جھوٹا ہو گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم   وعلی عبدہ المسیح الموعود

ظہور امام مہدی علیہ السلام

مضمون	حوالہ
1- کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و اما مکم منکم۔ تمہارا کیا حال ہو گا جب تم میں ابن مریم نازل ہوں اور وہ تم میں تمہارے امام ہوں گے۔	بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم جلد ۲ صفحہ ۱۶۶۔ ii- صحیح مسلم بیان نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام حاکما۔
الف: "فیکم" اور "منکم" میں "کم" کے اول مخاطب صحابہ کرام ہیں جیسا کہ صحابہ میں نزول مسیح نہیں ہوا اس لئے اب صحابہ کی بجائے "کم" سے مراد امت مسلمہ ہے۔ اسی طرح ابن مریم سے بھی مراد مثیل ابن مریم ہو گا۔	
ب- "اما مکم" میں رفعی حالت خبر ہونے کی وجہ سے ہے اور "ھو" اس کا مبتداء محذوف ہے اور مطلب یہ ہے "وہ تم میں تمہارا امام ہو گا"۔	
ج- "نزول" کا لفظ آسمان سے نازل ہونے کے لئے نہیں بلکہ نزول کا لفظ قرآن مجید اور احادیث میں کسی چیز کی افادیت اور اہمیت کی وجہ سے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً	
i ان من شیء الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم۔	الحجر:۲۲
ii ینزل لکم من السماء رزقا	مومن:۱۴
iii انزل لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج	الزمر:۷
iv قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوا تکم وریشا	اعراف:۲۷
v وانزلنا الحدید فیہ باس شدید	الحدید:۲۶

مضمون	حوالہ
vi قد انزل الله اليكم ذكرا رسولا يتلوا عليكم ايت الله	الطلاق :۱۰، ۱۱
vii عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله فى اشهر الحج کہ ہم حج کے مہینوں میں آنحضور ﷺ کے ساتھ نکلے فنزلنا بسرف تو ہم سرف مقام پر ٹھہرے۔	بخاری کتاب الحج۔
viii وقالت فرقة نزول عيسى خروج رجل يشبه عيسى فى الفضل والشرف۔	خریدۃ العجائب صفحہ ۲۶۳۔
ix وجب نزوله فى آخر الزمان بتعلقه ببدن آخر	۱۔ تفسیر عرائس البیان جلد ۱ صفحہ ۲۶۲ ۲۔ غایت المقصود صفحہ ۲۱
2- يوشك من عاش منكم ان يلقى عيسى بن مريم اماما مهديا حكما عدلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية وتضع الحرب اوزارها۔	مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱ بروایت ابوھریرہؓ
ب يكسر الصليب يريد ابطال النصرانيت ويحكم بشرع الاسلام۔	بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۸۔
3- لا المهدى الا عيسى ابن مريم	۱۔ ابن ماجہ باب شدۃ الزمان، کنزل العمال جلد ۷ صفحہ ۱۵۶، تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۳۴ زیر عنوان عمر بن عبدالعزیز 99ھ
4- قال رسول الله صلى الله عليه وسلم...... كيف تهلك امة انا اولها واثنا عشر من بعدى من السعداء واولى الالباب والمسيح ابن مريم اخرها ولكن بين ذلك نطح والهرج ليسوا منى ولست منهم۔ وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کے شروع میں میں اور میرے بعد بارہ نیک اور عقلمند ہوں گے مسیح ابن مریم اس کے آخر میں ہوگا۔	اکمال الدین صفحہ ۲۶۳۔
5- ان القائم المهدى من نسل على اشبه الناس	

حوالہ	مضمون
بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۱۔	بعیسی بن مریم خلقا و خلقا۔ مہدی سیرت و صورت میں عیسیٰ بن مریم کی طرح ہو گا۔
1۔ اکمال الدین صفحہ ۲۸۱ المطبعۃ الحیدریہ النجف 2۔ تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام صفحہ ۲۲۹ نفیس اکیڈمی کراچی 3۔ الصراط السوی فی احوال المہدی صفحہ ۳۰۸	6۔ قال رسول الله صلى الله عليه و سلم المهدی من ولدی اسمه اسمی و كنيته كنيتی اشبه الناس بی خلقا و خلقا۔ مہدی میرا بیٹا ہو گا جس کی نام کنیت میری ہو گی اور سیرت اور صورت میں میرے مشابہ ہو گا۔
	علامات ظہور مہدی علیہ السلام فلکی علامات
تکویر: ۲	1۔ اذا الشمس كورت جب لوگ ہدایت کے سورج سے استفادہ کرنا چھوڑ دیں گے۔
احزاب: ۴۷	i۔ سراجا منیرا آنحضور ﷺ کو سورج قرار دیا گیا ہے۔
اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۰۶۔	ii۔ لا یخرج المهدی حتی تطلع من الشمس اية۔ مہدی نہیں آئے گا۔ جب تک سورج میں نشان ظاہر نہ ہو لے۔
القیامہ: ۸ تا ۱۱۔	2۔ خسف القمر و جمع الشمس و القمر۔
حکمۃ البالغۃ جلد اول صفحہ ۶۴۸ تا ۶۵۰	"قرآن مجید میں یہ تو نہیں فرمایا گیا کہ چاند گہن اور چاند سورج کا اجتماع ایک ہی آن میں ہو گا۔ بلکہ ان دونوں خبروں کو صرف عاطفہ واؤ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو صرف جمع کے لئے آتا ہے تو مطلب یہ ہوا کہ قیامت سے پہلے چاند سے گہن لگے گا اور چاند سورج اکٹھا کئے جائیں گے..... اکثروں کا یہ کہنا ہے کہ دونوں کو اکٹھا کیا جائے گا یعنی دونوں کی روشنی نہ رہے گی"۔
دار القطنی صفحہ ۱۸۸۔ الفتاوی الحدیثیہ صفحہ ۳۰ الطبعۃ الاولی ازھر مصر اقتراب الساعہ صفحہ ۱۰۶ مطبع مفید	i۔ انا لمهدينا ايتين تنكسف القمر لاول ليلة من رمضان و تنكسف الشمس فی النصف منه ولم تكونا منذ خلق الله السموت والارض۔

مضمون	حوالہ
	عام اگرہ
ii- سورج اور چاند تاریک ہو جائے گا۔	۱- متی ۳۰: ۲۴ ۲- یسعیاہ ۳۰-۹: ۱۳ ۳- یوئیل ۱۵: ۳ ۴- حزقیل ۷: ۳۲
iii- اہل نجوم کے نزدیک چاند کو ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو اور سورج کو ۲۷، ۲۸، ۲۹ تاریخ کو گرہن لگتا ہے۔	حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۴۔
iv- وھو قمر بعد ثلاث لیال الی اخر الشھر واما قبل ذالک ھو ھلال۔ تیسری رات کے بعد سے اخر مہینہ تک چاند کو قمر کہتے ہیں اس سے پہلے یعنی پہلی دوسری رات کے چاند کو ہلال کہا جاتا ہے۔	1- اقرب الموارد زیر لفظ القمر 2- حجج الکرامۃ صفحہ ۳۴۴ 3- مرقاۃ حاشیہ مشکوٰۃ صفحہ ۱۳۰۔ 4- منجد عربی صفحہ ۶۶۸۔
v- ۱۳۱۱ھ کے رمضان کی ۱۳ کو چاند کو اور ۲۸ کو سورج کو گرھن لگا۔	1- اخبار آزاد ۴- مئی ۱۸۹۴ء 2- سراج الاخبار ۱۱- جون ۱۸۹۴ء صفحہ ۶- 3- سول اینڈ ملٹری گزٹ۔ ۶- دسمبر ۱۸۹۴ء۔
ب۔ مولانا محمد لکھو کے والے نے علامات قیامت کہ اول ظہور محمد مہدی است کے تحت لکھتے ہیں۔	
تیرھویں چن ستیویں سورج گرہن ہوسی اس سال اندر ماہ رمضان لکھیا اک روایت والے	1- احوال آخرت صفحہ ۲۳ 2- احوال الاخرت کلاں صفحہ 51 3- آخری گت مطبوعہ مجتبائی۔
vi- فرمایا۔ میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔	تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۳۔
طلوع الکواکب المذنبۃ ذوالسنین ستارہ طلاع کرے گا۔	حجج الکرامۃ صفحہ ۳۴۵ ۲- اقتراب الساعۃ صفحہ ۶۷۔
دم دار ستارہ ۱۸۸۲ء میں ظاہر ہوا تھا۔	۱- جریدہ روزگار مدراس ستمبر ۱۸۸۸ء۔

مضمون	حوالہ
	۲۔حاشیہ چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۴۔
ری شہاب ثاقب ہوگی جیسا کہ آنحضور ﷺ کی پیدائش کے وقت ہوئی تھی۔	زرقانی جلد ا صفحہ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔
ستاروں کا ٹوٹنا۔	مرقس ۲۶۔ ۲۴: ۱۳
۲۷ اور ۲۸۔ نومبر ۱۸۸۸ء کوری شہب کا نظارہ ساری رات رہا۔	آئینہ کمالات اسلام صفحہ 110
مذہبی علامات	
1- اکثر اہل ارض رومی یعنی عیسائی ہوں گے۔	مسلم جلد ۲ باب الفتن۔
2- چوں جملہ علامات حاصل شود قوم نصاری غلبہ کنندہ بر ملک ہائے بسیار متصرف شوند۔	حج الکرامہ صفحہ ۳۴۴۔
بدء الاسلام غریبا و سیعود غریبا فطوبی للغرباء۔	ابن ماجہ کتاب الفتن باب بدء الاسلام غریبا۔
3- لایبقی من الاسلام الا اسمہ اسلام کا صرف نام اور قرآن تحریر کی شکل میں ہوگا۔ مسجدیں آباد مگر ہدایت سے خالی ہوں گی اور علماء بدترین مخلوق کا نقشہ پیش کر رہے ہوں گے	1- مشکوۃ کتاب العلم جلد اول فصل الثالث صفحہ ۳۸
	2- کنزل العمال جلد ۶ صفحہ ۴۳۔ 3- فروغ کافی جلد 3 کتاب الروضۃ حدیث الفقہاء
4- عن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افترقت الیھود علی احدی و سبعین فرقۃ فواحدہ فی الجنۃ و سبعون فی النار افترقت النصاری علی ثنتین و سبعین فرقۃ فاحدی و سبعون فی النار واحدہ فی الجنۃ ..... لتفترقن امتی علی ثلاث و سبعین فرقۃ واحدہ فی الجنۃ و ثنتان و سبعون فی النار قیل یا رسول اللہ من ھم؟ قال الجماعہ فرمایا یہودی 71 فرقوں میں بٹے تھے جن میں سے ایک جنتی اور ستر جہنمی تھے۔ عیسائی 72	1-ابن ماجۃ کتاب الفتن باب 17 حدیث نمبر3992 2- الجامع الترمذی ابواب الایمان باب افتراق ھذا الامۃ۔

مضمون	حوالہ
فرقے بنے 71 جہنمی اور ایک جنتی تھا۔.... تم 73 فرقوں میں تقسیم ہو جاؤ گے ایک جنتی اور 72 جہنمی ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ جنتی کون ہوں گے فرمایا وہ جماعت ہوگی۔	
i- علم باقی نہیں رہے گا۔ لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے ان سے دین کی باتیں پوچھیں گے اور وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔	1۔ مشکوۃ کتاب العلم جلد اول صفحہ ۳۳ 2۔ بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم۔
ii- تکون فی امتی فزعۃ فیصر الناس الی علماء ھم فاذاھم قردۃ و خنازیر علماء میں بندوں جیسی نقالی اور خنزیر جیسی خباثت ہوگی۔	کنزل العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۰
iii- پاکستان میں تقریباً ۵۰ ہزار امام مسجد ہیں جن میں سے ۳۶ ہزار تعلیم یافتہ اور گیارہ ہزار ان پڑھ ہیں۔	جنگ لاہور ۳۱۔ جنوری ۱۹۸۵ء
مسلمانان ہند کی شامت اعمال نے مدتہائے مدید سے جھوٹے پیروں اور جاہل مولویوں اور ریاکار زاہدوں کی صورت اختیار کر رکھی ہے جنہیں نہ خدا کا خوف ہے۔ نہ رسول کا پاس۔ نہ شرع کی شرم نہ عرف کا لحاظ۔ یہ ذی اثر با اقتدار طبقہ جس نے اپنے دام تزویر میں لاکھوں انسانوں کو پھنسا رکھا ہے۔ اسلام کے نام پر ایسی ایسی گھناؤنی حرکتوں کا مرتکب ہوتا ہے کہ ابلیس لعین کی پیشانی بھی عرق انفعال سے تر ہو ہو جاتی ہے۔	زمیندار ۱۴۔ اگست ۱۹۱۵ء۔
iv- میرا شمار خود مولویوں کی جماعت میں ہے اس لئے میں انکی حقیقت سے خوب واقف ہوں...... نہ وہ سیاست سے واقف ہیں۔ نہ ہی مذہب کی حقیقت سے آگاہ ہیں۔ فریب اور دجل کے ماہر ہیں اور اپنی اپنی اغراض کے بندے ہیں۔	زمیندار ۱۵۔ اپریل ۱۹۲۹ء۔
v- "اگر تم یہود کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہو تو پھر ان علماء کو دیکھ لو جو	

مضمون	حوالہ
آج کل علماء سوء ہیں"۔	الفوز الکبیر باب اول صفحہ ۱۰۔
vi- افسوس کہ علماء (الا ماشاء اللہ) خود اسلام کی حقیقی روح سے خالی ہو چکے تھے"	تنقیحات اسلام اور مغربی تہذیب کا تصادم صفحہ ۷۲ از مودودی صاحب
4- اتخذا متک قبورھم مساجد قبر پرستی ہوگی۔	بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۔
5- بہت سے لوگ دجال کی پیروی اختیار کرلیں گے۔	ترمذی ابواب الفتن باب فی فتنہ الدجال۔
6- حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ لوگ زکوٰۃ کو تاوان سمجھیں گے۔	حجج الکرامہ صفحہ ۲۹۸۔
7- نماز ترک ہو جائے گی۔	حجج الکرامہ صفحہ ۲۲۔
8- لا یبقی من القران الا رسمہ قرآن اٹھ جائے گا۔	مشکوٰۃ کتاب العلم فصل سوم صفحہ 76
9- حضرت ابن عباس کی روایت ہے بے توجہی کے باوجود ظاہری سنگھار اور زری کے غلاف قرآن مجید پر چڑھائیں گے۔	
10- لا تقوم الساعۃ حتی لا یحج البیت حج کی عبادت روکی جائے گی۔	کنز العمال جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۔
ii- ۱۸۹۹ء اور ۱۹۰۰ء میں بوجہ شدت بیماری حج ادا نہ کیا گیا۔	حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۸۔
11- امانت اٹھالی جائے گی۔	ترمذی ابواب الفتن باب فی رفع الامانۃ۔
اخلاقی علامات	
1- فحش اور تفحش بڑھ جائے گی۔	حجج الکرامہ صفحہ 298۔
2- حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ ولد الزنا کثرت سے ہوں گے۔	مسلم کتاب۔ الفتن بحوالہ حجج الکرامہ صفحہ 298
3- یشرب الخمر شراب کثرت سے پی جائے گی۔	مسلم کتاب الفتن
4- سڑکوں اور راستوں پر شراب کی دوکانیں ہوں گی۔	دعوۃ الامیر۔
۵- جوئے کی کثرت ہوگی۔	

مضمون	حوالہ
6- لڑکا باپ کا نافرمان اور دوست کا وفادار ہو گا۔	دعوۃ الامیر صفحہ ۸۰۔
7- قتل و غارت فتنے انتہا پر ہوں گے۔	ینابیع المودہ جلد 3 صفحہ 165 باب الرابع التسعون

علمی حالت

مضمون	حوالہ
1- یرفع العلم و یظہر الجہل - جہالت بڑھ جائے گی۔	ترمذی ابواب الفتن باب فی الشراط الساعۃ
2- آخری زمانہ میں دینی اغراض کے علاوہ اور اغراض کی خاطر علم حاصل کیا جائے گا۔	
3- دولت کی وجہ لوگوں کی عزت ہوگی نہ کہ علم کی وجہ سے۔	اقتراب الساعۃ صفحہ ۴۰
4- اذا الصحف نشرت پریس کا زمانہ ہو گا۔	تکویر ۱۳۔
5- اذا السماء کشطت خلائی تحقیقات کی جائیں گی۔	تکویر ۱۴۔
6- فیرمون بنشابهم الی السماء راکٹ بھیجیں گے۔	ترمذی ابواب الفتن جلد ۲ باب ماجاء فی فتنۃ الدجال
7- ...... یقبض العلم بقبض العلماء حتی لم یبق عالم اتخذ الناس رئوسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم۔ علم علماء ربانی کی وفات کی وجہ سے نابود ہو جائے گا لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے جو انہیں بغیر علیم کے فتوے دیں گے۔	بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم۔

نئی سواریاں نکل آئیں گی

مضمون	حوالہ
1- واذا العشار عطلت اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی۔	تکویر :۵
2- لیترکن القلاص فلا یسعی علیہا گابھن اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی ان پر سواری نہ کی جائے گی۔	صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ۔
3- وخلقنا لهم من مثله ما یرکبون۔ ہم ایسی ہی اور سواریاں پیدا کر دیں گے۔	یٰسین :۴۲
۴ یخرج الدجال علی حمار اقمر مابین اذنیه	

مضمون	حوالہ
سبعون باعا۔ دجال ایسے گدھے پر سوار ہوگا جس کی پیشانی پر چاند ہوگا اور دونوں کانوں کا فاصلہ ۷۰ ہاتھ۔	مشکوٰۃ کتاب الفتن
5- وفی روایة اذن حمار الدجال لتظل سبعین الفا دجال کے گدھے کے کان ۷۰ ہزار پر سایہ کریں گے۔	در منشور جلد ۵ صفحہ ۳۵۵۔
مابین حافر حمارہ الی حافر الاخر مسیرة یوم و لیلة۔ اس کے دو قدموں کے درمیان دن رات کے سفر کے برابر فاصلہ ہوگا۔	کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۹۸۔
6- کل خطوة خطاۃ ثلثة ایام و تطوی له الارض حتی یستبق الشمس اذا طلعت الی مغربها یخوض البحر بحمارہ۔ جب دجال کا گدھا قدم اٹھائے گا تو ہر قدم تین دن کے سفر کے برابر ہوگا۔ زمین لپیٹ دی جائے گی۔ مغرب کی طرف جاتے ہوئے وہ سورج سے آگے نکل جائے گا۔ دجال گدھے سمیت سمندر میں غوطے لگائے گا۔	۱- معجم المہدی جلد ۲ صفحہ ۸۳ ۲- در منشور جلد نمبر ۲ صفحہ ۸۳
7- امامه جبل دخان۔ گدھے کے آگے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا۔	کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۹۸۔
8- ذوات السروج و الفروج اس میں روشنیاں اور کھڑکیاں ہوں گی۔	بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۳
9- ان معه جبل خبز و نهر ماء۔ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔	بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال
10- .....معه ماء و نار فمن دخل نهره حطة اجره.... اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی جو اس کی نہر میں داخل ہوا اس کا اجر ختم ہو جائے گا۔	مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۴۰۳۔
خروج الدجال	
1- مامن نبی الا انذر قومه الدجال ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے آگاہ کیا ہے میں بھی تمہیں ڈراتا ہوں۔	1- کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۵۔ 2- ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی الدجال 3- ابو داؤد کتاب الملاحم۔

مضمون	حوالہ
2- الا ان المسیح الدجال اعور العین الیمنی کانه عینه عنبة طافئة- دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا- جو پھٹے ہوئے انگور کی طرح ہوگی-	صحیح مسلم کتاب الفتن جاب فی ذکر الدجال-
3- دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک- ف- ر لکھا ہوگا- جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ پڑھ لے گا-	مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۳۸
4- فمن ادرکه منکم فلیقرا علیه فواتح سورة الکهف تم میں سے جو شخص بھی دجال کو ملے وہ سورة الکھف کی ابتدائی آیات پڑھے یہ ان کے فتنے سے تمہیں محفوظ رکھے گی-	مشکوٰة کتاب الفتن باب فی ذکر الدجال صفحہ ۳۴ اور سنن ابوداؤد کتاب الملاحم
5- لفظ دجال کے لغوی معنی ہیں ۱- کذاب ۲- ڈھانپ لینے والی چیز ۳- سیروسیاحت کرنے والا ۴- بڑا مالدار اور خزانوں کا مالک ۵- سونا ۶- ایسا گروہ جو اپنی کثرت سے زمین کو ڈھانپ لے ۷- ایسا تاجر جو ہر ایک جگہ سے دوسری جگہ مال لئے پھرے-	تاج العروس زیر لفظ دجال
6- دجال کو ایک صحابی رسول نے خواب میں گرجا میں جکڑا ہوا دیکھا اور حضور ﷺ کو وہ خواب سنائی-	صحیح مسلم کتاب الفتن باب خروج الدجال و مکثه فی الارض

طاعون کا نشان

مضمون	حوالہ
1- اخرجنا لهم دابة من الارض تکلمهم	نمل: ۸۳
2- ....فیرسل اله علیهم النغف فی رقابهم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدة- خدا تعالیٰ ان کی گردنوں میں پھوڑا نکالے گا جس سے وہ ایک شخص کی موت کی طرح اکٹھے مرجائیں گے-	صحیح مسلم کتاب الفتن باب فی الذکر الدجال-
3- نغف کے معنے طاعون اور پھوڑا کے ہیں-	عربی ڈکشنری مصنفہ Lane
4- خدا تعالیٰ ان پر موت احمر اور موت ابیض قائم کرے گا- موت ابیض طاعون ہے-	بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۶
5- امام باقر فرماتے ہیں امام حسینؓ کے نزدیک تکلم کے معنے	

حوالہ	مضمون
بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۲ باب الرجعۃ	کاٹنے کے ہیں۔
۱۔ اکمال الدین صفحہ ۳۴۸ ۲۔ الصراط السوی ترجمہ عقائد توریش صفحہ ۲۲۵ ۳۔ ابن کثیر سورۃ نمل آیت ۸۲	6- مہدی کے زمانہ میں طاعون ظاہر ہوگی۔
	مواصلات علامت
ینابیع المودۃ جلد ۳ صفحہ ۹۰ باب الثالث السبعون	1- حضرت علی نے فرمایا جب امام موعود آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اہل مشرق و مغرب کو جمع کردے گا۔
المھدی الموعود المنتظر عند علماء اھل السنۃ والا مامیۃ صفحہ ۲۸۴	2- حضرت امام باقر نے فرمایا امام مہدی کے نام پر ایک منادی کرنے والا آسمان سے منادی کرے گا اس کی آواز مشرق میں بسنے والوں کو بھی پہنچے گی اور مغرب میں رہنے والوں کو بھی یہاں تک کہ ہر سونے والا جاگ اٹھے گا۔
مہدی موعود ترجمہ بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۹۷۹ زیر عنوان علامات امام الزمان	3- امام جعفر صادق فرماتے ہیں ہمارے امام قائم جب مبعوث ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ کے کانوں کو شنوائی اور آنکھوں کی بینائی کو بڑھادے گا یہاں تک کہ یوں محسوس ہوگا کہ امام قائم اور ان کے درمیان کا فاصلہ ایک مرید یعنی سٹیشن کے برابر رہ گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ ان سے بات کریں گے تو انہیں سنیں گے اور ساتھ دیکھیں گے جبکہ وہ امام اپنی جگہ پر ہی ٹھہرا رہے گا۔
نجم الثاقب صفحہ ۱۰۱ از میرزا حسین نوری	۱- مومن امام مہدی کے زمانہ میں مشرق میں ہوگا اور اپنے اس بھائی کو دیکھ لے گا جو مغرب میں ہے اور جو مغرب میں ہوگا وہ اپنے بھائی کو جو مشرق میں ہوگا دیکھ لے گا۔
ترجمہ قیامت نامہ صفحہ ۴	4- حضرت شاہ رفیع الدین صاحب فرماتے ہیں بیعت کے وقت آسمان سے ان الفاظ میں آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور یہ آواز اس جگہ کے خاص و عام سنیں گے۔
	5- امام مہدی کے زمانہ میں اس کے ماننے والوں کی قوت سامعہ اور

مضمون	حوالہ
باصرہ اتنی تیز کردی جائے گی کہ اگر متبعین ایک ملک میں ہوں گے اور امام دوسرے ملک میں تو وہ امام کو دیکھ لیں گے اس کا کلام سن سکیں گے اور اس سے آزادی سے بات چیت کر سکیں گے۔	تحذیر المسلمین صفحہ ۷۰
6- نواب نور الحسن صاحب فرماتے ہیں ایک عام ندا ہوگی جو دوسری زمین والوں کو پہنچے گی ہر زبان والا اپنی زبان میں اس کو سنے گا۔	اقتراب الساعہ صفحہ ٦٧
متفرق علامات	
1- واذاالوحوش حشرت چڑیا گھر بنائے جائیں گے۔	تکویر:٦
2- واذاالبحار سجرت بند باندھ کر نہریں نکالی جائیں گی۔	تکویر:۷
3- واذاالنفوس زوجت باہمی رابطہ بڑھادیئے جائیں گے۔	تکویر:۸
4- از علامات واقعہ وقوع زلزلہ وطاعون شدید است زلزلے آئیں گے۔	کفایۃ الموحدین جز ۳ صفحہ ۴۱۲
5- یهلک الله فی زمانه الملل کلها الا اسلام اس کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام ملتوں کو اللہ تعالیٰ ہلاک کر دیگا	ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال۔
6- عورتیں باوجود لباس کے ننگے بدن ہوں گی۔	مسند احمد بروایت ابن عمر
7- عورتیں اونٹ کے کوہان کی طرح بال رکھیں گی۔	مسند احمد بروایت ابن عمر
8- اول اشراط الساعة نار تحشر الناس من المشرق الی المغرب۔ ایک آگ لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف دھکیلے گی۔	بخاری
جاوا سماٹرا میں آگ لگی جو مشرق سے شروع ہوئی اور مغرب کی طرف پھیلتی چلی گئی۔	اقتراب الساعۃ صفحہ ٦٧
9- عرب کا ریگستان سرسبز و شاداب ہو جائے گا۔	ینابیع المودہ صفحہ ۴۳۰
10- قبر پرستی عام ہو جائے گی۔	بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲٦
11- شعرو شاعری کا رواج ہو گا۔	بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲٦

مضمون	حوالہ
12- قتل و غارت، ظلم، ڈاکے اور فتنے بڑھ جائیں گے۔	ینابیع المودہ صفحہ ۴۳۱
13- مسلمان یہودیوں کے نقش قدم پر چلیں گے۔ اور 73 فرقوں میں بٹ جائیں گے۔	۱- بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب و السنۃ ۲- ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامہ
ظہور مہدی کی علامات پوری ہو چکی ہیں	
1- "اب ۱۲۷۴ھ ہے کہ یہ تمام نشانیاں بکمال پوری ہو چکی ہیں بلکہ کئی درجہ زیادہ"۔	نور الانوار صفحہ ۱۳۹۔
2- اشاعۃ میں ہی ہے۔ موجودۃ وھی التزید یوما فیوما وقد کادت ان تبلغ الغایۃ او قد بلغت یہ بات تو ۱۲۷۶ء میں کہی تھی اب ۱۳۰۱ھ میں رہی سہی نشانیاں بھی ظاہر ہو گئیں۔	اقتراب الساعۃ صفحہ ۵۴۔
3- "اس میں کوئی شک نہیں جو آثار اور نشانات مقدس کتابوں میں مہدی آخر الزمان کے بیان کئے گئے ہیں وہ آج کل ہم کو روز روشن کی طرح صاف نظر آ رہے ہیں"۔	امام مہدی کے انصار اور ان کے فرائض صفحہ ۳، ۱۹۱۲ء
4- وہ وقت قریب ہے جو مہدی اور عیسیٰؑ کا ظہور ہو کیونکہ علامات صغریٰ سب وقوع میں آ گئی ہیں۔	حجج الکرامۃ صفحہ ۱۹۵۔
ظہور مہدی کا زمانہ	
1- گمراہی کو پھیلنے پر ایک ہزار کا عرصہ لگتا ہے۔ یدبر الامر من السماء الی الارض	السجدہ :۶
2- خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ...... فرمایا میری صدی سب سے بہتر اور بعد کی دو صدیاں اس سے کم ہوں گی۔ ۳۰۰ سال کے بعد جھوٹ پھیلے گا۔	۱- ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی القرن الثالث۔ ۲- الجامع الصغیر الجز الثانی صفحہ ۸
3- لو کان الایمان معلقا عند الثریا لنالہ رجل من ہولاء۔ یعنی ایمان اٹھ جانے کے بعد مہدی کا ظہور ہو گا۔	بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ اور تفسیر الصافی سورہ الجمعہ

مضمون	حوالہ
4- اذا مضت الف وماتان و اربعون سنة يبعث الله المهدی جب ۱۲۴۰ سال گزر جائیں گے خدا تعالیٰ مہدی کو بھیج دے گا۔	النجم ثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۰۹ (ابو الحسنات محمد عبد الغفور صاحب)
5- الایات بعد ماتین ظہور مہدی کی علامات دو سو سال بعد ظاہر ہوں گی۔	ابن ماجہ جلد دوم کتاب الفتن باب الایات۔
i- ویحتمل ان یکون اللام للعهدای بعد الماتین بعد الالف وهو وقت ظهور المهدی۔ ممکن ہے کہ الف لام عہد کا ہو۔ اور مراد یہ ہے کہ ایک ہزار سال کے بعد دو سو سال اور وہ وقت ظہور مہدی کا ہے۔	۱- مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ (مکتبہ امدادیہ ملتان)، ۱۱- حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۳۔
ii- مولده ليلة النصف من شعبان سنة خمسين و ماتين بعد الالف۔ یعنی ۱۲۵۰ھ میں نصف شعبان میں پیدا ہوں گے۔	ینابیع المودہ صفحہ ۱۱۳ حصہ سوم باب79-2- نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی۔
6 انا ارسلنا اليكم رسولا شاهدا عليكم كما ارسلنا الى فرعون رسولا سلسلہ موسویہ سے مماثلت میں مسیح محمدی چودھویں صدی ہی میں ظاہر ہو گا۔	المزمل: ۱۶
7- ان الله يبعث لهذه الامة على راس كل مائة سنة من يجدد لها دينها۔	۱- ابوداؤد کتاب الملاحم باب مایذکر فی قرن المائۃ، حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۵ تا ۱۳۹، مجالس الابرار صفحہ ۳۸۶، نجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۹، اصول کافی صفحہ ۶۹۳ زیر عنوان خاتمۃ الطبع
۸ ـ در سن "غاشی" ہجری دو قرآن خواہد بود از پئے مہدی و دجال نشان خواہد بود یعنی ۱۳۱۱ھ میں دو نشان ظاہر ہوں گے جو مہدی کی سچائی کا ثبوت ہوں گے۔	شیخ عبدالعزیز بہاروی ملتانی۔ ملتانی۔
9- علمني ربي جل جلاله ان القيامة قد اقتربت و المهدی تهياء للخروج مہدی کا ظہور ہوا ہی چاہتا ہے۔	التفہیمات الٰہیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۰ تفہیم نمبر ۱۴۶
10- ۱۳۰۰ ہجری میں ملک، بادشاہت، ملت و دین میں انقلاب	

حوالہ	مضمون
نور الانوار صفحہ ۲۱۵-	آجائے گا-
رسالہ برہان نومبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۴۷-	11- اثنا عشری کے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انیسویں صدی کا آغاز ہی امام مہدی کا زمانہ خروج ہے-
ترجمان وہابیہ صفحہ ۴۲	12- ۱۸۸۴ء سے چودھویں شروع ہوگی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام و ظہور المہدی و خروج دجال اول صدی میں ہوگا-
النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۲۳-	13- البتہ زمانہ بعثت مہدی کا یہی ہے-
حجج الکرامتہ صفحہ ۳۹۴-	14- گویندہ شاہ ولی اللہ محدث دھلوی تاریخ ظہور او در لفظ چراغ دین یافتہ بحساب جمل عدد وے یکہزار دو صد شصت وہشت مہدی کی تاریخ ظہور چراغ دین یعنی ۱۲۶۸ھ میں ہے-
۱- اربعین فی احوال المہدیین، تحفہ اثنا عشریہ-	15- ۱۳۰۰ ہجری کے بعد مہدی کا انتظار چاہے اور شروع صدی میں حضرت کی پیدائش ہے-
اشاعتہ السنہ جلد ۶ صفحہ ۶۱-	16- ظہور عیسیٰ و مہدی چودھویں صدی میں ہوگا-
مہدی کے انصار اور ان کے فرائض صفحہ ۲۸-	17- آفتاب مہدویت اس قدر طلوع کے قریب آگیا ہے کہ اس کی کرنیں نظر آنے لگی ہیں-
گرنتھ تنگ محلہ صفحہ ۷-۱۳	18- آون اٹھترے جاون ستانوے ہور بھی اٹھسی مرد کا چیلا" یعنی ۱۸۷۸ سے ۱۸۹۷ تک بمطابق ۱۸۲۱ء سے ۱۸۴۰ء تک کا درمیانی عرصہ وہ ہے جب ایک خاص مرد کا چیلا ظاہر ہوگا-
جنم ساکھی بھائی بالا والی وڈی ساکھی صفحہ ۲۵۱ مفید عام پریس گلاب سنگھ صفحہ ۲۱۱ شائع کردہ پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ	19- "تاں مردانے پچھیا گوروجی بھگت کبیر جیہا کوئی ہور بھی ہویا اے" سری گورو نانک جی آکھیا مردانے آ" "اک جٹیٹا ہوسی- پر اساں توں پچھے سو برس توں بعد ہوسی-
تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۴-	20- بہت سے اہل کشف مسلمانوں میں سے جن کا شمار ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہوگا...... بالاتفاق کہہ گئے ہیں کہ مسیح موعود کا ظہور چودھویں صدی کے سرے ہرگز تجاوز نہ کرے گا .... ممکن نہیں وہ سب جھوٹے ہوں-
نشان آسمانی-	21- عیسیٰ جو آنے والا تھا وہ پیدا ہوگیا ہے- (گلاب شاہ جمال پور)

مضمون	حوالہ
22- "ایک نور آسمان سے قادیان کی طرف نازل ہوا۔ مگر افسوس میری اولاد اس سے محروم ہو گئی"۔ (حضرت مولوی عبد اللہ غزنوی)	ازالہ اوہام صفحہ ۴۹۷۔
مسیح موعود اور امام مہدی کا علاقہ	
1- اذ بعث الله المسيح ابن مريم عليه السلام ينزل عند المنارة البيضاء شرقی دمشق۔ مسیح موعود کا وطن دمشق سے مشرق میں ہو گا۔	صحیح مسلم مترجم کتاب الفتن واشراط الساعۃ صفحہ ۴۵۹۔
2- عصابة تغزو الهند وهی تكون مع المهدی اسمه احمد ۔ ایک جماعت ہندوستان میں امام مہدی کے ساتھ مل کر جہاد کرے گی۔ امام مہدی کا نام احمد ہو گا۔	1- النجم الثاقب حصہ دوم صفحہ ۱۳۴ (محمد عبد الغفور مطبع احمدی پٹنہ)ii- الفتاوی الحدیثیہ صفحہ ۳۸
3- يخرج الناس من المشرق فيوطنون للمهدی يعنی سلطانه ۔ مشرق میں لوگ امام مہدی کے لئے راہ ہموار کریں گے۔	ابن ماجہ باب خروج المہدی۔
4- يخرج المهدی من قرية يقال لها كدعة و يصدقه الله يجمع اصحابه من اقصى البلاد على عدة اهل بدر بثلاث مائة و ثلاثة عشر رجلا معه صحيفة مختومة فيها عدد اصحابه باسمائهم و بلادهم و خلالهم۔ مہدی ایک ایسی بستی سے ظاہر ہو گا جسے کدعہ کہتے ہوں گے۔ اہل بدر کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ اس کے ساتھیوں کے نام مع پتہ جات ایک رجسٹر میں درج ہوں گے۔ یہ سب عجمی ہوں گے۔	1- جواہر الاسرار صفحہ ۵۷- (شیخ حمزہ بن علی طوسی) 4- الفتاوى الحديثية صفحة ۳۹، ۴۲-2- ارشادات فریدی جلد ۳ صفحہ ۷۹۔ 3- بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹ 4- ینابیع المودة جلد ۳ صفحہ ۱۱۰ باب الثامن والسبون
5- امام مہدی کی زبان ہندوستانی ہو گی۔	شرح اصول کافی کتاب الحجہ باب مولد صاحب الزمان فی القصہ سعید

حوالہ	مضمون
عاقم السندی صفحہ ۲۳۶	
	## امام مہدی کا حلیہ
بخاری کتاب بدء الخلق حدیث نمبر ۶۵۹	1- ....وارانی الليلة عندا لكعبة فی المنام فاذا رجل ادم كاحسن ما يری من ادم الرجال تضرب لمته بين منكبيه رجل الشعر يقطر راسه ماء واضعا يديه علی منكبی رجلين .... رنگ گندمی اور بال سیدھے۔
سنن ابوداؤد کتاب المہدی 2- کفایہ الطالب فی مناقب علی بن طالب اور مشکوۃ جلد سوم علامات قیامت کا بیان۔	2- عن ابی سعيد خدری...... المهدی منی اجلی الجبهة اقنی الانف- مہدی کی پیشانی روشن اور ناک اونچی ہوگی۔
لوائح الانوار السمتہ سواطع الاسرار۔	3- فی خده الايمن خال اسود دائیں رخسار پر کالا تل ہوگا۔
فصوص الحکم صفحہ ۳۲ جز دوم آخر	4- تولد معه اخت اس کے ساتھ اس کی بہن پیدا ہوگی۔
بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۶	5- وهو ذو الاسمين ...... يظهر فی اخر الزمان وعلی راسه عمامة- امام مہدی کے دو نام ہوں گے.... جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا اور اس کے سر پر پگڑی ہوگی۔
	## امام مہدی کا نام
الصف :۷	1- ......مبشرا برسول ياتی من بعدی اسمه احمد
۱- الفتاوی الحدیثیہ صفحہ ۳۸۔ ۲- اقتراب الساعۃ صفحہ ۶۶۔ ۳- النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۱۳۴۔	2- فانه المهدی اسمه احمد بن عبدالله-
بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۷ تا ۹۔	3- مہدی کا نام مرکب ہوگا- اس کا نام احمد بھی ہوگا اور غلام بھی، محمود بھی اور عیسیٰ مسیح بھی۔
	4- شیخ طوسی نے حذیفہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ حضرت ﷺ نے مہدی کا ذکر کیا..... نام اس کا احمد ہے اور عبداللہ اور مہدی بھی حضرت

مضمون	حوالہ
کے نام ہیں	الصراط السوی فی احوال المہدی باب پنجم صفحہ ۴۴۴۔
5- ا۔ح۔م۔د۔ی خوانم۔ نام ان نامدار ے بینم	الاربعین فی احوال المہدیین صفحہ ۳ (از حضرت شاہ اسماعیل) کلکتہ
6- علی حیدر راوہا پیارا ابن احمد بن کے وت آیا۔	کمل ابیات علی حیدر صفحہ ۷۸ مرتبہ ملک فضل الدین پرنٹنگ پریس لاہور بار پنجم۔
7- میرا نام احمد ہے۔	سر الخلافہ صفحہ ۲۷۔
مہدی علیہ السلام کا انتظار	
ا- آنے والے آزمانے کی امامت کے لئے مضطرب ہیں تیرے شیدائی زیارت کے لئے اٹھ دکھا گم گشتہ راہوں کو صراط مستقیم اک زمانہ کو ہے میر کارواں کا انتظار	(زمیندار ۹۔ مارچ ۱۹۵۳ء)
2- ابوالاعلیٰ مودودی صاحب	
"عقل چاہتی ہے اور فطرت مطالبہ کرتی ہے دنیا کے حالات کی رفتار متقاضی ہے کہ ایسا لیڈر پیدا ہو۔ خواہ اس دور میں پیدا ہو یا زمانے کی ہزار گردشوں کے بعد پیدا ہو۔ اس کا نام الامام المہدی ہے جس کے بارے میں پیشگوئیاں نبی کے کلام میں موجود ہیں"۔	تجدید واحیاء دین صفحہ ۳۱
ii- "اکثر لوگ اقامت دین کے لئے کسی مرد کامل کو ڈھونڈتے ہیں جو ان میں سے ایک ایک کے تصور کمال کا مجسمہ ہو۔ دوسرے الفاظ میں یہ لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں۔	ترجمان القرآن دسمبر ۱۹۴۲ء۔
3- مولوی سید سبطین صاحب	
بیا اے امام ہدایت شعار کہ بگذشت از حد غم از انتظار	1- الصراط السوی صفحہ ۳۶۷۔ 2- غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۸۴۔

حوالہ	مضمون
الامان ۲۳۔ اگست ۱۹۳۰ء۔	4- "بیسویں صدی میں سوشل زوال اور پولیٹیکل گراوٹ انتہائی حالت کو پہنچ گیا ہے اگر بھگوت گیتا میں بھگوان کا وعدہ سچا ہے تو اوتار کی سب سے زیادہ ضرورت آج کل ہے۔ اے بھگوان کرشن آؤ' جنم لو' دنیا سے ناپاکی دور کرو' دھرم پھیلا۔
	5- جے۔ ایم میور عیسائی سکالر لکھتا ہے۔
کتاب علم الاخلاق اور تعلیم صفحہ ۹۔	"ہمیں سچے نجات دہندہ کی ضرورت ہے ہاں ایسے نجات دھندہ کی جو ہمیں ان بیڑیوں سے آزاد کردے کہ جس میں ہم بچپن سے ہی جکڑے جاتے ہیں۔
	6- جناب تصور ڈرامسٹ لدھیانوی ہندو شاعر لکھتا ہے۔
پرتاب کرشن نمبر ۲۰۔ اگست ۱۹۲۷ء صفحہ ۴۔	خواہش ہے تیری دید کی ہر جان نثار کو روز ہے تلاش تیری دل بے قرار کو بس انتظار اب نہ اے موھن دکھائے تیرا ہی واسطہ تجھے دیتا ہوں آیئے۔ مدت ہوئی دیدہ و دل وا کئے ہوئے اور اک فقط تمہاری تمنا لئے ہوئے۔
	7- پریتم ضیائی نے لکھا
اخبار ویر بھارت لاہور کرشن نمبر اگست ۱۹۳۷ء صفحہ ۲۹۔ (اخبار ہندو ۱۷۔ اپریل ۱۹۳۰ء)	نہ کلنک اوتار آ آ اے امام دو جہاں منتظر ہیں ہم کہ اب ہوتا ہے کہ کب تیرا ظہور تو مسلمانوں کا مہدی' نصاری کا مسیح تو شہ سکان پستی تو شہنشاہ طیور۔ کہتا یہ اس بندہ نواز دو جہاں سے اے نند کے لخت جگر اے بانسری والے وعدہ پہ تیرے زندہ ہیں اب تک تیرے شیدا کیا دیر ہے اغوش محبت میں بٹھالے۔ ورنہ تیری امت کا ٹھکانہ نہ ملے گا انے کا تجھے کوئی بہانہ نہ ملے گا۔

مضمون	حوالہ
دین احمد کا زمانہ سے مٹا جاتا ہے نام قہر ہے اے میرے اللہ! یہ ہوتا کیا ہے کس لئے مہدی برحق نہیں ظاہر ہوتے دیر عیسیٰ کے اترنے میں خدایا کیا ہے عالم الغیب ہے آئینہ ہے تجھ پر سب حال کیا کہوں ملت اسلام کا نقشہ کیا ہے۔	الحق الصریح فی حیاۃ المسیح صفحہ ۱۳۳ مولفہ مولوی محمد بشیر سہسوانی
10- خدارا ایسی بے بسی اور نازک حالت میں اپنے نام لیواؤں پر رحم کرتے ہوئے امام آخر الزمان کو جلد بھیجئے تاکہ ضعیف الایمان امت کے ایمان اور ایقان میں پھر بالیدگی کی روح پیدا ہو۔	"خون حرمین"
بیا اے امام ہدایت شعار کہ بگذشت حد از غم انتظار۔ زروئے ہمایوں بیفگن حجاب عیاں ساز رخسار چوں آفتاب بیروں آے از منزل اختفاء نمایاں کن آثار مہر و وفا	غایۃ المقصود جلد دوم صفحہ ۸۴
11- اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اسکے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا ہے......	ازالہ اوہام صفحہ ۱۰۴- روحانی خزائن نمبر ۳ صفحہ ۱۰۴
امام مہدی کی مخالفت ہوگی 1- حضرت ابن العربی	
1- جب امام مہدی دنیا میں ظاہر ہوگا تو علمائے ظاہر سے بڑھ کر ان کا کوئی کھلا دشمن نہیں ہوگا کیونکہ مہدی کی وجہ سے ان کا اثر و رسوخ جاتا رہے گا۔	فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 366
2- حضرت مجدد الف ثانی "علماء ظواہر مہدی کے مجتہدات کا جو وہ نہایت باریک بینی سے اخذ کرے گا۔ انکار کردیں گے اور انہیں کتاب و سنت کا	

حوالہ	مضمون
مکتوبات ربانی حصہ ہفتم دفتر دوم صفحہ ۳۲۔	مخالف سمجھیں گے۔
	3۔ محمد قاسم نانوتوی
قاسم العلوم صفحہ ۱۱۵	امام مہدی علیہ السلام چونکہ سراپا کلام اللہ کے موافق ہوں گے اس لئے کروڑوں لوگ مہدی سے روگردانی کریں گے۔
انوار النجوم صفحہ ۱۰۰۔	ii۔ امام مہدی جو اتباع سنت محمد ﷺ کے تبلیغی مشن پر آئیں گے وہی کچھ فرمائیں گے جو اہل سنت والجماعت کے عقائد صحیحہ میں موجود ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ مسلمانوں کا کوئی خاص فرقہ ان کو اپنے ڈھپ کا نہ پاکر یہودیوں کی طرح جو پیغمبر آخر الزمان کے انتظار میں تھے اور پھر ان سے برگشتہ ہو گئے تھے ایسے ہی وہ فرقہ امام مہدی سے برگشتہ ہو جائے۔
	4۔ نواب صدیق حسن خان صاحب
حج الکرامہ صفحہ ۳۶۳۔	"چونکہ مہدی علیہ السلام سنت کے احیاء اور بدعت کے انسداد کے لئے جہاد کریں گے علماء وقت جو فقہاء کی تقلید اور مشائخ اور اپنے باپ دادوں کی پیروی کے عادی ہوں گے کہیں گے کہ یہ شخص دین اور ملت کی بنیادوں کو برباد کرنے والا ہے اور اس کی مخالفت پر اٹھ کھڑے ہوں گے اور اپنی عادت کے مطابق اس کی تکفیر اور گمراہی کے فتوے جاری کریں گے۔
	5۔ مولوی عبدالغفور
النجم الثاقب جلد اول صفحہ ۸۶۔	"مہدی اپنے احکام' فیصلوں میں علماء زمانہ کے خیالات کی مخالفت کرے گا۔ جس سے وہ ناراض ہو جائیں گے"۔
	نور الحسن خان
اقتراب الساعۃ صفحہ ۲۲۴۔	اگر امام مہدی آگئے تو سارے مقلد بھائی ان کے جانی دشمن بن جائیں گے ان کے قتل کی فکر میں ہوں گے کہیں گے یہ دشمن تو ہمارے دین کو بگاڑتا ہے"۔

حوالہ	مضمون
	سید محمد سبطین السرسوی
الصراط السوی فی احوال المہدی صفحہ ۵۰۷۔	علماء اس کے قتل کے فتوے دیں گے اور بعض اہل دول اس کے قتل کے لئے فوجیں بھیجیں گے اور یہ تمام نام کے مسلمان ہوں گے۔
	6- سید محمد عباس زیدی
(آثار قیامت وظہور حجت حصہ دوم صفحہ ۵۹)	"پہلے تو فقہائے علام ہی بربنائے عدم معرفت اس جناب کے (یعنی مہدی کے) قتل کا فتویٰ دیں گے"
"رسالہ البشیر" اپریل مئی ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۰۔	"امت میں سب سے پہلے علماء و امراء کے لئے گمراہی کی پیشگوئیاں مذہبی معلوم ریکارڈ میں موجود ہیں۔ تین سو یا دوسری روایت میں تین ہزار علماء کا حضرت حجۃ اللہ علیہ السلام کی تلوار سے قتل ہونا مسلمات میں سے ہے جو حضورؑ پر دنیا دین پیش کرنے اور گمراہی پھیلانے کا فتویٰ دیں گے۔
	حضرت بانی سلسلہ احمدیہ
	یہ اگر انسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نہ تمہارے مکر کی خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار اس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اک کذاب کی کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں ہے کرتے ہو بڑھ بڑھ کے وار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　و علی عبدہ المسیح الموعود

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مضمون	حوالہ
ضرورت زمانہ	
1- ولقد ضل قبلھم اکثر الاولین ⊙ ولقد ارسلنا فیھم منذرین ۔	الصافات: ۷۲، ۷۳-
2- ان علینا للھدی۔	اللیل: ۱۳
3- ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع ایتک من قبل ان نذل و نخزی۔	طہٰ: ۱۳۵ قصص: ۴۸
4- کان الناس امة واحدة فبعث الله النبین مبشرین	البقرہ: ۲۱۴
5- ۱۸۷۹ء میں مولانا الطاف حسین حالی نے اسلام کی حالت کا نقشہ مسدس حالی میں کھینچا ہے۔	
رہا دین باقی نہ اسلام باقی ایک اسلام کا رہ گیا نام باقی تباہی کے خواب آرہے ہیں نظر سب مصیبت کی ہے آنے والی سحر اب بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی ہے اس سے یہ ظاہر یہی حکم قضا ہے فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہباں بیڑہ یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے۔	مسدس حالی صفحہ 47
6- علامہ اقبال نے مسلمانوں کی حالت زار یوں بیان کی۔	
الف　مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے	بانگ درا صفحہ 203

مضمون	حوالہ
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلمان نابود ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود۔	طبع 1986ء
6- عالماں از علم قرآں بے نیاز صوفیاں درندہ گرگ وفو دراز بے خبر از سر دیں اند ایں ہمہ اہل کیں اند اہل کیں اند ایں ہمہ علماء علم قرآن سے بے بہرہ ہیں اور صوفیاء پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔ یہ سب کے سب دین کے اسرار سے بے خبر ہیں اور بڑے ہی کینہ پرور ہیں۔	جاوید نامہ صفحہ ۲۴۳۔
7- مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں۔ اج دنیا پھر تاریک ہے اور روشنی کے لئے تشنہ ہے ..... شیطان اس وقت سے موجود ہے جس وقت سے کہ انسان ہے تاہم معصیت کی حکومت اتنی جابر و قاہر کبھی بھی نہ ہوئی تھی اور شیطان کا تخت اس عظمت اور دبدبہ سے کبھی بھی زمین کی سطح پر نہ بچھایا گیا تھا جیسا کہ اب قائم و مسلط ہے۔	الہلال جلد ۲ صفحہ ۱۰۳۔
8- مولوی شکیل احمد سہوانی نے ۱۸۹۲ء میں کہا۔ دین احمد کا زمانہ سے مٹا جاتا ہے نام قہر ہے اے میرے اللہ ہوتا کیا ہے	(الحق الصریح فی حیاۃ المسیح صفحہ ۱۴۳)
9- خلق خدا سے پیار نہ خالق سے واسطہ اس درجہ گر گئے ہیں مقام بشر سے ہم ہیں شکل میں نصاریٰ تو کردار میں یہود کس دل سے پیار کرتے ہیں خیر البشر سے ہم	رسالہ "المنبر" لائلپور ۴- دسمبر ۱۹۶۴ء۔
10- نفی شرک و بدعت، منع تقلید کے پیچھے مولویوں میں رات دن قصہ بکھیڑا رہتا ہے ایک دوسرے کو کافر بتاتا ہے حق کو	

حوالہ	مضمون
اقتراب الساعۃ صفحہ ۸ مطبوعہ بنارس ۱۳۷۹ھ۔	باطل، باطل کو حق ٹھہراتا ہے۔ یہی فتنہ سبب اعظم ہے غربت اسلام اور قرب قیامت کا"
	دعویٰ سے قبل کی زندگی صداقت کا ثبوت ہوا کرتی ہے
یونس :۱۷-۱۸	1- فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون ۞ فمن اظلم فمن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایتہ انہ لا یفلح المجرمون۔
تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۳۔	2- ...... تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی میں نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افتراء کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے۔
	3- محمد حسین بٹالوی کی گواہی
اشاعۃ السنۃ جلد ۶ صفحہ ۷۔	3 مئولف براہین احمدیہ .... شریعت محمدیہ ﷺ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں۔
زمیندار ۸۔جون ۱۹۰۸ء۔	4- مولوی سراج الدین والد مولوی ظفر علی صاحب ایڈیٹر زمیندار کی گواہی "ہم چشم دید شہادت سے کہتے ہیں کہ (مرزا غلام احمد) جوانی میں نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔
تاریخ مرزا صفحہ ۵۳۔	5- مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں : براہین تک میں مرزا صاحب سے حسن ظن تھا چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر ۱۷، ۱۸ سال تھی میں بشوق زیارت بٹالہ سے پاپیادہ تنہا قادیان گیا۔
	مفتری علی اللہ مٹا دیا جاتا ہے
یونس :۱۷	1- فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایتہ انہ لا یفلح المجرمون۔
الزمر :۳۲	2- فمن اظلم ممن کذب علی اللہ و کذب بالصدق اذ جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکفرین۔

مضمون	حوالہ
3- ویلکم لا تفتروا علی اللہ کذبا فیسحتکم بعذاب وقد خاب من افتری-	طٰہٰ: ۶۲
4- ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا فیصبکم بعض الذی یعدکم....	المومن: ۲۸
5- ولو تقول علینا بعض الا قاویل ۝ لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم عنہ حاجزین-	الحاقہ: ۴۵ تا ۴۷-
6- مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں جھوٹے آدمی کو خدا تعالیٰ ۲۳ سال تک مہلت نہیں عطا فرماتا- کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے- ان ھذا الا مر لا یدعیہ غیر صاحبہ الا ان تبر اللہ عمرہ انہ کان یعاجلہ بالعقوبۃ ولا یوخرہ بہا	1- مقدمہ تفسیر ثنائی جلد اول صفحہ 23 2- تفسیر کبیر (رازی) جلد 8 صفحہ 291 صافی شرح اصول کافی کتاب الحجۃ جز سوم صفحۃ 11 ۳- تفسیر ابن جریر جلد ۲۹ صفحہ ۳۷- ۴- فراس صفحہ ۴۴۴- ۵- زاد المعاد جلد ۲ صفحہ ۳۹، ۴۰ ۶- شرح عقائد نفسی صفحہ ۱۰۰- ۷- شرح براس صفحہ ۴۴۴
7- کسی جھوٹے مدعی وحی الہام کی مدت 23 سال ثابت کر دو تو ۵۰۰ روپے انعام لو- (بانی جماعت احمدیہ)	(اربعین) نمبر3 صفحہ15، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ11
8- جھوٹا نبی قتل کیا جائے گا-	استثناء ۵: ۱۳، ۲۰؛ ۱۸، یرمیاہ ۵: ۱۳
سچے آدمی کی خدا تعالیٰ نصرت و مدد فرماتا ہے	
1- کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی	المجادلہ: ۲۲
2- ان جندنا لھم الغالبون-	الصافات: ۱۳۷
3- ان حزب اللہ لغالبون-	المائدہ: ۵۷
4- انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا......	مومن: ۵۲
5- یوضع لہ القبول فی الارض-	بخاری کتاب التفسیر سورہ النصر

حوالہ	مضمون
	مامور من اللہ کی زمین میں قبولیت پیدا ہو جاتی ہے۔
	6- ہرقل نے ابو سفیان کو کہا۔
بخاری کتاب الجہاد والسیر باب دعاء النبی الی الاسلام والنبوۃ وان لایتخذ بعضھم بعضا۔	فزعمت انھم یزیدون وکذ لک الایمان حتی یتم تو نے ذکر کیا کہ (حضرت محمد ﷺ) کے ماننے والے بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کا معاملہ ایسا ہی ہوتا ہے۔
الانبیاء :۴۵	7- افلا یرون انا ناتی الارض ننقصھا من اطرافھا افھم الغالبون۔
الرعد : ۴۲	8- یاتیک من کل فج عمیق و یاتون من کل فج عمیق
	9- میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔
	خدا تعالیٰ مامور من اللہ کی حفاظت کرتا ہے
المائدۃ : ۶۸	1- واللہ یعصمک من الناس
عنکبوت :۱۶	2- فانجیناہ و اصحاب السفینۃ وجعلنا ھا اٰیۃ للعالمین
تذکرہ صفحہ ۴۴۳ طبع دوم۔	3- انی احافظ کل من فی الدار الا الذین علوا من استکبار و احافظک خاصۃ۔ سلام قولا من رب رحیم۔
کشتی نوح صفحہ ۲۔	4- جو شخص تیری چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔
تذکرہ	5- انی مھین من اراد اھانتک وانی معین من اراد اعنا تک
	مامور من اللہ پر امور غیبیہ کھولے جاتے ہیں
الجن :۲۸-۲۷	1- عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا ○ الا من ارتضی من رسول ○
الانعام :۶۰	2- عندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو۔
حم سجدہ :۵۴	3- سنریھم ایتنا فی الافاق وفی انفسھم حتی یتبین لھم انہ الحق۔

مضمون	حوالہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں	
1- "زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار" یہ پیشگوئی روس میں انقلاب کے بعد ۱۹۱۷ء میں پوری ہوئی۔	براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۹۷۔
2- "آہ نادر شاہ کہاں گیا" ۸۔ نومبر ۱۹۳۳ء میں عبدالخالق نامی شخص کے ہاتھوں نادر شاہ قتل ہوا اور اس طرح یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔	الہام ۳۔ مئی ۱۹۰۵ء، تذکرہ طبع دوم صفحہ ۵۴۳
3- لیکھرام کے بارے الہام "عجل جسد له خوار۔ له نصب و عذاب" ہوا اور چھ سال کا عرصہ مقرر کیا گیا۔ چنانچہ ۶۔ مارچ ۱۸۹۶ء کو لیکھرام قتل ہو گیا۔	اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۹۳ء۔
4- ڈاکٹر ڈوئی کے متعلق ۲۳۔ اگست ۱۹۰۳ء کے اشتہار میں صیحون اور ڈاکٹر ڈوئی کی تباہی کی پیشگوئی کی جو ۹۔ مارچ ۱۹۰۷ء کو پوری ہوئی۔	
5- طاعون کی خبر: ۶۔ مارچ ۱۸۹۸ء کو سیاہ رنگ کے پودے لگاتے خواب میں دیکھا۔	تذکرہ صفحہ ۳۱۹ طبع ثانی۔
i- مرزا اسی طرح لوگوں کو ڈرایا کرتا ہے دیکھ لینا خود اسی کو طاعون ہوگی۔	پیسہ اخبار
ii- اے غافلو! یہ ہنسی اور ٹھٹھے کا وقت نہیں ہے یہ وہ بلا ہے جو آسمان سے آتی اور صرف آسمان کے خدا کے حکم سے دور ہوتی ہے۔	اشتہار ۱۷۔ مارچ ۱۹۰۱ء۔
iii- خدا ...... اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں	دافع البلاء صفحہ ۱۲ تا ۱۴۔
iv- ان سب کیلئے جو ہمارے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکہ کی ضرورت نہیں	کشتی نوح صفحہ ۲۔

حوالہ	مضمون
	مامور من اللہ کی گواہی ارضی و سماوی علامات سے ملتی ہے
۱- اخبار آزاد ۲- مئی ۱۸۹۴ء 2- سراج الاخبار ۱۱- جون ۱۸۹۴ء- 3- سول اینڈ ملٹری گزٹ ۷- اپریل ۱۸۹۴ء-	1- دار القطنی صفحہ ۱۱۸ کی پیشگوئی کے مطابق ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ کو چاند اور ۲۸- رمضان المبارک کو سورج کو گرہن مقررہ شرائط کے مطابق لگا-
جریدہ روزگار مدراس ستمبر ۱۸۸۸ء-	2- پیشگوئی کے مطابق مشرق میں دمدار ستارہ ۱۸۸۲ء میں ظاہر ہوا-
آئینہ کمالات اسلام-	3- پیشگوئی کے مطابق ۲۷، ۲۸- نومبر ۱۸۸۵ء کو ساری رات لوگوں نے رجی شہاب ثاقب کا نظارہ کیا-
کشتی نوح صفحہ ۲-	4- پیشگوئی کے مطابق طاعون کی بیماری ظاہر ہوئی- جس سے مرزا صاحب اور اس کے ماننے والے محفوظ رہے-
	5- پیشگوئی کے مطابق زلزلے ظاہر ہوئے اور کانگڑہ کا شہر زمین بوس ہوگیا-
التکویر: 5، یٰسین: 43	6- آمدورفت کے لئے دخانی سواریاں نکل آئیں جنہوں نے اونٹنیوں کو بے کار کردیا-
	7- صحیح مسلم کتاب الفتن کے مطابق ساری دنیا میں عیسائی اقوام غالب آچکی تھیں-
۱- زمیندار ۱۴- اگست 1915ء- ۲- الفوز الکبیر باب اول صفحہ ۱۴- ۳- تنقیحات اسلام اور مغربی اقوام سے تصادم صفحہ ۲۷-	8- پیشگوئی کے مطابق مسلمان ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوگئے اور ان میں مذہبی اخلاقی کمزوریاں پیدا ہوگئیں-
	9- چودھویں صدی میں سوائے حضرت بانی جماعت احمدیہ کے کسی نے مجدد ہونے کا دعویٰ نہ کیا اور نہ ہی ان علامات و نشانات کو کسی نے اپنی صداقت میں پیش کیا-
	10- ہر مرحلہ پر خدا تعالیٰ نے بانی جماعت کو کامیاب و کامران کیا اور ان کے مخالف ہر میدان میں ہمیشہ ناکام و نامراد رہے- نہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ مفتری کی ایسی مدد کرے جیسی حضرت

حوالہ	مضمون
تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴۔	بانی جماعت احمدیہ کی ہوئی۔ فرماتے ہیں۔ "اے لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم   وعلی عبدہ المسیح الموعود

"ہندوستان میں جہاد بالسیف کے بارہ میں اس زمانہ کے دوسرے علماء کے نظریات و فتاویٰ"

1- اہل حدیث کے مشہور عالم و راہنما سید نذیر حسین دہلوی صاحب لکھتے ہیں:-

"جبکہ شرط جہاد کی اس شہر میں معدوم ہوئی تو جہاد کرنا یہاں سبب ہلاکت و معصیت ہوگا"

(فتاوی نذیریہ جلد ۲ صفحہ ۴۷۲، ۴۷۴ مطبوعہ دلی پرنٹنگ پریس)

(فتاوی نذیریہ جلد ۳ صفحہ ۲۸۵ اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور)

2- i- اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں:-

"اس شرعی جہاد کی کوئی صورت نہیں ہے۔ کیونکہ اس وقت نہ کوئی مسلمانوں کا امام موصوف بصفات و شرائط امامت موجود ہے اور نہ ان کو کوئی ایسی شوکت جمعیت حاصل ہے۔ جس سے وہ اپنے مخالفوں پر فتح یاب ہونے کی امید کر سکیں۔ (الاقتصاد فی مسائل الجہاد صفحہ ۷۶)

ii- "مسلمان رعایا کو اپنی گورنمنٹ سے (خواہ وہ کسی مذہب یہودی' عیسائی وغیرہ پر ہو اور اس کے امن و عہد میں وہ آزادی کے ساتھ شعار مذہبی ادا کرتی ہو۔) لڑنا یا اس سے لڑنے والوں کی جان و مال سے اعانت کرنا جائز نہیں ہے۔ و بناء علیہ اہل اسلام ہندوستان کیلئے گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت و بغاوت حرام ہے"۔ (اشاعۃ السنہ جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۸۷ اکتوبر ۱۸۸۳ء)

iii- اس مسئلہ اور اس کے دلائل سے صاف ثابت ہے کہ ملک ہندوستان باوجودیکہ عیسائی سلطنت کے قبضہ میں ہے دار الاسلام ہے اس پر کسی بادشاہ کو عرب کا ہو خواہ عجم کا' مہدی سوڈانی ہو یا خود حضرت سلطان شاہ ایران ہو خواہ امیر خراسان مذہبی لڑائی و چڑھائی کرنا جائز نہیں"

(اقتصاد فی مسائل الجہاد صفحہ ۲۵ طبع اول وکٹوریہ پریس)

3- سید احمد رضا خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں:-

"ہندوستان دار السلام ہے۔ اسے دار الحرب کہنا ہرگز صحیح نہیں"۔ (نصرت الابرار صفحہ ۱۲۹ مطبوعہ لاہور)

4- سید محمد اسماعیل صاحب شہید سے ایک شخص نے انگریزوں سے جہاد کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا۔ "ایسی بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں ہے۔ اس وقت پنجاب کے سکھوں کا ظلم اس حد تک پہونچ گیا ہے کہ ان پر جہاد کیا جائے"۔

(سوانح احمدی صفحہ ۵۷ مرتبہ محمد جعفر تھانیسری)

5- خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی لکھتے ہیں:-

"انگریز نہ ہمارے مذہبی امور میں دخل دیتے ہیں۔ نہ اور کسی کام میں ایسی زیادتی کرتے ہیں جس کو ظلم سے تعبیر کر سکیں۔ نہ ہمارے پاس سامان حرب ہے۔ ایسی صورت میں ہم لوگ ہرگز ہرگز کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالیں گے۔ رسالہ شیخ سنوسی صفحہ ۱۷

6- مفتیان مکہ کے فتاویٰ کے بارے میں شورش کاشمیری مدیر چٹان لکھتے ہیں:-

"جمال دین ابن عبداللہ شیخ عمر حنفی مفتی مکہ، احمد بن ذہنی شافعی مفتی مکہ معظمہ اور حسین بن ابراہیم مالکی مفتی مکہ سے بھی فتاویٰ حاصل کئے گئے۔ جن میں ہندوستان کے دارالاسلام ہونے کا اعلان کیا گیا تھا"۔ (کتاب سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۴۱ مولفہ شورش کاشمیری)

سید احمد شہید جس وقت سکھوں سے جہاد کرنے جارہے تھے تو کسی نے کہا کہ انگریزوں سے جہاد کیوں نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا۔ "سکھوں سے جہاد کرنے کی صرف یہی وجہ ہے کہ وہ ہمارے برادران اسلام پر ظلم کرتے اور اذاں وغیرہ فرائض مذہبی کے ادا کرنے کے مزاحم ہو رہے ہیں۔ اگر سکھ اب یا ہمارے غلبہ کے بعد ان حرکات موجب جہاد سے باز آجائیں گے تو ہم کو ان سے لڑنے کی ضرورت نہ رہے گی اور سرکار انگریزی گو منکر اسلام ہے۔ مگر مسلمانوں پر کچھ ظلم اور تعدی نہیں کرتی اور نہ ان کو فرض مذہبی اور عبادت لازمی سے روکتی ہے۔ ہم ان کے ملک میں علانیہ وعظ کہتے اور ترویج مذہب کرتے ہیں۔ وہ کبھی مانع اور مزاحم نہیں ہوتی..... پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں۔"

(سوانح احمدی مرتبہ مولوی محمد جعفر تھانیسری صفحہ ۷۱، ۷۲)

7- نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:-

"جہاد بغیر شرائط شرعیہ کے اور بغیر وجود امام کے ہرگز جائز نہیں" (ترجمان وہابیہ صفحہ ۲۰)

8- سرسید احمد خاں صاحب لکھتے ہیں "مسلمان ہماری گورنمنٹ کے مستامن تھے کسی طرح گورنمنٹ کی عملداری میں جہاد نہیں کر سکتے تھے۔"

(آسباب بغاوت ہند مولفہ سرسید احمد خان صاحب صفحہ ۱۰۵ مطبوعہ ۱۸۵۸ء اردو اکیڈمی سندھ)

9- مولوی مسعود عالم صاحب ندوی لکھتے ہیں:-

"ہندوستان کی جماعت اہل حدیث...... کے سرکردہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی..... نے...... جہاد کی منسوخی پر ایک رسالہ (الاقتصاد فی مسائل الجہاد) فارسی زبان میں تصنیف فرمایا تھا"

(ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک صفحہ ۲۹)

10- جناب مولوی زاہد الحسینی کہتے ہیں۔ "آج کا دور جس دور میں کہ ہم جارہے ہیں یہ جہاد بالقلم کا

دور ہے۔ آج قلم کا فتنہ بڑا پھیل گیا ہے۔ آج قلم کے ساتھ جہاد کرنے والا سب سے بڑا مجاہد ہے۔"

(ماہنامہ خدام الدین یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء)

۱۱- جناب مودودی صاحب لکھتے ہیں۔
"ہمارے ہر اس شخص کو جسے اللہ تعالیٰ نے زبان و قلم سے کام لینے کی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اس معاملہ میں اپنا فرض پوری طرح انجام دینا چاہئے۔ یہ جہاد تلوار کے جہاد سے اپنی اہمیت میں کچھ کم نہیں ہے۔ (روزنامہ مشرق لاہور ۱۲۔اکتوبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۲)

جہاد اصغر اور جماعت احمدیہ کا کردار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد بالسیف یا جہاد اصغر کے التواء کا اعلان فرمایا وہاں یہ بھی فرمایا "یہی جہاد (روحانی) ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے۔"
آپ کی وفات کے کافی عرصہ بعد پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد حالات تبدیل ہوئے تو اس کے متعلق جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے جماعت کی پالیسی کے بارہ میں فرمایا:-
"ایک زمانہ ایسا تھا کہ غیر قوم ہم پر حاکم تھی اور وہ غیر قوم امن پسند تھی۔ مذہبی معاملات میں وہ کسی قسم کا دخل نہیں دیتی تھی۔ اس کے متعلق شریعت کا حکم یہی تھا کہ اس کے ساتھ جہاد جائز نہیں۔" پھر فرماتے ہیں:- "اب حالات بالکل مختلف ہیں۔ اب اگر پاکستان سے کسی ملک کی لڑائی ہو گئی تو حکومت کے ساتھ (تائید میں) ہمیں لڑنا پڑے گا۔ اور حکومت کی تائید میں ہمیں جنگ کرنی پڑے گی۔" پھر فرماتے ہیں۔ "جب کبھی جہاد کا موقعہ آئے..... ہمیں اپنے ملک اپنے اموال اور اپنی عزتوں کی حفاظت کیلئے قربانی کرنی پڑے تو ہم اس میدان میں سب سے بہتر نمونہ دکھانے والے ہوں۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء صفحہ ۹، ۱۲، ۱۴)

واقعات اس بات پر شاہد ہیں کہ پاکستان کے ہر مشکل وقت میں احمدی مجاہدین نے شاندار کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱- جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کے متعلق ایک کٹر مخالف لکھتا ہے۔
"میں ببانگ دہل کہتا ہوں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صدر کشمیر کمیٹی نے تندہی محنت، ہمت، جانفشانی اور بڑے جوش سے کام کیا اور اپنا روپیہ بھی خرچ کیا اور اس کی وجہ سے میں ان کی عزت کرتا ہوں۔" (تحریک قادیان صفحہ ۴۲)

قیام پاکستان کے معا بعد کی کشمیر میں ہونے والی لڑائی میں احمدی مجاہدین نے "فرقان بٹالین" کی صورت میں بھرپور حصہ لیا۔ چنانچہ گلزار احمد صاحب فدا ایڈیٹر اخبار جہاد سیالکوٹ لکھتے ہیں۔

2- "فرقان بٹالین نے مجاہدین کشمیر کے شانہ بشانہ ڈوگرہ فوجوں سے جنگ کی اور اسلامیان کشمیر کے اختیار کردہ موقف کو مضبوط بنایا۔ (اخبار جہاد سیالکوٹ ۱۶- جون ۱۹۵۰ء)

3- میجر جنرل اختر حسین ملک صاحب ان کے بارے میں ۱۹۶۵ء کی جنگ میں شاندار خدمات پر ہفت روزہ الفتح کراچی اپنے کالم احوال واقعی میں لکھتا ہے۔

"۱۹۶۵ء کی جنگ میں انہوں نے انتہائی دانشمندی، اعلیٰ ماہرانہ صلاحیتوں اور بہادری سے کام لیتے ہوئے دشمن کے چھکے چھوڑا دیئے...... فوجی ماہرین کا کہنا ہے اگر کمان اختر ملک کے پاس رہتی تو کشمیر فتح ہو گیا تھا۔ (الفتح ہفت روزہ کراچی ۱۳ تا ۲۰ فروری ۱۹۷۶ء صفحہ ۸)

4- جنرل عبدالعلی ملک :- یہ ملک اختر حسین کے بھائی ہیں۔ آپ کے متعلق الحاج عرفان راشدی داعی مجلس علمائے پاکستان یوں لکھتے ہیں۔

کررہا تھا غازیوں کی جب کماں عبدالعلی — تھا صفوں میں مثل طوفان رواں عبدالعلی

ہند کا وہ آتشیں طوفان مقابل اس کے وہ عزم و ثبات

ٹینک یوں گرتے گئے دشمن کے جیسے خشک پات — جب ہوئی تاریخ کی سب سے بڑی ٹینکوں کی جنگ

فتح پائی غازیوں نے کس طرح دنیا ہے دنگ — یہ جگہ یہ دن یہ ساعت عالمی تاریخ میں

ثبت ہے اب درحقیقت عالمی تاریخ میں

5- میجر جنرل افتخار جنجوعہ شہید :- ۱۹۶۵ء میں رن کچھ میں اور ۱۹۷۱ء کی جنگ میں چھمب کے محاذ پر زبردست کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ چھمب افتخار آباد کے نام سے موسوم ہو کر آج بھی آپ کی یاد تازہ کر رہا ہے۔ (کتاب رن کچھ سے چونڈہ تک صفحہ ۳۵)

6- بریگیڈیئر ممتاز ہلال جرات :- ۱۹۷۱ء میں حسینی والا سیکٹر میں شجاعت کے باب روشن کرتے رہے۔

(امروز لاہور ۵- دسمبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۱)

7- ریٹائرڈ ایئر مارشل ظفر چوہدری :- ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں ان کی نمایاں خدمات کے اعتراف کے طور پر انہیں ستارہ قائداعظم دیا گیا۔ (امروز لاہور ۵- مارچ ۱۹۷۲ء صفحہ ۳)

خلاصہ کلام یہ کہ دوسرے فرقے تو جہاد کے صرف دعوے کرتے ہیں لیکن دعویٰ ہی نہیں بلکہ جماعت احمدیہ ہر قسم کے جہاد میں شامل ہونے کے لحاظ سے نمایاں اور اعلیٰ اور منفرد مقام رکھتی ہے۔

اعتراض :- احمدیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے

حضرت بانی جماعت احمدیہ کی وہ تحریر جس کی بناء پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ آپ اور آپ کی جماعت

انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے وہ تحریر درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"بعض فاسد اور بد اندیش جو بوجہ اختلاف عقیدہ یا کسی اور وجہ سے مجھ سے بغض اور عداوت رکھتے ہیں یا جو میرے دوستوں کے دشمن ہیں۔ میری نسبت اور میرے دوستوں کی نسبت خلاف واقعہ امور گورنمنٹ عالیہ کے دل میں بدگمانی پیدا کردہ تمام جانفشانیاں پچاس سالہ میرے والد مرحوم مرزا غلام مرتضیٰ اور میرے حقیقی بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی جن کا تذکرہ سرکاری چٹھیات اور سر لیپل گرفن کی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے۔ اور نیز میری قلم کی وہ خدمات جو میرے اٹھارہ سال کی تالیفات سے ظاہر ہے۔ سب کی سب ضائع اور برباد نہ جائیں اور خدانخواستہ سرکار انگریزی اپنے ایک قدیم وفادار اور خیر خواہ خاندان کی نسبت کوئی تکدر خاطر اپنے دل میں پیدا کرے۔ اس بات کا علاج تو غیر ممکن ہے کہ ایسے لوگوں کا منہ بند کیا جائے کہ جو اختلاف مذہبی کی وجہ سے یا نفسانی حسد اور بغض اور کسی ذاتی غرض کے سبب سے جھوٹی مخبری پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریز سے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے۔"

(اشتہار ۲۴- فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالہ جلد نمبر ۷ صفحہ ۱۹، ۲۰)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے خود کو خود کاشتہ پودا قرار نہیں دیا بلکہ آپ کا یہ فقرہ اپنے خاندان کے متعلق ہے۔ اگر کوئی کہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے حکومت کی تعریف کیوں کی ہے؟ واضح رہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے عیسائی مذہب کی تعریف نہیں کی۔ بلکہ ان کے مذہب اور مصنوعی خدا کو مردہ ثابت کیا ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔

"خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی۔ سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اس کو زندہ سمجھا جائے۔ اس کو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو" (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

پھر فرمایا :- تم عیسیٰ کو مرنے دو کہ اس میں اسلام کی حیات ہے۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۴۵۸)

پھر فرمایا :- عیسویت ایک کمزور مذہب ہے۔ اس واسطے سائنس کے آگے فوراً گر گیا ہے لیکن اسلام طاقتور ہے یہ اس پر غالب آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (ملفوظات جلد نمبر ۷ صفحہ ۳۸۸)

انگریز کی تعریف کا پس منظر

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے انگریز حکومت کے عدل و انصاف کی تعریف فرمائی ہے۔ اس کی وجہ یہ

ہے انگریز حکومت کے قیام سے قبل ہندوستان کے مسلمانوں خصوصاً پنجاب کے مسلمانوں کی حالت زار اس درجہ تک خراب ہو چکی تھی کہ ان کا کوئی بھی حق باقی نہیں رہا تھا اور سکھوں کی حکومت نے ایسے ایسے مظالم توڑے تھے کہ اس کی کوئی نظیر دوسری جگہ نظر نہیں آتی۔ اس جلتے اور دہکتے ہوئے تنور سے انگریزی حکومت نے آکر ہمیں نکالا۔ اور ہمارے جملہ حقوق بحال کئے۔ اسی بناء پر حضرت مرزا صاحب نے انگریز حکومت کے عدل و انصاف کی تعریف فرمائی اور انسانی شرافت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ احسان کو احسان کے ساتھ یاد کیا جائے۔ مسلمانوں کی حالت زار کے بارے میں (جو سکھوں کے دور میں تھی) تلسی رام صاحب اپنی کتاب "شیر پنجاب مطبوعہ ۱۸۷۲ء میں لکھتے ہیں۔

"ابتداء میں سکھوں کا طریق غارت گری اور لوٹ مار کا تھا۔ جو ہاتھ میں آتا تھا لوٹ کر اپنی اپنی جماعت میں تقسیم کرلیا کرتے تھے۔ مسلمانوں سے سکھوں کو بڑی دشمنی تھی۔ اذان یعنی بانگ کی آواز بلند نہیں ہونے دیتے تھے۔ مسجدوں کو اپنے تحت میں لیکر ان میں گرنتھ پڑھنا شروع کردیتے اور اس کا نام موت کڑا رکھتے تھے۔ اور شراب خور ہوتے۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ جہاں وہ پہونچتے تھے جو کوئی برتن مٹی استعمالی کسی مذہب والے کا پڑا ہوا ان کو ہاتھ آجاتا۔ پانچ چھتر مار کر اس پر کھانا پکا لیتے تھے۔ یعنی پانچ جوتے اس پر مارنا اس کو پاک ہونا سمجھتے تھے"۔

(شیر پنجاب مطبوعہ ۱۸۷۲ء)

اسی طرح "سوانح احمدی" (مولفہ محمد جعفر تھانیسری) میں حضرت سید احمد صاحب بریلوی کا ایک بیان شائع شدہ ہے۔ جس میں سکھوں کے دور کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہم اپنے اثناء راہ ملک پنجاب میں ایک کنویں پر پانی پینے کو گئے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ چند سکھنیاں (سکھوں کی عورتیں) اس کنویں پر پانی بھر رہی ہیں ہم لوگ دیسی زبان نہیں جانتے تھے ہم نے اپنے مونہوں پر ہاتھ رکھ کر ان کو بتلایا کہ ہم پیاسے ہیں۔ ہم کو پانی پلاؤ۔ تب ان عورتوں نے ادھر ادھر دیکھ کر پشتو زبان میں ہم سے کہا کہ ہم مسلمان افغان زادیاں فلانے ملک اور بستی کی رہنے والی ہیں یہ سکھ لوگ ہم کو زبردستی اٹھا لائے"۔ ("سوانح احمدی صفحہ ۲۴")

تعریف کی وجہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"پس سنو اے نادانو! میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کیلئے ہم پر تلواریں چلاتی ہے۔ قرآن شریف کی رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی"۔ (کشتی نوح حاشیہ صفحہ ۷، ۱۲، ۱۵۔ دسمبر ۱۹۵۲ء)

پھر فرمایا:- "میری طبیعت نے کبھی نہیں چاہا کہ ان متواتر خدمات کا اپنے حکام کے پاس ذکر بھی کروں۔ کیونکہ میں نے کسی صلہ اور انعام کی خواہش سے نہیں بلکہ ایک حق بات کو ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھا"۔

(روحانی خزائن جلد نمبر ۱۳ صفحہ ۳۴۰)

پھر فرمایا:- "میں اس گورنمنٹ کو کوئی خوشامد نہیں کرتا جیسا کہ نادان لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس سے کوئی صلہ چاہتا ہوں بلکہ میں انصاف اور ایمان کی رو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کا شکریہ ادا کروں"۔ (تبلیغ رسالت جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۱۲۳)

کیا غیر مسلم عادل حکومتوں کی تعریف کا جواز موجود ہے؟

رسول پاک ﷺ نے بھی غیر مسلم بادشاہوں کی تعریف کی ہے۔ چنانچہ نجاشی کے بارے میں فرمایا:-

"لو خرجتم الی ارض الحبشة فان بها ملكا لا يظلم عنده احد وهی ارض صدق حتی يجعل الله لكم فرجا مما انتم فيه" "اگر تم لوگ سرزمین حبشہ کو چلے جاؤ (تو بہتر ہوگا) کہ وہاں کے بادشاہ کے پاس کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا اور وہ سچائی والی سرزمین ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ان آفتوں سے جن میں تم ہو کوئی کشائش پیدا کردے۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد اول ذکر الهجرة الاولی الی ارض الحبشة)

شیعہ عالم علی حائری اپنی کتاب "موعد تحریف قرآن" صفحہ ۶۸ میں فرماتے ہیں:-

"پیغمبر اسلام علیہ والہ السلام نے نوشیرواں عادل کے عہد سلطنت میں ہونے کا ذکر مدح اور فخر کے رنگ میں بیان فرمایا ہے"۔ موعد تحریف قرآن صفحہ ۶۸

انگریزوں کے بارے میں علامہ اقبال کے خیالات

ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر آپ نے ایک مرثیہ لکھا اس میں فرماتے ہیں۔

میت اٹھی ہے شاہ کی تعظیم کیلئے اقبال اڑ کے خاک سرِ رہ گزار ہو
صورت وہی ہے نام میں رکھا ہوا ہے کیا دیتے ہیں نام ماہ محرم کا ہم تجھے!
کہتے ہیں آج عید ہوئی ہے ہوا کرے اس عید سے تو موت ہی آئے خدا کرے

(باقیات اقبال ۷۳، ۷۶ مرتبہ سید عبد الواحد معینی ایم۔اے آکسن' آئینہ ادب' چوک مینار' انار کلی' لاہور)

علامہ اقبال نے تعریف کرکے یہاں تک بس نہیں کہ بلکہ انگریزوں کو سایہ خدا کہا ہے۔ لکھتے ہیں۔

اے ہند تیرے سر سے اٹھا سایہ خدا اک غمگسار تیرے مکینوں کی تھی، گئی
ہلتا ہے جس سے عرش یہ رونا اسی کا ہے زینت تھی جس سے تجھ کو جنازہ اسی کا ہے۔

اہل حدیث اور دیو بند علماء کی نظر میں انگریزی حکومت:-

مولانا نذیر احمد دہلوی فرماتے ہیں:-

"پیارے ہندوستان کی عافیت اسی میں ہے کہ کوئی اجنبی حاکم اس پر مسلط رہے جو نہ ہندو ہو نہ مسلمان ہو کوئی سلاطین یورپ میں سے ہو (انگریز ہی نہیں جو بھی مرضی ہو یورپ کا ہو سہی) مگر خدا کی بے انتہا مہربانی اسکی مقتضی ہوئی کہ انگریز بادشاہ ہوئے" (مجموعہ لیکچرز مولانا نذیر احمد دہلوی صفحہ ۴، ۵ مطبوعہ ۱۸۹۰ء)

پھر فرماتے ہیں:- کیا گورنمنٹ جابر اور سخت گیر ہے توبہ توبہ ماں باپ سے بڑھ کر شفیق"
(مجموعہ لیکچرز مولانا نذیر احمد دہلوی صفحہ ۱۹)

مولانا محمد حسین بٹالوی اور انگریز

"سلطان روم..... ایک اسلامی بادشاہ ہے لیکن امن عامہ اور حسن انتظام کے لحاظ سے "مذہب سے قطع نظر) برٹش گورنمنٹ بھی ہم مسلمانوں کیلئے کچھ کم فخر کا موجب نہیں ہے اور خاص گروہ اہل حدیث کیلئے تو یہ سلطنت بلحاظ امن و آزادی اس وقت کی تمام اسلامی سلطنتوں (روم۔ ایران خراسان) سے بڑھ کر فخر کا محل ہے"۔ (رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹۲ جلد نمبر ۶)

پھر فرماتے ہیں:-

"اس امن و آزادی عام و حسن انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہل حدیث ہند اس سلطنت کو از بس غنیمت سمجھتے ہیں۔ اور اس سلطنت کی رعایا ہونے کو اسلامی سلطنتوں کی رعایا ہونے سے بہتر جانتے ہیں"۔ (رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰، صفحہ ۲۹۳ جلد نمبر ۶)

مولانا ظفر علی خان اور انگریز

"مسلمان ...... ایک لمحہ کیلئے بھی ایسی حکومت سے بدظن ہونے کا خیال نہیں کر سکتے (یعنی انگریزوں سے ..... ناقل) ...... اگر کوئی مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرات کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں"۔ (اخبار زمیندار لاہور ۱۱۔ نومبر ۱۹۱۱ء)

"اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک قطرے کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کیلئے تیار ہیں اور یہی حالت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی ہے"۔ (اخبار زمیندار لاہور ۲۳۔ نومبر ۱۹۱۱ء)

پھر نظم کی صورت میں فرماتے ہیں:-

جھکا فرط عقیدت سے میرا سر ہوا جب تذکرہ کنگ ایمپرر کا

جلالت کو ہے کیا کیا ناز اس پر کہ شہنشاہ ہے وہ بحر و بر کا
زہے قسمت جو ہو اک گوشہ حاصل ہمیں اس کی نگاہ فیض اثر کا!

(اخبار زمیندار لاہور ۹۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

وہابی انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہیں

شورش کاشمیری ایڈیٹر چٹان لکھتے ہیں:۔

"انگریز کے اولی الامر ہونے کا اعلان کیا اور فتوی دیا کہ ہندوستان دار الاسلام ہے۔ انگریز کا یہ خود کاشتہ پودا کچھ دنوں بعد ایک مذہبی تحریک بن گیا" (چٹان لاہور ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۶۲ء شمارہ نمبر ۴۲)

پھر مدیر طوفان ملتان لکھتا ہے:۔

"انگریزوں نے بڑی ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ تحریک نجدیت کا پودا (یعنی اہل حدیث جسے وہابی تحریک یا تحریک نجدیت بھی کہتے ہیں) ہندوستان میں بھی کاشت کیا اور پھر اس وقت اسے اپنے ہاتھ سے ہی پروان چڑھایا"۔ (طوفان ۷۔ نومبر ۱۹۶۲ء)

انگریزوں سے جاگیریں کسے ملیں؟

حضرت بانی جماعت احمدیہ کو انگریزوں کی طرف سے کوئی جاگیر نہیں ملی تھی۔ بلکہ انگریز حکومت نے تو آپ کے خاندان سے وہ بھی جائیدادیں چھین لیں جو آپ کے آباء و اجداد کی تھیں۔ اس خاندان کے ساتھ جو انگریز حکومت نے سلوک کیا اس کا ذکر "پنجاب چیفس" میں درج ہے۔

"پنجاب کے الحاق کے وقت اس خاندان کی تمام جاگیریں ضبط کرلی گئیں۔ کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ سوائے (چند گاؤں کے) دو تین گاؤں پر مالکانہ حقوق تھے اور مرزا غلام مرتضیٰ اور ان کے بھائیوں کیلئے سات سو روپے کی ایک پنشن مقرر کردی گئی"۔ (پنجاب چیفس صفحہ ۴۱ عنوان گورداسپور ڈسٹرکٹ)

اس کے برعکس جو انگریز حکومت کی طرف سے علماء پر نوازشات تھیں وہ بلاوجہ نہیں تھیں بلکہ ان تعریفوں کے نتیجہ میں انہیں جاگیریں ملی تھیں۔ چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی کو انگریز کی خوشامد کے نتیجہ میں چار مربع زمین الاٹ ہوئی اور علامہ اقبال "سر" بن گئے۔ مولوی مسعود عالم صاحب ندوی لکھتے ہیں۔

"ہندوستان کی جماعت اہل حدیث ..... کے سرکردہ مولوی محمد حسین بٹالوی ..... نے سرکار انگریزی کی اطاعت کو واجب قرار دیا .... جہاد کی منسوخی پر ایک رسالہ "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" فارسی زبان میں تصنیف فرمایا تھا اور مختلف زبانوں میں اس کے تراجم بھی شائع کرائے تھے۔ معتبر اور ثقہ راویوں کا بیان ہے کہ اس کے معاوضے میں سرکار انگریز سے انہیں جاگیر بھی

ملی تھی"۔

(کتاب ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک صفحہ ۲۹)

مولوی محمد حسین بٹالوی کا اعتراف

"اراضی جو خدا تعالیٰ نے گورنمنٹ سے مجھے دلوائی ہے چار مربع ہے از انجملہ دو مربعوں کی کاشت زمین انتظام کا اختیار حافظ عبدالشکور اور اس کے بھائیوں کے سپرد رہے۔ دو مربعوں کی کاشت وغیرہ کا اختیار عبدالرشید اور اس کے بھائیوں کے سپرد رہے"۔ (اشاعۃ السنہ صفحہ ا نمبر ا جلد ۱۹)

اگر حضرت بانی جماعت احمدیہ اور آپ کی جماعت انگریز کا خود کاشتہ پودا تھی تو؟

☆ حضرت بانی جماعت احمدیہ کو حکومت کا باغی مولوی صاحبان کیوں قرار دیتے رہے اور افسران بالا کو آپ کے خلاف کیوں ابھارتے رہے۔

☆ انگریز حکومت نے کیوں نہ ایسی باتیں سکھلائیں جن سے گورنمنٹ کی تائید ہوتی۔

☆ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے کیوں انگریزی حکومت کے خدا کو مارا بلکہ زندہ رہنے دیتے۔

☆ حضرت بانی جماعت احمدیہ کیوں پادریوں سے مباحثے کرتے رہے اور انہیں ہر جگہ شکست سے دوچار ہونا پڑا۔

☆ حضرت بانی جماعت احمدیہ پر کیوں جھوٹے مقدمات بنائے گئے اور آپ کو عدالتوں میں کیوں لایا گیا۔

☆ امرتسر کے ڈی۔ سی۔ اے مارٹینو نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کے خلاف قاعدہ وارنٹ گرفتاری کیوں جاری کیا۔

☆ قادیان جانے والوں اور حضرت بانی جماعت احمدیہ سے ملنے والوں کے نام کیوں نوٹ کرتے تھے اور خفیہ رپورٹیں کیوں حاصل کی جاتی تھیں۔

☆ جب سر ڈگلس صاحب گورداسپور آئے تو پادریوں نے انہیں بار بار کیوں کہا کہ مرزا غلام احمد ہمارے دین کی ہتک کرتا ہے۔ اسے کسی نہ کسی طرح ضرور سزا ملنی چاہئے۔

☆ مقدمہ قتل میں پادری ڈاکٹر کلارک حضرت بانی جماعت احمدیہ کی مدد کرتا لیکن اس نے مخالفت کی اور اس کی تائید مولوی محمد حسین بٹالوی نے کی۔

کیا یہ ایجنٹوں والا سلوک ہے۔ کیا خود کاشتہ پودا کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز

نہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ اچھا سلوک ہوتا ہے۔ انہیں ہر قسم کی سہولتیں ملتی ہیں اور دولت دی جاتی ہے اور ان کی ہر ضرورت زندگی کو مدنظر رکھ کر پورا کیا جاتا ہے۔ مگر حضرت بانی جماعت احمدیہ اور آپ کی جماعت کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا گیا بلکہ دشمنوں والا سلوک کیا گیا ہے۔

"احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے"

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ .... اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کیلئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے .... پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے منہ اور ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا ...... جس طرح خدا نے پہلے ماموروں اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا۔ اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے ماموروں کے آنے کیلئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو"۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲-۱۳)

اعتراض :- حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ السلام) نے لکھا ہے کہ:۔

آنحضرت ﷺ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی پڑتی ہے" اس تحریر سے مرزا صاحب نے آنحضور ﷺ کی ہتک کی ہے۔

جواب:- اول یہ کہ یہ محض بدظنی ہے اور قرآن کریم ہمیں اس سے روکتا ہے۔ جیساکہ فرمایا "یا ایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم" (سورۃ الحجرات : ۱۳)

یعنی اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ اس مذکورہ بالا عبارت میں اور اس کے سیاق و سباق میں شک کا مضمون چل رہا ہے اور

شک کبھی بھی یقین کے مقابل پر کام نہیں دے سکتا۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ "ان الظن لا یغنی من الحق شیئا" (سورۃ النجم : ۲۹) یعنی وہم حق کے مقابل میں کچھ بھی فائدہ نہیں دیتا۔

مفتی عزیز الرحمان دیو بندی سے دریافت کیا گیا کہ کسی کھیت کا اگر کچھ حصہ خنزیر وغیرہ کھا جائے تو باقی کا کھانا کیسا ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ "کھانا اس کا جائز ہے لعدم الیقین و عموم البلوی" (فتاوی دار العلوم دیو بند جلد اول صفحہ ۲۱۰)

مراد یہ کہ شک کی بناء پر فصل کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ پس قرآن کریم ہمیں زیادہ شکوک و شبہات میں پڑنے سے منع فرماتا ہے۔ اس وضاحت کے بعد اب مرزا صاحب کی اصل تحریر درج کی جاتی ہے۔

آپ نے منشی محمد حسین صاحب کلرک دفتر سرکاری وکیل لاہور کے خط کے جواب میں لکھا:-

"آپ اپنے گھر میں سمجھا دیں کہ اس طرح شک و شبہ میں پڑنا بہت منع ہے۔ شیطان کا کام ہے۔ جو ایسے وسوسے ڈالتا ہے۔ ہرگز وسوسہ میں نہیں پڑنا چاہئے۔ گناہ ہے اور یاد رہے کہ شک کے ساتھ غسل واجب نہیں ہوتا۔ اور نہ صرف شک سے کوئی چیز پلید ہو سکتی ہے۔ ایسی حالت میں بے شک نماز پڑھنا چاہئے اور میں انشاء اللہ دعا بھی کروں گا۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب وہمیوں کی طرح ہر وقت کپڑہ صاف نہیں کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اگر کپڑہ پر منی گرتی تھی تو ہم اس منی خشک شدہ کو صرف جھاڑ دیتے تھے۔ کپڑہ نہیں دھوتے تھے۔ ایسے کنواں کے پانی پیتے تھے جس میں حیض کے لتے پڑتے تھے۔ ظاہری پاکیزگی کی معمولی حالت پر کفایت کرتے تھے۔ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔ اصول یہ تھا کہ جب تک یقین نہ ہو ہر ایک چیز پاک ہے۔ محض شک سے کوئی چیز پلید نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شیر خوار بچہ کسی کپڑے پر پیشاب کر دے تو اس کپڑے کو دھوتے نہیں تھے محض پانی کا ایک چھینٹا اس پر ڈال دیتے تھے اور بار بار آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ روح کی صفائی کرو۔ صرف جسم کی صفائی اور کپڑے کی صفائی بہشت میں داخل نہیں کرے گی اور فرمایا کرتے تھے کہ کپڑوں کے پاک کرنے میں وہم سے بہت مبالغہ کرنا اور وضوء پر بہت پانی خرچ کرنا اور شک کو یقین کی طرح سمجھ لینا یہ سب شیطانی کام ہیں اور سخت گناہ ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کسی مرض کے وقت میں اونٹ کا پیشاب بھی پی لیتے تھے۔"

(الفضل ۲۲۔ فروری ۱۹۲۴ء صفحہ ۹ نمبر ۶۴ جلد نمبر ۱۱)

حضرت مرزا صاحب کی اس تحریر سے اول:- خود بخود مذکورہ بالا الزام کی تردید ہو جاتی ہے کیونکہ کہیں بھی یہ نہیں لکھا گیا کہ باوجود صحیح اور یقینی طور پر معلوم ہونے کے حضور ﷺ نے وہ پنیر استعمال فرمایا۔ بلکہ یہ تحریر فرمایا کہ پنیر کے متعلق صرف مشہور تھا۔

دوم:- قرآن کریم اہل کتاب کے کھانے حلال قرار دیتا ہے۔ سوائے اس کے کہ قطعی طور پر ان

میں کوئی حرمت والی چیز معلوم ہو۔ مثلاً مردار۔ خنزیر کا گوشت وغیرہ چنانچہ فرماتا ہے۔ "طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم" (سورۃ المائدہ : ٦) یعنی تمہارے لئے ان لوگوں کا (پکا ہوا) کھانا جنہیں کتاب دی گئی تھی حلال ہے۔

علامہ محمد بن عبد الباقی الزرقانی لکھتے ہیں:۔

"عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما فتح مکۃ رای جبنۃ فقال ماھذا فقالوا طعام یصنع بارض العجم۔ فقالوا ضعوا فیہ السکین وکلوا و روی احمد و البیہقی عنہ۔ اتی صلی اللہ علیہ وسلم بجبنۃ فی غزوۃ تبوک فقال این صنعت ھذہ قالوا بفارس و نحن نری ان یجعل فیھا میتۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم اطعموا۔ وفی روایۃ ضعوا فیھا السکین واذکروا اسم اللہ تعالی وکلوا۔ قال الخطابی اباحہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ظاہر الحال ولم یمتنع من اکلہ۔ (زرقانی شرح المواہب اللدنیہ جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۲۵) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ ﷺ نے پنیر دیکھ کر فرمایا۔ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے کہا یہ کھانا ہے۔ جو عجمی علاقہ میں تیار کیا جاتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس میں چھری رکھو اور اسے کھاؤ۔ (یعنی چھری سے کاٹ کر کھاؤ .... ناقل) احمد اور البیہقی نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں غزوہ تبوک میں پنیر پیش کیا گیا تو آپ نے پوچھا یہ کہاں تیار ہوا ہے صحابہ نے عرض کی فارس میں اور ہمارا خیال یہ ہے کہ اس میں مردار ڈالا جاتا ہے (یعنی مردار کی چربی ..... ناقل) حضور ﷺ نے فرمایا کھاؤ اور ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا اس میں چھری رکھو اور اللہ کا نام لیکر کھاؤ۔ ان حدیثوں کی بناء پر خطابی نے کہا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس پنیر کو اس کی ظاہری حالت کی بناء پر مباح (جائز) ٹھہرایا۔ اور اس کے کھانے سے ممانعت نہیں فرمائی۔

"وکان علیہ الصلوۃ والسلام یراعی صفات الاطعمۃ و طبائعھا" یعنی حضور ﷺ کھانے کے رنگ و بو اور ظاہری شکل و صورت کا خیال رکھتے تھے۔ زرقانی شرح المواہب اللدنیہ جلد ۴ صفحہ ۳۲۵

حضرت مرزا صاحب نے پنیر کے متعلق "مشہور" ہونے کا لفظ استعمال فرمایا ہے جبکہ اسی قسم کے الفاظ فتح المعین شرح قرۃ العین میں زیر عنوان باب الصلوۃ زیر قاعدہ مہمہ مطبوعہ مصر مولفہ ۹۸۲ھ میں لکھا ہے:۔

"وجوخ اشتھر عملۃ بلحم الخنزیر و جبن شامی اشتھر عملۃ بانفحۃ الخنزیر وقد جاءہ صلی اللہ علیہ وسلم جبنۃ من عندھم ولم یسئل عن

ذا لک "یعنی جوخ کے متعلق مشہور تھا کہ اس کے بنانے میں سور کی چربی استعمال ہوتی ہے۔ اور شامی پنیر کے متعلق مشہور تھا کہ مائع سور (چربی وغیرہ) سے بنایا جاتا ہے رسول کریم ﷺ کے پاس ان کے پاس سے (شام) پنیر آیا پس حضور ﷺ نے اس سے کھالیا اور اس کی بابت کچھ نہ پوچھا۔

اسی طرح رسالہ "اظہار حق" درباب "جواز طعام اہل کتاب" شائع کردہ خان احمد شاہ صاحب قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور مطبوعہ اتالیق ہند لاہور صفحہ ۱۶ جس پر مولوی سید نذیر حسین دہلوی۔ مولوی محمد حسین بٹالوی۔ مولوی عبدالحکیم کلانوری۔ مولوی غلام علی قصوری اور دیگر علماء ہند کے دستخط و مواہیر ثبت ہیں۔ اس رسالہ میں فتح المعین کی شرح قرۃ العین کی مذکورہ بالا عبارت نقل کی گئی ہے مراد یہ ہے کہ ان اصحاب کے نزدیک بھی جب تک قطعی طور پر کسی چیز کے حرام ہونے کا کوئی ثبوت نہ ملے اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کی تحریر اور دوسرے حوالہ جات کی روشنی میں یہ کہنا غلط ہے کہ یہ ہتک رسول ہے۔ اگر یہ ہتک رسول کی بات ہے تو یہ الزام سیدنا حضرت مسیح موعود پر نہیں آتا بلکہ ان بزرگوں پر آئے گا جنہوں نے آپ سے پہلے ایسا تحریر فرمایا۔

اعتراض :- لہ خسف القمر المنیر وان لی۔ غسا القران المشرقان اتنکر

اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضور ﷺ کیلئے چاند کو گرہن اور اپنے لئے دو چاندوں کے گرہن کے نشان ظاہر ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ اس سے اپنی فضیلت اور آنحضور ﷺ کی تنقیص ہوتی ہے۔

جواب :- یہ اعتراض حضرت مسیح موعود کی بے انداز تحریروں کے خلاف ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گزر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ ﷺ نے کی۔ ہرگز نہ کرسکتے ان میں وہ دل اور قوت نہ تھی جو ہمارے نبی ﷺ کو ملی تھی اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی سوء ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افتراء کرے گا میں نبیوں کی عزت اور حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں لیکن نبی کریم ﷺ کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزو اعظم اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۷۴)

پھر آپ حقیقت الوحی میں فرماتے ہیں:۔

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی ﷺ جس کا نام محمد ﷺ ہے (ہزاروں ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق

شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے۔ جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع انسان کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی"۔

اپنے منظوم کلام (جو کہ درثمین کے نام سے طبع شدہ ہے) میں آپ فرماتے ہیں:۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا   نام اس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر   لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے   اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں   وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

پھر عربی منظوم کلام آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں۔ ۔

"انظر الی برحمة و تحنن   یا سیدی انا احقر الغلمان"

اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو احقر الغلمان کہا ہے کہ اے میرے محبوب آقا ﷺ میری طرف نظر شفقت فرما کیونکہ میں تیرے غلاموں میں سے بھی احقر ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شعر میں آنحضرت ﷺ کی بیان کردہ ایک پیشگوئی کا ذکر کیا ہے جو خسوف و کسوف کے نشان کے طور پر اپنے امام مہدی کے بارے میں پوری ہونے پر مشتمل ہے۔ اس پیش گوئی کا ذکر حدیث دار القطنی صفحہ ۱۸۸ میں ہے۔ یہ نشان ۱۸۹۴ء / ۱۳۱۱ھ میں رمضان کے مہینہ میں روز روشن کی طرح پورا ہوا۔ اس حدیث میں آپ نے فرمایا تھا کہ "ان لمھدینا ایتین" کہ ہمارے مہدی کیلئے دو نشان ظاہر ہوں گے (وہ نشان یہی ہیں جس کا تذکرہ مذکورہ بالا شعر میں کیا گیا ہے) چنانچہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ان نشانوں کا ظاہر ہونا بذات خود آنحضور ﷺ کی صداقت کے نشان ٹھہرے۔ اس طرح پر آپ کے تین نشان ہوئے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آنحضور ﷺ کیلئے ایک اور اپنے لئے دو نشانوں کا تذکرہ کیوں کیا۔ دراصل اس شعر میں حضور نے صرف اس قدر بتایا ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کی صداقت ایک نشان سے ثابت ہو جاتی ہے تو میری صداقت دو نشانوں سے کیوں ثابت نہیں ہو سکتی۔ آپ کا مقصد فضیلت بیان کرنا نہیں بلکہ آپ تو فرماتے ہیں:۔ "جو کچھ ہماری تائید میں نازل ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت ﷺ کے معجزات ہیں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۵)

حضرت مسیح موعود پھر فرماتے ہیں:-

"سو میں نے خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولی فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا۔ اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی ﷺ کے خدا تک نہیں پہونچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴)

"بعض افراد امت محمدیہ کو جو کمال عاجزی اور تذلل سے آنحضرت ﷺ کی متابعت اختیار کرتے ہیں اور خاکساری کے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنے نفس سے گئے گزرے ہوتے ہیں خدا ان کو فانی اور ایک مصفی شیشہ کی طرح پاکر اپنے رسول مقبول ﷺ کی برکتیں ان کے وجود بے نمود کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ منجانب اللہ ان کی تعریف کی جاتی ہے یا کچھ آثار اور برکات اور آیات ان سے ظہور پذیر ہوتی ہیں حقیقت میں مرجع تام ان تمام تعریفوں کا اور مصدر کامل ان تمام برکات کا رسول کریم ﷺ ہی ہوتا ہے"۔ (براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ا صفحہ ۲۵۸)

الزامی جواب

اگر حضرت مرزا صاحب کے اس شعر سے واقعی فضیلت مراد ہے تو درج ذیل تحریر سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ فتدبروا:- حضرت بایزید۔ بسطامی" کے بارہ میں لکھا ہے کہ:-

"گویا حق تعالی بایزید کی زبان پر خود بات کرتا ہے اور وہ یہ کہ "میرا جھنڈا محمدی ﷺ جھنڈے سے بڑا ہے ...... جس طرح درخت سے انی انا اللہ کی آواز کا آنا جائز سمجھتے ہو۔ اسی طرح لوائی اعظم من لواء محمد۔ و سبحانی ما اعظم شانی میرا نشان نشان محمدی سے بڑا ہے اور میں پاک ہوں اور میری شان کیا ہے اعلیٰ ہے کا بایزید کے وجود کے درخت سے نکلنا جائز سمجھ لو"۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ ۱۱۵ اردو ترجمہ صفحہ ۱۶۳)

پس حضرت مرزا صاحب پر یہ افتراء ہے کہ آپ نے آنحضرت ﷺ پر اپنی فضیلت ظاہر کی ہے۔

اعتراض :- حضرت مسیح موعودؑ نے نجم الہدیٰ صفحہ ۱۰ میں تحریر فرمایا ہے کہ ۔

"ان العدا صاروا خنازیر الفلا ونساءهم من دونهن الاکلب"

یعنی دشمن جنگل کے سور اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔ اس شعر میں خطاب مسلمانوں کو کیا گیا ہے۔

جواب :- اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو مخاطب نہیں کیا بلکہ آنحضور ﷺ کے دشمنوں کو مخاطب کیا ہے۔ چنانچہ اس شعر سے اگلے بیت میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

"سبوا وما ادری لای جریمة ۔ سبوا انعصی الحب او نتجنب" (نجم الہدیٰ صفحہ ۱۰)

کہ انہوں نے گالیاں دی ہیں (رسول کریم ﷺ) کو اور میں نہیں جانتا کہ آپ کے کس جرم کی پاداش میں ایسا کیا گیا ہے۔ مگر ان کی گالیوں کی وجہ سے کیا ہم اپنے محبوب آقا ﷺ کو چھوڑ دیں گے؟ ہرگز نہیں۔

مسلمان تو آنحضور ﷺ کو گالیاں نہیں دیتا۔ اس سے یقیناً وہی شخص مراد ہیں جنھوں نے آنحضور ﷺ کو گالیاں دیں۔ جواباً اظہار حق کیلئے سخت الفاظ کا استعمال منع نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی قرآن کریم میں دشمنان آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرکے فرماتا ہے :-

"وجعل منهم القردة والخنازير وعبدالطاغوت اولئک شر مکانا" (المائدہ : ۶۱)

"ان الذین کفروا من اهل الکتاب و المشرکین فی نار جهنم خالدین فیها اولئک هم شر البریة (سورۃ البینہ آیت نمبر ۷)

اسی طرح بتوں اور ان کے بزرگوں کو حصب جهنم" (سورۃ الانبیاء : ۹۹) (انما المشرکون نجس) (سورۃ توبہ : ۲۹) اور "شر الدواب" (انفال : ۲۳) اور اسی طرح "عتل بعد ذالک زنیم" (سورۃ القلم : ۱۴) کہا گیا۔ لیکن ایسے تمام الفاظ گالی کے طور پر نہیں بلکہ اظہار واقعہ کے طور پر تھے اور ایسے مخالفین سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں نہ تھے۔ بلکہ محض چند افراد تھے جن کی ریشہ دوانیاں منظر عام پر آچکی تھیں۔ بعینہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اول تو ان کو مخاطب ہی نہیں کیا۔ بفرض محال یہ تصور کر ہی لیا جائے تب بھی آپ کے چند اشد معاندین مراد ہیں نہ کہ عام صالح علماء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"نعوذ بالله من هتک العلماء الصالحین و قدح الشرفاء المهذبین سواء کانوا من المسلمین او المسیحین او الاریة۔ (لجۃ النور صفحہ ۶۷)

ترجمہ :- کہ ہم صالح علماء کی ہتک اور شرفاء کی توہین سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ خواہ ایسے لوگ مسلمان ہوں یا عیسائی یا آریہ۔ پھر فرماتے ہیں :-

"لیس کلا منا ھذا فی اخیارھم بل فی اشرارھم"۔ (الہدیٰ صفحہ ۶۸)

ترجمہ:۔ ہمارا یہ کلام شریر علماء کے متعلق ہے نیک علماء اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور ماموریں کے خلاف اشد معاندین ہی ہمیشہ گندی زبان استعمال کرتے رہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے انبیاء جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مظہر ہوتے ہیں ہمیشہ ان کیلئے رحمت کے طلبگار رہے اور ان کی ہدایت کیلئے دعا کرتے رہے۔ لیکن جب معاندین اپنی اشد ترین ایذادھی سے باز نہ آتے تو بالآخر ان کی حقیقت حال کا بیان کرنے کیلئے انبیاء بھی ان کے خلاف سخت الفاظ استعمال کرتے رہے۔ ایسے الفاظ ہرگز ہرگز گالی کا رنگ نہیں رکھتے بلکہ اظہار حقیقت کے ساتھ ساتھ ان کو تنبیہ بھی مدنظر ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بھی اپنے اشد ترین مخالفوں اور معاندین کو یوں فرمایا:۔

"اس زمانہ کے برے اور زناکار لوگ (مجھ سے) نشان طلب کرتے ہیں"۔ (متی باب ۱۶ آیت نمبر۴)

پھر فرمایا۔"اے سانپ کے بچو" (متی باب ۱۲ آیت نمبر ۳۴)

"اے سانپو۔ اے افعی کے بچو! تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے"۔ (متی باب ۲۳ آیت نمبر ۳۴)

یہ سب باتیں بطور گالی نہیں بلکہ اظہار واقعہ اور بطور تنبیہ ہیں۔ اسی طرح رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں بھی اس قسم کا الزام لگایا گیا۔ چنانچہ تاریخ میں آتا ہے:۔

"اشراف قریش ابوسفیان کی معیت میں ابو طالب کے پاس پہونچے اور کہا کہ آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کی مذمت اور ہمارے دین پر اعتراض کرتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ وہ ہماری عقل پر ہنستا اور ہمارے بزرگوں کو گمراہ خیال کرتا ہے۔ اسے سمجھا دیجئے کہ ہم سے تعرض نہ کرے۔ یا پھر اسے ہمارے حوالے کر دیجئے ہم خود اس سے نپٹ لیں گے"۔

("سیرت الرسول صفحہ ۱۸۸" از ڈاکٹر محمد حسین ھیکل اردو ترجمہ مولانا محمد وارث کامل مطبوعہ گارڈن پریس، لاہور بار دوم ۱۹۶۱)

قرآنی اسلوب کے مطابق اپنے محل پر مظلوم کی طرف سے جواباً سخت الفاظ استعمال کرنا بعض اوقات جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم" (سورۃ نساء آیت نمبر ۱۴۸)

یعنی اللہ تعالیٰ بری بات کے اظہار کو پسند نہیں فرماتا ہاں مگر جن پر ظلم کیا گیا ہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنے مظلومیت کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

"مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کسی قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی۔

لیکن وہ ابتدائی طور پر سختی نہیں ہے۔ بلکہ وہ تمام تحریر میں نہایت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ مخالفوں کے الفاظ ایسے سخت اور دشنام دہی کے رنگ میں تھے جن کے جواب میں کسی قدر سختی مصلحت تھی۔ اس کا ثبوت اس مقابلہ سے ہوتا ہے جو میں نے اپنی کتابوں اور مخالفوں کی کتابوں کے سخت الفاظ اکٹھے کر کے کتاب مسل مقدمہ مطبوعہ کے ساتھ شامل کئے ہیں۔ جس کا نام میں نے کتاب البریہ رکھا ہے اور بایں ہمہ میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں۔ ابتداء سختی کی مخالفوں کی طرف سے ہے اور میں مخالفوں کے سخت الفاظ پر بھی صبر کر سکتا تھا۔ لیکن دو مصلحت کے سبب میں نے جواب دینا مناسب سمجھا تھا۔ اول :۔ یہ کہ تا مخالف لوگ اپنے سخت الفاظ کا سختی میں جواب پا کر اپنی روش بدلا لیں اور آئندہ تہذیب سے گفتگو کریں۔ دوم:۔ یہ کہ مخالفوں کی نہایت ہتک آمیز اور غصہ دلانے والی تحریروں سے عام مسلمان جوش میں نہ آویں۔ اور سخت الفاظ کا جواب بھی کسی قدر سخت پا کر اپنی پر جوش طبیعتوں کو اس طرح سمجھا لیں کہ اس طرف سے سخت الفاظ استعمال ہوئے تو ہماری طرف سے بھی کسی قدر سختی سے جواب ان کو مل گیا"۔ (کتاب البریہ صفحہ ۱۱)

اعتراض :۔ کتاب ایک غلطی کا ازالہ کی عبارت "حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں" پر معترض نے اعتراض کیا ہے کہ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت فاطمہ" کی توہین کی ہے۔

جواب :۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کشف:۔ "ایک نہایت ہی روشن کشف یاد آیا اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبت حس سے جو خفیف سے نشہ سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے یکدفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی جیسی بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے۔ پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آ گئے۔ یعنی جناب پیغمبر خدا ﷺ و حضرت علی و حسنین و فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا"۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۵۰۳)

کشف کی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی متعدد کتب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مادر مہربان اور اپنے آپ کو فرزند اور بیٹے کی حقیقت دیتے ہوئے خود اپنے اس کشف کی حقیقت کو ظاہر فرمایا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:-

1-1 "میرے پر ظاہر کیا گیا کہ میرا سر بیٹوں کی طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ران پر ہے"۔
(نزول المسیح حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۴۹)

2- "حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں"۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۹)

3- حضرت فاطمہؓ نے کمال محبت اور مادرانہ عطوفت کے رنگ میں اس خاکسار کا سر اپنی ران پر رکھ لیا"
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ بھی کئی بزرگوں نے آپ کی طرح کے کشوف و خواب دیکھے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف سے توہین لازم آتی ہے تو پھر یہ بزرگ اور اولیاء سلف بھی آپ کے ساتھ شامل اور مرتکب توہین قرار پائیں گے۔

بزرگان سلف

1- حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے فرمایا کہ:-

"رایت فی المنام کانی فی حجر عائشۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا وانا ارضع ثدیہا الایمن ثم اخرجت ثدیہا الایسر فرضعتہ" یعنی میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حضرت عائشہ کی گود میں ہوں اور ان کے دائیں پستان کو چوس رہا ہوں پھر میں نے بایاں پستان باہر نکالا اور اس کو چوسا۔ (قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبد القادر مطبوعہ مصر صفحہ ۲۷ ترجمہ اردو صفحہ ۱۸۷ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

2- حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید نے مشہور بزرگ حضرت سید احمد بریلوی کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ "ایک دن جناب ولایت ماب نے حضرت کرم اللہ وجہہ اور جناب سیدۃ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو خواب میں دیکھا پس جناب علی مرتضیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ مبارک سے غسل دیا اور آپ کے بدن کو خوب اچھی طرح سے شست و شوکی۔ جس طرح والدین اپنے بیٹوں کو نہلاتے اور شست و شو کرتے ہیں اور جناب فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے نہایت عمدہ و نفیس قیمتی لباس اپنے ہاتھ مبارک سے ان کو پہنایا"۔ (صراط المستقیم صفحہ ۱۶۷)

3- محمد علی صاحب اپنے مرشد قطب و غوث زماں مولانا فضل الرحمان کے خواب کے متعلق اپنی کتاب "ارشاد رحمانی و فضل یزدانی" (صفحہ ۵۸ مطبع فیض شاہ جہانپور) میں فرماتے ہیں کہ:-

"ایک شب حضرت عالی اس نیاز مند سے اپنے بعض واردات اور معاملات بیان فرماتے تھے ان میں ایک یہ ارشاد ہوا کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ ہمارے گھر میں جاؤ مجھے

جاتے ہوئے شرم آئی اس لئے تامل کیا حضرت نے مکرر فرمایا کہ جاؤ ہم کہتے ہیں میں گیا اندر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف رکھتی تھیں آپ نے سینہ مبارک بالکل کھول کر مجھے سینہ سے لگالیا اور بہت پیار کیا"۔ (درویش پریس دہلی کے صفحہ ۵۰ پر یہی عبارت ہے)

پس نہ یہ بزرگ اپنے خوابوں کی بناء پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں, اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف سے کسی قسم کی توہین لازم آتی ہے۔ کیونکہ کشف ہمیشہ تعبیر طلب ہوتے ہیں جیسا قرآن کریم میں حضرت یوسف سورج' چاند اور گیارہ ستارے دیکھنا کہ وہ حضرت یوسفؑ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ ظاہر پرست تو اس پر بھی اعتراض کر سکتا ہے لیکن تعبیر پر کوئی اعتراض نہیں۔

اعتراض :- حضرت مسیح موعود علیہ السلامؑ نے مسلمانوں کو "ذریتہ البغایا" کہا ہے۔

جواب :- "کل مسلم یقبلنی و یصدق دعوتی الا ذریة البغایا"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷' ۵۴۸ مطبوعہ ریاض ہند)

یہی لفظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور جگہ پر بیان فرمایا اور اس کا ترجمہ بھی خود فرمایا۔

اذیتنی خبثا فلست بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

(انجام آتھم صفحہ ۲۸۲)

یعنی خباثت سے تو نے مجھے ایذاء دی ہے پس اگر اب تو رسوائی سے ہلاک نہ ہوا تو میں اپنے دعویٰ میں سچا نہ ٹھہروں گا۔ "اے سرکش انسان" (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱)

ذریتہ البغایا کے الفاظ انہی معنوں میں حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے بھی استعمال فرمائے ہیں چنانچہ ابو حمزہ سے مروی ہے:-

"عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ ان بعض اصحابنا یفترون و یقذفون من خالفھم۔ فقال الکف عنھم اجمل ثم قال واللہ یا ابا حمزة ان الناس کلھم اولاد البغایا۔ ما خلا شیعتنا" (فروع کافی جلد ۳ کتاب الروضہ مطبوعہ نو لکشور صفحہ ۱۳۵)

"میں نے امام باقر علیہ السلام سے کہا کہ بعض لوگ اپنے مخالفین پر افتراء باندھتے ہیں اور بہتان لگاتے ہیں آپ نے فرمایا۔ ایسے لوگوں سے بچ کر رہنا اچھا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے ابو حمزہ خدا کی قسم ہمارے گروہ کے علاوہ باقی تمام لوگ اولاد بغایا ہیں (یعنی دشمنان اہل بیت سرکش

ہیں)"

اسکی وضاحت اخبار مجاہد لاہور ۳- مارچ ۱۹۳۶ء یوں بیان کرتا ہے۔ "ولد البغایا- ابن الحرام- ولد الحرام- ابن الحلال- بنت الحلال وغیرہ یہ سب عرب کا اور ساری دنیا کا محاورہ ہے۔ جو شخص نیکو کاری کو ترک کر کے بدکاری کی طرف جاتا ہے اسکو باوجودیکہ اسکے حسب ونسب درست ہو صرف اعمال کی وجہ سے ابن الحرام- ولد الحرام کہتے ہیں۔ اندریں حالات امام علیہ السلام کا اپنے مخالفین کو اولاد بغایا کہنا بجا اور درست ہے۔

اخبار مجاہد لاہور ۳- مارچ ۱۹۳۹ء

لغت کے اعتبار سے ذریّتہ البغایا کا مفہوم

1- "البغية فى الولد نقيض الرشد و يقال هو ابن بغية" (تاج العروس جلد ۱۰ صفحہ ۴۰)
یعنی کسی کو ابن بغیہ کہنا سے مراد یہ ہے کہ وہ ہدایت سے دور ہے۔ روحانیت سے عاری ہے کیونکہ یہ رشد کی نقیض ہے۔

2- "مقدمة الجيش" (تكون قبل ورود الجيش) (تاج العروس جلد ۱۰ صفحہ ۴۰) ہر اول دستہ
یعنی ایسے لوگ جو اپنے آپ کو پیشوا سمجھتے ہیں۔ یعنی مولوی لوگ (۳) اسی طرح نیزے کی انی بھی مراد ہے۔ یعنی ایسے مخالفین جو لیڈر ہیں اور مخالفت میں پیش پیش ہیں۔ اس طرف آنحضور ﷺ نے ایک حدیث میں اشارہ فرمایا ہے۔

"علماء هم شر من تحت اديم السماء"

(مشکوۃ جلد ا کتاب العلم الفصل الثالث صفحہ ۷۸ مطبع احمدی لاہور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو یہ سمجھتے ہیں کہ ابھی ان میں نیک فطرت لوگ موجود ہیں۔ اس لئے سارے لوگ کس طرح مراد ہو سکتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:- "ہر ایک جو سعید ہو گا وہ مجھ سے محبت کرے گا اور میری طرف کھینچا جائے گا"۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۴)

"سو ہماری اس کتاب اور دوسری کتابوں میں کوئی لفظ یا کوئی اشارہ ایسے معزز لوگوں کی طرف نہیں ہے جو بدزبانی اور کمینگی کے طریق اختیار نہیں کرتے" پھر فرماتے ہیں:- (ایام الصلح ٹائیٹل پیج صفحہ ۲)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

زیر بحث عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام سے ہے اور خود حضور نے اس کا ترجمہ بھی بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ ذریتہ البغایا کی تشریح میں بیان فرمایا- "الذين طبع الله على قلوبهم" یعنی ذریتہ البغایا کے وہ لوگ مراد ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کردی ہے اور حق کو قبول نہ کرنے اور مخالفت میں حد سے زیادہ بڑھ جانے والے باغی، سرکش لوگ نہ کہ کنجنیوں کی

اولاد۔

اعتراض

حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب انجام آتھم سے یہ حوالہ "آپ کا (یعنی حضرت عیسیٰ کا) خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا"۔ درج کرکے آپ پر توہین مسیح علیہ السلام کے مرتکب ہونے کا الزام لگایا ہے۔

الزامی جواب

1 "هذا ما كتبنا من الاناجيل على سبيل الالزام وانا نكرم المسيح ونعلم انه كان تقيا و من الانبياء الكرام" (البلاغ صفحہ ۷۹ از حضرت مسیح موعود)

یعنی ہم نے یہ سب باتیں از روئے اناجیل بطور الزام خصم لکھی ہیں ورنہ ہم تو مسیحؑ کی عزت کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ پارسا اور برگزیدہ نبیوں میں سے تھے۔

2- "ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دیکر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں"۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۸)

3- ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان مقدس کا بہرحال لحاظ ہے...... سخت الفاظ کے عوض میں ایک فرضی مسیح کا بالمقابل ذکر کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی سخت مجبوری سے"۔ (مکتوبات احمد جلد ۳ صفحہ ۱۴)

4- "عیسائی لوگ درحقیقت ہمارے اس عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے جو اپنے تئیں صرف بندہ اور نبی کہتے تھے...... بلکہ ایک شخص یسوع کو مانتے ہیں...... اور کہتے ہیں اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا...... پڑھنے والوں کو چاہئے کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ سمجھ لیں بلکہ وہ کلمات یسوع کے متعلق لکھے گئے ہیں جس کا قرآن و حدیث میں نام و نشان نہیں"

(آریہ دھرم ٹائیٹل پیج آخر)

5- "ہم نے اپنے کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی مسیح مراد لیا ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ بن مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں"۔

(تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۶۴، ۶۵)

6- موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں۔ سو میں اس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہم نام ہوں اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں"۔ (کشتی نوح صفحہ ۲۵۰)

سید آل حسن نے بھی عیسائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

7- "ذرا اپنے گریباں میں سر ڈال کر دیکھو کہ معاذاللہ حضرت عیسیٰ کے نسب مادری میں دو جگہ تم آپ ہی زنا ثابت کرتے ہو۔ (استفسار بحوالہ مقدمہ بہاولپور صفحہ ۱۳۴)

پادری عماد الدین کا اقرار

"راحاب تو کسبی تھی اور تمر بھی حرام کار تھی بنت سبع بھی بدکار تھی اس نے داؤد سے زنا کیا" (انجیل متی کی تفسیر صفحہ ۷)

بائیبل کا بیان

1- یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کی جن دادیوں، نانیوں کو (جو آپ کے نسب نامہ میں درج ہیں) زناکار قرار دیا ہے۔ ان کا ذکر بائبل میں مختلف مقامات پر آیا ہے۔ مثلاً (ا) تمر کے ہاں اپنے خسر یہوداہ کے ساتھ مباشرت سے دو بیٹے (توام) زارح اور فارص پیدا ہوئے"۔ (پیدائش ۱۸، ۳۰-۲۸ : ۳۸)

2- "راحاب ایک کسبی عورت تھی جس کے ہاں جاسوس چھپے تھے"۔ (یشوع ۱ : ۲)

3- "بنت سبع العام کی بیٹی اور حتی اوریاہ کی بیوی تھی داؤد نے اس سے صحبت کی اور وہ حاملہ ہو گئی۔ اور پھر اس کے خاوند کو ایک جنگ میں مروا دیا اور اس کی بیوی کو اپنے گھر لے آیا"۔ (۲ سموئیل ۲۷-۴۵ : ۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں کے آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر پے در پے گندے حملوں اور گالیوں سے تنگ آ کر الزامی جواب والا طریق اختیار کیا۔ اور ان کی ہی کتب سے ان کا چہرہ دکھایا آپ فرماتے ہیں:۔

یہ طریق ہم نے چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں سن کر اختیار کیا ہے۔ (نور القرآن نمبر ۲ صفحہ ۱۳)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں کو ان کا چہرہ ان کے آئینے میں دکھایا ہے اور نقل کفر کفر نہ باشد۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

عیسائیت

مضمون	حوالہ
واقعات صلیب اور بائیبل	
1- مصلوب لعنتی ہوا کرتا ہے۔	1- استثناء ۲۱:۲۲-۲۳ 2- گلتیوں ۳:۱۳
2- مسیح کو مصلوب ہونا پسند نہ تھا۔ اس لئے وہ یہودیہ جانا نہ چاہتا تھا	یوحنا ۷:۱
3- (i) مسیح کو واقعہ صلیب کے بارے پہلے سے خدا نے اطلاع دے دی تھی۔	۱- مرقس ۱۴:۴۱ ۲- یوحنا ۱۳:۱
ii اسی لئے نشان مانگنے والوں کو یوناہ کا نشان دیکھانے کا ذکر کیا۔	متی ۱۲:۳۹-۴۰ ۱۶:۴
iii واقعہ صلیب سے ایک رات قبل مشہور معروف طبیب کو بلا کر دوا بنانے کا کہا۔	یوحنا ۱۹:۳۹
iv- چنانچہ نکودیمس حضرت مسیح کی ہدایت کے مطابق مرہمی دوائی تیار کر کے لایا۔	یوحنا ۱۹:۴۰
4- واقعہ صلیب سے بچنے کے لئے مسیح نے خود دعا کی۔	۱- متی ۲۶:۳۸- یوحنا ۱۲:۲۷-۲۸ ۲- مرقس ۱۴:۳۵-۳۶ ۳- لوقا ۲۲:۴۲
شاگردوں کو بھی حکم دیا کہ میرے لئے دعا کرو۔	۱- متی ۲۶:۳۶ ۲- مرقس ۱۴:۳۲-۳۳ ۳- لوقا ۲۲:۴۰
5- کیونکہ مسیح جانتا تھا کہ	

مضمون	حوالہ
" دعا ایمان کے ساتھ ہو تو قبول ہوتی ہے۔	یعقوب ۵: ۱۵-۱۷
ii خداوند شریروں سے دور اور صادقوں کی سنتا ہے۔	امثال ۱۵: ۲۹
iii صادق کو خدا نجات دیتا ہے۔	زبور ۳۷: ۳۶-۴۰
iv خدا توکل کرنے والوں کو مخالفوں سے بچاتا ہے۔	زبور ۱۷: ۶-۷
v- خدا گنہگار کی دعا نہیں سنتا نیک کی ضرور سنتا ہے۔	یوحنا ۹: ۳۱
vi خدا کا وعدہ ہے تو مصیبت میں مجھے پکار میں تیری سنو گا اور تجھے بچاؤں گا۔	زبور ۵۰: ۱۵-۱۹
vii مسیح خود لوگوں کو ہدایت دیتے رہے کہ مانگو تو دیا جائے گا۔	متی ۷: ۷
6- چنانچہ خدا ترسی کے باعث اس کی دعا سنی گئی	عبرانیوں ۵: ۷
7- مسیح نے آسمان سے فرشتے کو اترتے دیکھا جس نے آکر مسیح کو تسلی دی۔	لوقا ۲۲: ۴۳ یوحنا ۱۲: ۲۸-۳۰
8- (i) خدا تعالیٰ بھی مسیح کا خون بہانا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے مسیح کو بچپن میں مصر میں لے جانے کی تلقین کی گئی۔	متی ۲: ۱۳-۲۰
ii گرفتاری کی رات پیلاطوس کی بیوی کو انذاری خواب آئی۔	متی ۲۷: ۱۹
iv کرسی عدالت پر پیلاطوس نے بیوی کا پیغام سن کر مسیح کو چھوڑنے کی کوشش کی۔	1- یوحنا ۱۹: ۱۲ 2- متی ۲۷: ۱۷-۱۸ 3- مرقس ۱۵: ۹-۱۰
v پیلاطوس نے پوچھا کہ اس میں کیا برائی ہے۔	1- مرقس ۲۳: ۲۲ 2- لوقا ۱۵: ۱۴
vi چھوڑنے کے ارادہ سے کہا میں اس میں کوئی جرم نہیں پاتا۔	1- لوقا ۲۳: ۱۳-۲۰ 2- یوحنا ۱۸: ۳۸-۳۹ 3- یوحنا ۱۹: ۴
vii جب یہودی نہ مانے تو پیلاطوس نے بریت کے اظہار کے لئے اپنے ہاتھ دھوئے۔	متی ۲۷: ۱۷-۲۴
9- ساتھ صلیب پر چڑھنے والے ڈاکوؤں نے طعن کیا۔	1- مرقس ۱۵: ۳۵ 2- متی ۲۷: ۴۴

مضمون	حوالہ
10- لوگوں نے طعن کے طور پر کہا سچا ہے تو نیچے اتر آ ہم ایمان لے آئیں۔	۱- متی ۲۷: ۴۰
	۲- مرقس ۱۵: ۳۲
	۳- لوقا ۲۳: ۳۵
11- مسیح کو بے ہوش کرنے کے لئے شراب کے نام پر کوئی چیز دی گئی۔	1- متی ۲۷: ۳۴، ۴۸
	2- مرقس ۱۵: ۲۳
	3- یوحنا ۱۹: ۲۹-۳۰
12- مسیح نے درد بھری آواز میں دعا کی۔ ایلی ایلی لما سبقتنی	متی ۲۷: ۴۶
13- پیلاطوس سے جب لاش مانگی گئی تو اس نے تعجب کیا اور تصدیق چاہی کہ فی الواقعہ مسیح مرگیا ہے۔	مرقس ۱۵: ۴۴-۴۵
14- مسیح صلیب پر صرف ۳ گھنٹے رہا	متی ۲۷: ۴۶
	یوحنا ۱۹: ۱۴
ii- مسیح صلیب پر صرف ۶ گھنٹے رہا	مرقس ۱۵: ۲۵
15- پیشگوئی کے مطابق مسیح کی ٹانگیں نہ توڑی گئیں۔	زبور ۳۴: ۱۵-۲۲،
	یوحنا ۱۹: ۳۳
زلزلہ اور آندھی آئی	متی ۲۷: ۵۱-۵۲
16- برچھی چبھونے پر پانی اور خون فی الفور بہہ نکلا	یوحنا ۱۹: ۳۴-۳۵
17- پروگرام کے مطابق خلاف قانون پیلاطوس نے یوسف ارمتیا کو مسیح کو لے جانے دیا۔	متی ۲۷: ۵۸
	مرقس ۱۵: ۴۳
	لوقا ۲۳: ۵۲
	یوحنا ۱۹: ۳۸
18- پروگرام کے مطابق نکودیمس ۱۰۰ پونڈ وزنی مرہم تیار کرکے لایا جو مسیح کے بدن پر لیپ کی گئی اور مسیح کو کھلی کمرہ نما زیر زمین جگہ پر رکھا گیا۔	یوحنا ۱۹: ۴۰-۴۲
19- خدا تعالیٰ نے پہلے یہ خبر دے رکھی تھی کہ مسیح صلیب سے بچایا جائے گا۔	زبور ۲۲: ۱-۲۴
	زبور ۳۰: ۱-۱۲
	زبور ۲۸: ۱-۹

مضمون	حوالہ
واقعہ صلیب کے بعد	
یہودیوں کو شک تھا کہ مسیحؑ نہیں مرا۔	متی ۶۳-۶۴: ۲۷
1- قبر پر موجود سپاہیوں کو پیسے دے کر ساتھ ملایا گیا۔	متی ۱۲: ۲۸
2- بعض لوگوں نے حفاظت کی غرض سے نگرانی کی ذمہ داری ادا کی۔	لوقا ۴-۵: ۲۴؛ یوحنا ۱۲: ۲۰
3- یسوع مسیحؑ شناخت سے بچنے کے لئے اپنا حلیہ تبدیل کرتے رہے۔	لوقا ۱۳-۳۱: ۲۱
	یوحنا ۱-۷: ۲۱
i حتی کہ محبوبہ تک نہ پہچان سکی۔	یوحنا ۱۴: ۲۰
	یوحنا ۱۶: ۲۱
ii جب مسیحؑ خدا کی رہنمائی میں فلسطین سے نکلے تو نہ تو کوئی ان کو پہچان سکا نہ پیچھا کیا۔	لوقا ۱۷-۳۱: ۲۴ (روایت حضرت ابو ہریرۃؓ کنز العمال جلد دوم)
4- حواریوں سے چھپ کر ملاقات کرتے رہے۔	لوقا ۳۶: ۲۴
	یوحنا ۱۹: ۲۰
5- حواریوں کو یقین دہانی کرائی کہ میں وہی ہوں۔	لوقا ۳۹: ۲۴
i- ان کی تسلی کے لئے مچھلی کا قتلہ لے کر کھایا	لوقا ۴۲: ۲۴
ii- مزید بتایا کہ روح کی ہڈی اور گوشت نہیں ہوتے۔	لوقا ۳۹: ۲۴
6- بتایا کہ میں ابھی تک اپنے باپ کے پاس نہیں گیا۔	یوحنا ۱۷: ۲۰
7- مریم مگدلینی کو کہا زندہ کو مردوں میں کیوں تلاش کرتی ہو۔	لوقا ۵: ۲۴
8- نہ وہ عالم ارواح میں چھوڑ گیا اور نہ جسم کے سڑنے کی نوبت آئی۔	اعمال ۲۳-۲۴: ۲
9- ان باتوں سے اس نے ظاہر کر دیا کہ وہ کس قسم کی موت سے جلال ظاہر کرے گا۔	یوحنا ۱۹: ۲۱
10- واقعہ صلیب کے بعد گلیل کو روانگی	متی ۱۰: ۲۸
تاکہ خدا کے پراگندہ فرزندوں کو جمع کر کے ایک کر دے	1- یوحنا ۵۲: ۱۱ 2- یسعیاہ ۸: ۵۶

مضمون	حوالہ
	3- یوحنا ۲۰ : ۱۷
	4- ۱- پطرس ۲۵ : ۲
پولوس کو بھی مسیح کی طرح مردہ سمجھا گیا مگر وہ زندہ تھا۔	اعمال ۲۰-۱۹ : ۱۴
11- مسیح نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میری اور بھی بھیڑیں جو اس بھیڑخانہ کی نہیں۔	یوحنا ۱۶ : ۱۰
12- مسیح کو اور ان کی والدہ کو فلسطین چھوڑنا پڑا اور مختلف ملکوں سے ہوتے ہوئے ایک دور کی سرزمین کی طرف سفر اختیار کرنا پڑا۔	تفسیر ابن جزیر جلد ۳ صفحہ ۱۹۷ بحوالہ حضرت مسیح کشمیر میں فوت ہوئے۔(انڈریاس فابر قیصر)
اگر مسیح صلیب پر مرجاتے تو ان کی صداقت مشتبہ ہوجاتی کیونکہ خدا کا فیصلہ ہے۔	
1- جھوٹا نبی قتل کیا جائے۔	استثناء ۲۰-۱۹ : ۱۸
2- جھوٹے نبی تلوار اور کال سے ہلاک ہوں گے۔	یرمیاہ ۱۵ : ۱۴
3- میرا ہاتھ جھوٹے نبی کے خلاف چلے گا۔	حزقیل ۹ : ۱۳
i- مسیح کو معلون ثابت کرنے میں یہودیوں کامیاب ہو جاتے۔	استثناء ۲۳-۲۲ : ۲۱
ii- حالانکہ مسیح کو کوئی معلون نہیں کہتا۔	۱- اکرنتھوں ۳ : ۲۱
iii- خدا کا یہ وعدہ کہ وہ نیکوں کی دعا کو قبول کرتا ہے اور انہیں مصیبت سے بچاتا ہے جھوٹا ثابت ہوتا۔	۱- امثال ۲۹ : ۱۵ ۲- یعقوب ۱۷-۱۵ : ۵ ۳- زبور ۴۰-۳۶ : ۳۷ ۴- زبور ۱۹-۱۵ : ۵۰ زبور ۲۲-۱۵ : ۳۴ ۵- یوحنا ۳۱ : ۹
13- یوناہ نبی کے نشان کا جو وعدہ مسیح نے کیا جھوٹا ثابت ہوتا۔ کیونکہ	متی ۴۰-۳۹ : ۱۲
1- یوناہ نبی سمندر میں پڑ کر باوجود موت کے تمام اسباب کے زندہ رہا	یوناہ ۱۷ : ۱
2- مچھلی کے پیٹ میں موت کے تمام اسباب مکمل ہونے کے باوجود زندہ رہا۔	یوناہ ۲-۱ : ۲

مضمون	حوالہ
3- خدا نے یوناہ نبی کی دعا کو سن کر مچھلی کے پیٹ سے زندہ نکال دیا-	یوناہ ۲:۱۰
4- یوناہ نبی کی قوم ان پر ایمان لائی-	یوناہ ۳:۰۵
5- یہی بات مسیح نے کہی کہ میری اور بھیڑیں ہیں جو میری آواز سنیں گی-	یوحنا ۱۰: ۱۶
5 - اگر مسیح قربانی دینے کی غرض آیا تھا تو قربانی دینے سے کیوں کتراتا رہا-	یوحنا ۷: ۱-۲
ii گرفتار کرانے والے حواری یہودہ اسکریوطی سے نفرت کا اظہار کیوں؟ اور اسے شیطان کیوں کہا گیا-	یوحنا ۶: ۷۰
کفارہ کی حقیقت	
کیا آدم نے گناہ کیا؟	
1- گناہ یہ ہے کہ انسان اچھے اور برے کی صلاحیت رکھنے کے باوجود عمداً برا کام کرے جبکہ	
2- آدم اور حوا میں اچھے اور برے کی صلاحیت ہی نہ تھی-	پیدائش ۲: ۱۷ پیدائش ۳: ۰۳
3- پھل نافرمانی کی غرض سے نہ کھایا بلکہ سانپ نے بہکایا-	پیدائش ۳: ۰۴ پیدائش ۶: ۳
4- خدا نے سانپ کو تو سزا دی مگر	پیدائش ۳: ۱۴-۱۷
5- آدم حوا کو پہننے کو لباس مہیا کیا	پیدائش ۳: ۲۱
6- پھل کھا کر آدم کو نیک بد کی تمیز حاصل ہوئی- (سزا نہ دی گئی)	پیدائش ۳: ۲۲
7- آدم اور حوا کو نیک وبد کی تمیز میں خدا کی مانند ہونے میں مزید ترقی کے امکان کی وجہ سے نکالا گیا تاکہ ہمیشہ کی زندگی نہ پائیں-	پیدائش ۲ : ۲۳ پیدائش ۳ : ۲۳
8- آدم جنت میں ہمیشہ رہنے کے لئے پیدا نہ ہوا تھا بلکہ زمین میں پھلنے پھولنے کے لئے پیدا ہوا-	پیدائش ۱: ۲۸ پیدائش ۲: ۱۵

مضمون	حوالہ
9- جنت میں آدم و حوا مثل بچہ کے تھے جب نیک و بد کی تمیز کے قابل ہوئے تو منصوبہ بندی کے تحت انہیں زمین میں بھیج دیا گیا، نہ کہ سزا کے طور پر	پیدائش ۱: ۲۶
کیا آدم کی اولاد میں گناہ آیا	
1- جب آدم نے گناہ کیا ہی نہیں تو گناہ کہاں سے آگیا۔	
2- آدم کو فرمایا پہلا بچہ (نر و مادہ) پاک ہے۔	خروج ۱۳: ۱-۲
3- حضرت عیسیٰ کو اسی قانون کے تحت گرجا میں لایا گیا۔	یوقا ۲: ۲۳
4- حضرت عیسیٰ بھی بچوں کو پاک سمجھتے تھے۔ اس لئے	مرقس ۱۰: ۱۴-۱۵
5- حضرت عیسیٰ نے حواریوں کو بچہ بننے کا حکم دیا۔	مرقس ۱۰: ۱۴-۱۵
6- بائیبل میں مسیح سے قبل نیک اور پاک لوگوں کا ذکر موجود ہے۔ جو بتا رہا ہے کہ نیک بننے کے لئے انہیں مسیح کے خون کی ضرورت نہ تھی۔ اگر اس وقت نہیں تو اب کیوں؟	
کیا مسیح خود پاک تھا کہ کفارہ دے سکے	
1- جو عورت سے پیدا ہوا وہ کیونکر پاک ٹھہرا۔	ایوب ۱۴: ۴، ۱۵: ۱۴، ۲۵: ۴
2- مسیح نے پاک ہونے کے لئے بپتسمہ لیا۔	متی ۳: ۱۵
3- بپتسمہ لینے کے بعد مسیح پر روح القدس نازل ہوا۔	متی ۳: ۱۶
4- جبکہ یوحنا پیٹ میں ہی روح القدس سے بھر گیا۔	لوقا ۱: ۱۵
5- اسی لئے مسیح نے یوحنا کو سب سے بڑا قرار دیا۔	متی ۱۱: ۱۱
6- مسیح نے اپنے نیک ہونے کی خود نفی کر دی۔	مرقس ۱۰: ۱۸
7- پہلے عورت نے کھایا اور اپنے خاوند کو بھی دیا۔	پیدائش ۳: ۶
8- عورت کو سزا دی کہ دردِ زہ سے بچہ جنے گی۔	پیدائش ۳: ۱۶
9- مرد کو سزا دی کہ خون پسینے کی محنت سے روٹی کمائے گا۔ کفارہ کے بعد یہ سزا باقی ہے۔ کیوں؟ بانجھ کے بارے کیا خیال ہے؟	پیدائش ۳: ۱۹
10- کفارہ کا تصور پہلے موجود نہ تھا بلکہ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔	
1- میں قربانی نہیں رحم پسند کرتا ہوں۔	ہوسیع ۶: ۶

مضمون	حوالہ
	۲- متی ۹: ۱۳
	۳- متی ۱۲: ۷
2- بدکار بھی توبہ کرکے معافی حاصل کرسکتے ہیں۔	۱- یسعیاہ ۵۵: ۷
	۲- حزقیل ۱۸: ۲۸
3- اگر شریر شرارت سے باز آئے تو زندہ رہے گا۔	حزقیل ۱۸: ۲۷
4- گناہ سے باز آئے تو زندہ رہے۔	حزقیل ۱۸: ۵-۲۱
5- خدا نے معافی کی درخواست پر معاف کردیا۔	گنتی ۱۴: ۱۹-۲۰
6- عاجزی سے دعا کرنے پر معافی اعلان	۲تواریخ ۷: ۱۴
7- جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرتی ہے۔	حزقیل ۱۸: ۲۷
	حزقیل ۳۰: ۲۰-۲۱
	یرمیاہ ۳۰: ۲۹-۳۰
8- ہر ایک اپنی ہی بدکاری سے مرے گا۔	یرمیاہ ۳۱: ۳۰
9- بیٹا باپ کے گناہ کے عوض نہ مرے گا۔	حزقیل ۱۸: ۱۴-۱۷-۲۰
10- بیٹا باپ کے بدلے اور باپ بیٹے کے بدلے نہ مارا جائے۔	۲سلاطین ۱۴: ۶
	استثناء ۲۴: ۱۶
	۲تواریخ ۲۵: ۴
11- صرف خدا ہی بچانے والا اور نجات دینے والا ہے۔	یسعیاہ ۴۳: ۱۱
12- اے اسرائیل کے خدا نجات دینے والے	یسعیاہ ۴۵: ۱۵
13- آدمی کی جان کا کفارہ اس کا مال ہے۔	امثال ۱۳: ۸
14- صادق کا چراغ روشن رہے گا لیکن شریر کا دیا بجھادیا جائے گا۔	امثال ۱۳: ۹
15- شریر صادق کا فدیہ ہوگا۔ دغا باز راست باز کے بدلے دیا جائے گا۔	امثال ۲۱: ۸
مسیح کے خون کی گناہوں کی معافی کے لئے ضرورت نہیں۔	
1- تو اپنی باتوں کے سبب راست باز اور قصوروار ہوگا۔	متی ۱۲: ۳۷

مضمون	حوالہ
2- توبہ کرو تا تمہارے گناہ مٹائے جائیں۔	اعمال ۱۹ :۳
	اعمال ۲۸ :۲
3- اگر جنت میں جانا چاہتا ہے تو یہ عمل کر۔	متی ۱۶-۲۲ :۱۹
4- اگر توبہ نہ کرو تو آسمانی بادشاہت میں داخل نہ ہو گے۔	متی ۳ :۱۸
5- اگر گناہوں کا اقرار کریں تو خدا معاف کردے گا۔	1-یوحنا کا خط نمبر۱' ۹ :۱
	2- متی ۸-۹ :۳
	3- اعمال ۳۸ :۲
	4- اعمال ۲۴ :۱۳
	5- مرقس ۴ :۱
	6- لوقا ۳ :۳
6- لوگوں کے گناہ معاف کرو خدا تمہارے گناہ معاف کرے گا۔	متی ۱۴ :۶
7- اگر توبہ نہ کروگے تو سب ہلاک ہو جاؤ گے۔	لوقا ۳-۴ :۱۳
8- اعمال سے انسان راستباز ٹھہرتا ہے	یعقوب کا خط ۲۴ :۲
i- ابن آدم کو گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔ (تو پھر قربانی دینے کی کیا ضرورت تھی)	متی ۶ : ۹
ii- حواریوں کو بھی گناہ معاف کرنے کا اختیار دیا۔	یوحنا ۱۸-۲۰ :۲۰
iii- میرا جسم کچھ نہیں بلکہ تعلیم ہے جو بچا سکتی ہے۔	یوحنا ۶۳ :۶
iv- پطرس کو حکم دیا ستر بار گناہ معاف کرو	متی ۲۱-۲۲ :۱۸
کفارہ پر ایمان کا نتیجہ	
1- سننے میں آیا ہے کہ حرامکاری بڑھ گئی ہے۔	۱-کرنتھیوں ۱ :۵
2- میں صاف کہہ دوں گا میری تم سے کبھی واقفیت نہ تھی	متی ۲۲ :۷
کفارہ کے عقیدہ پر تبصرہ	
1- (ا) خدا نے آدم کو پاک پیدا کر کے زمین کو پاک لوگوں سے بھرنے کا ارادہ کیا تو سانپ نے آدم کو گناہ گار بنا کر خدائی منصوبہ ناکام بنا دیا جس کا خدا کو غم پہنچا۔ کیا ایسا خدا قادر مطلق خدا ہو سکتا ہے؟	پیدائش ۶ :۶

حوالہ	مضمون
	2- اگر خدا عادل ہونے کی وجہ سے گناہ معاف نہیں کر سکتا تو یہ حل شروع میں کیوں نہ سوچا۔ کیونکہ ہزارہا سال لوگوں کو گناہ گار مرتے دیکھتا رہا۔ سانپ کو لعنتی قرار دینے کے علاوہ کچھ نہ کر سکا۔ اس صورت میں یہودی' یہودہ اور پیلاطوس انعام کے مستحق ہیں جنہوں نے خدائی عدل میں مدد دی۔ یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ باقی لوگ تو گناہ کی وجہ سے ہمیشہ کی موت مر گئے مگر خدا نے اپنے بیٹے کو تیسرے دن ہی زندہ کر کے کونسا عدل کا تقاضا پورا کیا۔ یہ عارضی موت مستقل موت کا بدل کس طرح ہو سکتی ہے۔ اگر خدا اپنے بیٹے کو ہمیشہ کے لئے مار کر حقیقی قربانی نہیں کرنا چاہتا تھا تو یہ ڈرامہ ہی کیوں کیا؟ حقیقت یہ ہے کہ کوئی قربانی نہیں ہوئی یہی وجہ ہے کہ عیسائی آج بھی کفارہ پر ایمان کے باوجود سزا بھگت رہے ہیں۔
	آنحضرت ﷺ کے بارے بائبل کی پیشگوئیاں
استثناء ۱۸: ۱۸	ا تیرے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔
اعمال ۲۲ :۳	
پیدائش ۴-۱ :۲۱	بنی اسماعیل بنی اسرائیل کے بھائی ہیں۔
پیدائش ۸-۱ :۱۷	
پیدائش ۱۶-۱۲ :۲۵	
سورہ المزمل :۱۶	ب انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا ....
استثناء ۲ :۳۳	2- دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاران سے آیا
پیدائش ۲۱-۲۰ :۲۱	3- فاران مکہ میں ہے۔
یسعیاہ ۱۷-۱۳-۶ :۲۱	4- عرب کی بابت بارنبوت
حبقوق ۶-۳ :۳	5- قدوس فاران سے آیا

مضمون	حوالہ
6- قیدار اور سلع کے لوگ گیت گائیں	یسعیاہ ۴۲: ۱-۱۷
	یسعیاہ ۳۵: ۲-۱۰
7- قیدار کی سب بھیڑیں جمع ہوں گی اور میں اپنے گھر کو جلال بخشوں گا۔	یسعیاہ ۶۰: ۷-۸
ب-قیدار حضرت اسمٰعیل کے بیٹے کا نام تھا۔	
8- مبارک وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔	زبور ۱۱۸: ۲۰-۲۶
	میکاہ ۵: ۲
	متی ۲۳: ۳۹
ایک بچہ ہوگا جس کا نام عجیب ہوگا .... حکومت کی ذمہ داری اس کے کندھے پر	یسعیاہ ۹: ۶-۸
مسیح کی بعثت کے وقت یہودی ایلیاء' مسیح اور وہ نبی کے منتظر تھے۔	یوحنا ۱: ۱۹-۲۲
مسیح نے وضاحت کردی کہ ایلیا یوحنا کے وجود میں آچکا ہے۔	متی ۱۱: ۱۵
	متی ۱۷: ۱۰-۱۲
مجھے بہت سی باتیں کرنی ہیں ..... جب روح حق آئے گا تو سب کچھ بتائے گا۔	یوحنا ۱۶: ۷-۱۳
دوسرے مددگار کے لئے درخواست کروں گا۔	یوحنا ۱۴: ۱۶
دنیا کا سردار آتا ہے۔	یوحنا ۱۴: ۳۰
باپ میرے نام سے بھیجے گا	یوحنا ۱۴: ۲۵-۲۶
	یوحنا ۱۵: ۲۷
جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا۔	۱-کرنتھیوں ۱۳: ۱۰
میں نہیں پڑھ سکتا	یسعیاہ ۲۹: ۱۱-۱۲
باغ کے ٹھیکہ کی مثال کہ آخر پر باغ کا مالک خود آئے گا	۱- متی ۲۱: ۳۳-۴۷
	۲- لوقس ۱۲: ۱-۱۱
	۳- لوقا ۲۰: ۹-۱۸
مسیح دوبارہ نہیں آسکتا جب تک وہ نبی نہ آئے۔	اعمال ۲۱: ۱۷-۲۲
میرا جانا بہتر ہے جاؤں گا تو اسے بھیج دوں گا۔	یوحنا ۱۶: ۷-۱۳

مضمون	حوالہ
واقعہ پینتیکوس میں روح القدس کا ظہور مصداق نہیں بن سکتا۔	یوحنا نمبر۱، ۱-۳۳ :۴
مسیح نے تو خود اپنے حواریوں کو فرمایا "روح القدس لو"	یوحنا ۲۲ :۲۰
مسیح کی بعثت کی غرض	
یہ اعلان کرتا تھا کہ	
1- خدا کی بادشاہت قریب آگئی ہے۔	متی ۱۷ :۴
2- مجھے اور شہروں میں خوشخبری دینی ہے اسی غرض کے لئے بھیجا گیا ہوں	لوقا ۴۳ :۴
3- یسوع نے منادی کہ بادشاہی قریب آگئی ہے۔	مرقس ۱۵ :۱
4- حواریوں کو حکم دیا کہ منادی کرو کہ بادشاہی قریب آگئی ہے۔	۱- متی ٦ :۱۰ ۲- لوقا ۹-۱۲ :۱۰
5- اور شہروں میں جا کر منادی کریں اسی لئے نکلا ہوں۔	مرقس ۳۸-۳۹ :۱
6- دعا سکھلائی کہ "تیری بادشاہی آئے"	متی ۱۰ :٦
7- ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔	لوقا ۱۰ :۱۹
سفید گھوڑے پر سوار کو کھلے آسمان سے آتے دیکھا۔	مکاشفہ ۱۱-۱٦ :۱۹
	دانیال ۲:۴۴، ۱۳-۱۴ :۷،
	۲۷ - ۲۴:۹
	مکاشفہ ۱۰-٦ :۱۴، ۱-۵ :۵،
	یسعیاہ ۱۰-۱۱: ۱۱، یسعیاہ ۱۳-۱: ۴۲
	یسعیاہ ۱۳-۱: ۱۴، ملاکی ۲-۱: ۳
	زبور ۱-۱٦: ۹۱
	امثال ۱۰-۲۹: ۵
	زبور ۲۱-۲۵: ۱۱۸
	یرمیاہ ۱۵-۱۸: ۵، ۳۱-۳۴: ۳۱،
	زبور ۹-۱۷: ۵۷۲

مضمون	حوالہ
آنے والا روح القدس سے بپتسمہ دے گا جبکہ مسیح نے خود بپتسمہ لیا۔	متی ۱۱ : ۳

بائیبل میں خدا کے بیٹے کا محاورہ

مضمون	حوالہ
مسیح خدا کے حقیقی، سوتیلے، متبنی یا منہ بولے بیٹے میں سے کیا تھے۔ جبکہ حقیقی اور سوتیلا بیٹا خدا کی بیوی کا تقاضا کرتا ہے۔ متبنی کمزوری اور نعوذ باللہ فنا کو چاہتا ہے جو کہ ناممکن ہے۔ استعارہ اور منہ بولے بیٹے کی مثالوں کا بائیبل میں ذکر موجود ہے۔ مثلاً	
1- تو میرا بیٹا ہے آج مجھ سے پیدا ہوا ہے۔	زبور ۷ : ۲
2- میں اس کا خدا اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔	مکاشفہ ۷ : ۲۱
3- یعقوب میرا پہلا بیٹا ہے۔	خروج ۲۲ : ۴
4- میں خدا اسرائیل کا باپ ہوں۔	یرمیاہ ۹ : ۳۱
5- آدم خدا کا بیٹا تھا۔	لوقا ۳۸ : ۳
6- خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا۔	پیدائش ۲ : ۶
7- خدا کے سب بیٹے خوشی سے للکارتے تھے۔	ایوب ۷ : ۳۸
8- ہم خدا کے بیٹے ہیں جو خدا سے ہدایت پاتے ہیں۔	رومیوں ۱۴-۱۶ : ۸
9- تم خدا کے بیٹے ٹھہرو گے۔	لوقا ۳۵ : ۶
10- جو صلح کراتے ہیں وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔	متی ۹۴۵ : ۵
11- یتیموں کا باپ خدا ہے۔	زبور ۵ : ۶۸
12- اگر بخشو گے تو آسمانی باپ تمہیں بخشے گا۔	۱- مرقس ۲۵ : ۱۱ ۲- متی ۱۴ : ۶
13- جنہوں نے خدا کی روح سے ہدایت پائی خدا کے بیٹے ہیں۔	رومیوں ۱۴ : ۸
14- ناپاک چیزوں کو نہ چھوڑو تو میں تمہارا باپ اور تم میرے بیٹے ہوگے۔	۲- کرنتھیوں ۱۸-۱۷ : ۶
15- خدا کے فرزند گناہ نہیں کرتے	یوحنا کا خط نمبر ۱، ۹-۱۰ : ۳
16- اس نے انہیں خدا کا فرزند ہونے کا حق بخشا۔	یوحنا ۱۲-۱۳ : ۱

مضمون	حوالہ
17- وہ پکارے گا تو میرا باپ ہے۔	1- زبور ۷ : ۲
	2- زبور ۲۶ : ۸۹
18- جو میرا گھر بنائے گا وہ میرا بیٹا ہوگا۔	اتواریخ ۱۰ : ۲۲
19- جو یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے وہ خدا کا بیٹا ہے۔	یوحنا نمبر ۱، ۱-۲ : ۵
20- تمہارا آسمانی باپ۔	متی ۴۸ : ۵
	متی ۱ : ۶
21- سچے پرستار اپنے باپ کی پرستش روح سے کریں	یوحنا ۲۳ : ۴
22- جو خدا کے حکموں پر عمل کرتے ہیں وہ خدا کے بیٹے ہیں۔	یوحنا ۴۴-۳۸ : ۸
23- تم سب خدا ہو۔	یوحنا ۳۶-۳۴ : ۱۰
24- اے موسیٰ تو خدا ہوگا۔	خروج ۱۶ : ۴، ۱-۲ : ۸۲

یسوع کے علاوہ نیک لوگ

مضمون	حوالہ
1- نوح خدا کے ساتھ چلتا تھا۔	پیدائش ۲۴ : ۵
2- یوسف میں خدا کی روح تھی۔	پیدائش ۳۸ : ۴۱
3- بضلی ایل بن اوری روح اللہ سے معمور تھا	1- خروج ۳۱ : ۳۵
	2- گنتی ۱۸ : ۲۷
4- یشوع بن نون حکمت کی روح سے بھرا ہوا تھا۔	استثناء ۹ : ۳۴
5- داؤد کو خدا نے چن لیا	ا- سلاطین ۳۴ : ۱۱
6- داؤد راست باز تھا۔	1- سلاطین ۸ : ۱۴
7- خدا حزقیل کے ساتھ تھا	۲ سلاطین ۷ : ۱۸
8- یسعیاہ نبی صالح تھا	۲ سلاطین ۳ : ۲۰
9- یوسیاہ نے وہ کیا جو راست تھا۔	۲ سلاطین ۲ : ۲۲
10- ایوب راست باز تھا	ایوب ۱ : ۶
11- نوح دانی ایل اور ایوب صادق تھے۔	حزقیل ۱۴-۱۳ : ۱۴
12- دانی ایل نیک اور راست باز تھا۔	دانی ایل ۴ : ۶
13- یوحنا سب سے زیادہ راست باز تھا۔	متی ۱۱ : ۱۱
14- زکریا اور اس کی بیوی راست باز تھے۔	لوقا ۶-۵ : ۱

مضمون	حوالہ
15- یوحنا ماں کے پیٹ میں روح سے بھر گیا۔	لوقا ۱۵ :۱
16- مسیح سے قبل شمعون پر روح کا سایہ تھا۔	لوقا ۲۵ :۲
17- دانی ایل میں مقدس روح ہے۔	دانی ایل ۱۸-۹ :۴
18- اسرائیلی خیموں پر خدا کی روح نازل ہوئی۔	گنتی ۲ :۲۴
19- زکریا روح سے بھر گیا۔	لوقا ۶۷ :۱
20- حضرت مریم پر روح القدس نازل ہوا۔	لوقا ۳۵ :۱
21- وہ سب روح القدس سے بھر گئے۔	لوقا ۴ :۲
22- خدا تم سب میں ہے	افسیوں ۶ :۴
23- شمعون نیک آدمی اور روح القدس سے لکھتا تھا۔	لوقا ۲۵ :۲
24- ہابیل نیک تھا۔	عبرانیوں ۱۲-۴ :۲

بائبل میں ایک خدا کا تصور پایا جاتا ہے

مضمون	حوالہ
1- میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔ خداوند تیرا خدا میں ہوں۔	خروج ۳-۱ :۲۰
2- واحد خدا خداوند کو چھوڑ کر قربانی دے تو نابود ہو۔	خروج ۲۰ :۲۲
3- خداوند ہی خدا ہے اس کے سوا اور کوئی نہیں۔	استثناء ۳۵ :۴، استثناء ۴ :۶
4- تیرے سوا کوئی خدا نہیں۔	اتواریخ ۶ :۸
	اتواریخ ۲۰ :۱۷
5- تیرا خدا میں ہی ہوں	زبور ۷۰ :۵۰
6- یارب تیرے جیسا کوئی نہیں	زبور ۱۰-۸ :۸۶
7- نہ مجھ سے پہلے کوئی خدا ہوا اور نہ بعد میں ہو گا۔	یسعیاہ ۱۱-۱۰ :۴۳
8- میں ہی اول ہوں اور میں ہی آخر ہوں۔	یسعیاہ ۶ :۴۴
9- میں ہی خداوند ہوں اور کوئی نہیں۔	یسعیاہ ۲۲،۲۰،۱۸،۶-۵ :۴۵
	یسعیاہ ۹ :۴۶
10- تیرے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں۔	۱-سموئیل ۲ :۲
	۲-سموئیل ۱۲ :۷
11- تیرے سوا آسمان کے اوپر اور زمین کے نیچے کوئی خدا	۲-سلاطین ۱۵ :۱۹

مضمون	حوالہ
نہیں۔	۱-سلاطین ۲۳ :۸
12- تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر	متی ۱۰ :۴
13- تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمانی ہے۔	متی ۹ :۲۳
14- ہمارا خداوند ایک ہی خدا ہے۔	مرقس ۲۹ :۱۲
15- اکیلا خدا ہی نیک ہے۔	مرقس ۱۸ :۱۰
16- سوائے اس کے کوئی خدا نہیں۔	مرقس ۳۲ :۱۲
17- نیک تو صرف ایک ہی ہے۔	لوقا ۱۹ :۱۸
18- عزت جو خدائے واحد کی طرف سے ہوتی ہے۔	یوحنا ۴۴ :۵
19- میرا خدا مجھ سے بڑا ہے۔	یوحنا ۲۸ :۱۴
20- اس زندہ خدا کی طرف پھر۔	اعمال ۱۵ :۱۴
21- جس خدا نے زمین و آسمان پیدا کیا۔	اعمال ۲۴ :۱۷
22- خدا ایک ہی ہے۔	گلتیوں ۲۰ :۳
23- سوائے ایک کے اور کوئی خدا نہیں۔	۱-کرنتھیوں ۴-۶ :۸
24- مسیح کو خدا نہیں کہتا۔	۱-کرنتھیوں ۳ :۱۲
25- ہماری امید اس زندہ خدا پر ہے جو ایمانداروں کا منجی ہے۔	۱-تیمتھیس ۱۰ :۴
26- سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے۔	افسیوں ۶ :۴
27- تو ایمان رکھتا ہے کہ خدا ایک ہی ہے۔	یعقوب ۱۹ :۲
مسیح میں خدائی صفات نہ تھیں	
1- بدی تیرے ساتھ نہیں رہ سکتی۔	زبور ۴ :۵
نہ تو خدا بدی سے ازمایا جاتا ہے نہ وہ کسی کو ازماتا ہے۔	یعقوب ۱۳ :۱
مسیح شیطان سے ازمایا گیا اور شیطان مسیح کے ساتھ چالیس دن تک رہا۔	متی ۱ :۴
2- وہی زندہ خدا ہے جو ہمیشہ سے قائم ہے اس کی سلطنت کو زوال نہیں۔	دانی ایل ۲۶ :۶
جبکہ مسیح نے چلا کر جان دی۔	رومیوں ۶ :۵
	یوحنا ۳۰ :۱۹، متی ۵۰ :۲۷

مضمون	حوالہ
3- خدا گرتے کو سنبھالتا اور اسے کھڑا کرتا ہے۔	زبور ۱۵ :۱۴۵
(ii) خداوند دعا کو سنتا اور اسے معاف کر دیتا ہے۔	نمبر۱سلاطین ۳۸ :۸
مسیح نے خود خداوند کے حضور دعا کی اور نجات چاہی۔	لوقا۱۶ :۵، مرقس۳۶ : ۱۴، متی ۳۸: ۳۹
4- اے خداوند تیرا کوئی نظیر نہیں ..... کون ہے جو تجھ سے نہ ڈرے۔	یرمیاہ۷-۶ :۱۰
ا- مسیح نے کہا کسی کو نہ بتانا کہ میں مسیح ہوں۔	متی۲۰ :۱۶
ii- بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔	یوحنا۲۸ :۸، ۳۰ :۵
iii دائیں بائیں بٹھانا میرا کام نہیں۔	مرقس۴۰-۳۶ :۱۰
5- خداوند تھکتا نہیں بلکہ زور بخشتا ہے۔	یسعیاہ۲۹-۲۸ :۴۰
یسوع تھکاماندہ آکر کوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گیا۔	یوحنا۶ :۴
6- خدا اردگرد والوں سے زیادہ مہیب ہے۔	زبور ۷ :۸۹
ا- وہ کمزوری کے سبب مصلوب ہوا۔	نمبر۲کرنتھیوں ۴ :۱۳
ii- ابن آدم کو سردھرنے کی جگہ نہیں۔	متی۲۰ :۸
7- میری دعاؤں کو سن	زبور ۲-۱ :۵
مسیح نے رو رو کر خدا کے حضور دعائیں کیں۔	متی۳۹-۳۶ :۲۶
8- جو روح القدس سے بولتا ہے وہ مسیح کو خدا نہیں کہتا۔	نمبر۱کرنتھیوں ۳ :۱۲
9- اس گھڑی کو کوئی نہیں جانتا نہ فرشتے نہ بیٹا مگر باپ	متی۳۶ :۲۴، مرقس ۳۲ :۱۳
خدا سے کچھ پوشیدہ نہیں۔	یرمیاہ ۲۴ :۲۳
مسیح کو اتنا بھی معلوم نہ تھا کہ انجیر میں کوئی پھل نہیں۔	متی۱۹-۱۸ :۲۱
کسی نے چھوا تو پوچھا مجھے کس نے چھوا ہے۔	مرقس۳۰ :۵
	لوقا۴۶ :۸
کسی کو دائیں بائیں بٹھانا میرا کام نہیں۔	متی ۲۳ :۲۰
	مرقس۴۰ :۱۰
خدا کو کسی جگہ کی ضرورت نہیں۔	اعمال۴۹-۴۸ :۷
مسیح جگہ کا محتاج	متی۲۰ :۸
خداتعالیٰ پناہ اور مصیبت میں مدد کرتا ہے۔	زبور۱ :۴۶

حوالہ	مضمون
متی ۴۶: ۲۷	مسیح مدد کے لئے پکارتا ہے۔
	باپ میں ہونے کی حقیقت
یوحنا ۲۰: ۱۴	1- تم مجھ میں اور میں تم میں ہوں۔
یوحنا ۴: ۱۵	2- تم مجھ میں میں تم میں قائم ہوں۔
یوحنا ۲۱: ۱۷	3- وہ بھی ہم میں ہوں۔
اعمال ۲۸: ۱۷	4- اسی میں ہم جیتے اور چلتے ہیں۔
نمبر۱ یوحنا کا خط ۲۹: ۲	5- راستباز راستبازی سے پیدا ہوتا ہے۔
نمبر۱ یوحنا کا خط ۹: ۳	6- جو خدا سے پیدا ہوئے وہ گناہ نہیں کرتے۔
نمبر۱ یوحنا کا خط ۸-۶: ۵	
نمبر۱ یوحنا کا خط ۲۴: ۲	7- جو تم سے سنا اس پر قائم رہے تو تم خدا اور بیٹے میں رہو گے۔
یوحنا ۲۳: ۴	8- خدا اور اس کی محبت ہم سب میں ہے۔
افسیوں ۶: ۴	9- خدا تم سب میں ہے۔
یوحنا ۲۱: ۱۷ یوحنا ۲۰: ۱۴	10- باپ مجھ میں اور میں تم میں ہوں اور وہ بھی ہم میں ہوں۔
	خدا کا کلام
امثال ۲۸-۲۲: ۸	سلیمان کو کائنات سے پہلے پیدا کیا۔
مکاشفہ ۱۶-۱۱: ۱۹	سفید گھوڑے پر سوار سچا برحق خدا کا کلام ہے۔ جو بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوند کا خداوند ہے۔
یوحنا ۲۷-۲۶: ۱۵	سچائی کا روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے۔ وہ میری گواہی دے گا۔
	مسیح کے معجزات الوہیت کا ثبوت نہیں بن سکتے کیونکہ
متی ۲۲: ۷	1- جھوٹے لوگ مسیح کے نام پر معجزات دکھائیں گے۔
مرقس ۲۲: ۱۳	2- جھوٹے مسیح معجزات دکھلا کر لوگوں کو گمراہ کریں گے۔
متی ۲۰: ۱۷	3- مسیح نے کہا۔ اگر رائی کے برابر ایمان تم میں ہو گا

حوالہ	مضمون
مرقس ۲۳ :۱۱	تو معجزات دکھلا سکوں گا۔
متی ۱ :۱۰، مرقس ۱۶ :۳	4- حواریوں کو بدروحوں کو نکالنے کی طاقت دی۔
۲سلاطین ۳۲-۳۵ :۴	5- الیشع نے مردہ زندہ کردیا۔
۲سلاطین ۸ :۲	6- ایلیاہ نے پانی دو ٹکڑے کردیا۔
۲سلاطین ۲۱ :۱۳	7- الیشع کی ہڈیوں کے لگنے سے مردہ زندہ ہو گیا۔
۲سلاطین ۱۴،۱۰ :۵	8- الیشع نے نعمان کو ڑھی کو شفادی۔
خروج ۲۰ :۷	9- موسیٰ نے لاٹھی مار کر پانی کو خون بنادیا۔
یسوع ۱۷-۱۶ :۳	10- یشوع نے ایک جگہ پانی ڈھیرے کردیا اور بنی اسرائیل گزر گئے۔
یشوع ۱۳-۱۲ :۱۰	11- یشوع نے سورج اور چاند کو ایک جگہ روک دیا۔
حزقیل ۱۰ :۳۷	12- حزقیل نے ہڈیوں میں پھونک مار کر انہیں زندہ کردیا۔
خروج ۱۷ :۸	13- ہارون نے گرد کو جوئیں بنادیا۔
یوحنا ۱۲ :۱۴	14- جو ایمان لائے مجھ سے بڑے کام کرے گا۔
مرقس ۱۸ :۱۶	15- بیماروں پر ہاتھ رکھ کر اچھا کردیں گے۔
افسیوں ۱-۵ :۲	16- مسیح نے ہم کو زندہ کیا جب ہم گناہ کے سبب مردہ تھے۔
اعمال ۱۰ :۱۴	17- پولوس نے لنگڑا اچھا کردیا۔
اعمال ۱۳ :۲۲	18- حننیاہ نے ساؤل کو آنکھیں دیں۔
اعمال ۳۱-۳۶ :۹	19- پطرس نے تبتیانامی عورت کو یافا میں زندہ کردیا۔
اعمال ۳۲-۳۵ :۹	20- پطرس نے اینیاس مفلوج کو ٹھیک کردیا۔
یعقوب ۱۷ :۵	21- ایلیاہ کی دعا سے ۳ برس بعد بارش ہوئی۔
	معجزات کی حقیقت
افسیوں ۱-۵ :۲	1- قصور کے سبب سے مردہ تھے۔
نمبرا پطرس ۲۴ :۲	2- ہم گناہ سے مریں اور نیکی سے زندہ ہوں۔
احبار ۵ :۱۸	3- زندہ رہنا ہے تو حکموں پر عمل کرو۔
متی ۱۷ :۱۹	
متی ۱۴ :۱۵،۱۶ :۲۳	4- اندھے راہ بتانے والے ہیں۔

مضمون	حوالہ
5- لڑکی مری نہیں بلکہ سوتی ہے۔	متی ۹: ۲۴
6- یسوع ان سے تمثیل میں کلام کرتا تھا۔	متی ۱۳: ۱۳
7- اگر تم میں خدا کا روح ہے تو تمہارے فانی وجود کو زندہ کرے گا۔	رومیوں ۸: ۱۱
8- اتنے معجزات دیکھے مگر ایمان نہ لائے۔	یوحنا ۱۲: ۳۷
مسیح آسمان پر نہیں گیا	
ایلیا آسمان پر چلا گیا۔	۲ سلاطین ۲: ۱۱-۱۲
ایلیا تو آچکا ہے۔	متی ۱۷: ۱۰-۱۲
خاک سے جا ملے اور روح خدا سے	واعظ ۱۲: ۷-۸
آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوائے اس کے جو آسمان اترا یعنی ابن آدم جو آسمان میں ہے۔	یوحنا ۳: ۱۲-۱۳
آسمان سے اس لئے نہیں اترا کہ اپنی مرضی کروں۔	یوحنا ۶: ۳۸
پولوس نے کہا خدا نے ہمیں زندہ کیا اور آسمان پر مسیح کے ساتھ بٹھایا۔	افسیوں ۲: ۵-۷
پیشگوئیاں جو پوری نہ ہو سکیں	
1- جو یہاں کھڑے ہیں موت کا مزہ نہ چکھیں کہ ابن آدم آجائے گا۔	متی ۱۶: ۲۸ مرقس ۹: ۱
2- اسرائیل کے تمام شہروں میں نہ پھر چکو گے کہ ابن آدم آجائے گا۔	متی ۱۰: ۲۳
3- ہم جو زندہ ہیں خداوند کے آنے تک زندہ رہیں گے۔	۱ تھسلنیکیوں ۴: ۱۵
4- جنہوں نے اسے چھیدا وہ بھی اسے دیکھیں گے۔	مکاشفہ ۱: ۷
5- اے بھائیوں خداوند کے آنے تک صبر کرو۔	یعقوب ۵: ۷-۸
6- میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ باتیں پوری نہ ہوں یہ نسل تمام نہ ہوگی۔	متی ۲۴: ۲۹-۳۴
7- تم ابن آدم کو اترتا دیکھو گے۔	متی ۲۶: ۶۴
8- چور کو کہا آج تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔	لوقا ۲۳: ۴۳

مضمون	حوالہ
9- کئی دن بعد حواریوں کو بتایا میں ابھی تک باپ کے پاس نہیں گیا۔	یوحنا ۱۷ :۲۰
10- یہودا کے مرتد ہونے سے بارہ حواریوں کا بارہ قبیلوں کا قیامت کے دن فیصلہ کرنا بھی غلط ثابت ہوا۔	متی ۲۸ :۱۹
11- اگر اونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنے پاس کھینچ لوں گا۔	یوحنا ۳۲ :۱۲
صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے بائیبل	
1- جھوٹا نبی قتل کیا جائے۔	استثناء ۲۰ :۱۸، ۱-۴ :۱۳
2- میرا ہاتھ جھوٹی غیب دانی کرنے والے پر چلے۔	حزقیل ۹ :۱۳
	یرمیاہ ۱۵ :۱۴
3- جھوٹا نبی قتل اور ماننے والے پراگندہ ہو جاتے ہیں۔	اعمال ۳۶-۴۰ :۵
4- کبھی خدا والوں نے بھی قتل کی کوشش کی۔ ابراہیم نے ایسا نہ کیا۔	یوحنا ۴۰ :۸
i- حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خدا نے وعدہ فرمایا۔ واللہ یعصمک من الناس	تذکرہ صفحہ ۷۹
i ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء	تذکرہ صفحہ ۵۰
ii یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق	تذکرہ صفحہ ۵۰
2- (i) دعا ایمان کا ساتھ ہو تو قبول ہوتی ہے۔	یعقوب ۱۵-۱۷ :۵
(ii) خدا گنہگار کی دعا نہیں سنتا نیک کی ضرور سنتا ہے۔	یوحنا ۳۱ :۹
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبولیت دعا کا نشان دیا گیا	ضرورت امام صفحہ ۳۲
3- خود دعویٰ کرے تو برباد ہو گا مگر خدا کی طرف سے ہے تو	متی ۱۳ :۱۵
مغلوب نہ کر سکو گے۔	اعمال ۳۸-۳۹ :۵
i خدا کی نگاہ صادق پر اور کان ان کی فریاد پر۔	زبور ۱۵ :۳۴
ii خداوند جو مجھ سے لڑتے ہیں ان سے لڑ۔	زبور ۳ :۳۵
فرمایا:- انی معین من اراد اعانتک و انی مھین من اراد اھانتک۔ دنیا میں ایک نذیر آیا مگر دنیا نے اس کو	

حوالہ	مضمون
تذکرہ صفحہ : ۲۰۷	قبول نہ کیا- خدا اسے قبول کرے گا اور زور آور حملوں سے اس کو غالب کرے گا-
تذکرہ صفحہ : ۲۸۵ :	لیکھرام' سعد اللہ کشمیری' الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ' ڈوئی اور عبداللہ آتھم کا انجام-
اعمال ۲۲ : ۲	4- تائید خداوند نشانات اور معجزات کے ذریعہ-
تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳۸	حضرت مسیح موعود کے نشانات اور معجزات کے ذریعہ مدد کی گئی-
دانی ایل ۱۲-۱۱ : ۱۲	5- مبارک وہ جو ۱۳۳۵ روز تک انتظار کرتا ہے...... ۱۲۹۰ دن ہوں گے-
حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹	اس پیشگوئی کا مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں-
متی ۲۷ : ۲۴ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۴	6- جیسے بجلی پورب سے پچھم تک دکھائی دیتی ہے ایسے ہی ابن آدم کا نام ہوگا-
امثال ۲۱' ۱۹' ۱۳' ۱۲ : ۱۲	7- صادق پر کوئی آفت نہیں آئے گی لیکن شریر بلا میں مبتلا کئے جائیں گے-
	۔ انسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نہ تمہارے مکر کی خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار
درثمین	
متی ۲۵ : ۲۱	8- سورج' چاند کا گرہن' ستاروں کا گرنا
سول ملٹری گزٹ ۷/ اپریل ۱۸۹۴ء سراج الاخبار ۱۱/ جون ۱۸۹۴ء	9- یہ نشان ۱۸۹۴ء میں ظاہر ہو چکا-
لوقا ۳۱ : ۲۱	10- طاعون کا ظہور
کشتی نوح	انی احافظ کل من فی الدار' احافظک خاصۃ
لوقا ۴۴ : ۶	11- درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے-
	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ نے نیک اور صالح افراد کی جماعت پیدا کردی- علم و معرفت میں ترقیات

مضمون	حوالہ
عطا فرمائیں فرمایا میں تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔	
12- تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کر سکتا ہے۔	یوحنا ۸: ۴۶
یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے ابتدا سے مجھے صدق پر قائم رکھا۔	تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۳
13- انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا۔	یوحنا ۷: ۴۶
قل لن اجتمعت الانس والجن	بنی اسرائیل: ۸۹
خدا نے صرف حضرت مسیح موعود کو اعجاز تحریر بخشا۔	ضرورت الامام صفحہ ۲۲
	اعجاز احمدی صفحہ ۳۷
14- i- دیکھو اک جہاں اس کا پیرو ہو چلا ہے۔	اعجاز المسیح
ii- میں دنیا میں غالب آیا ہوں۔	یوحنا ۱۲: ۱۹
	یوحنا ۱۶: ۳۳

حضرت مسیح موعود کی بعثت کی علامات

مضمون	حوالہ
1- آسمان کے ستارے اور کواکب بے نور ہو جائیں گے اور سورج طلوع ہوتے ہوتے تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔......	یسعیاہ ۱۳: ۹-۲۳
2- جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور وہ اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب کی جائے گی ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے۔ مبارک وہ جو ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک انتظار کرتا ہے۔	دانی ایل ۱۲: ۱۱-۱۲
3- قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی۔ جگہ جگہ کال پڑیں گے۔	متی ۲۴: ۵-۸ لوقا ۲۱: ۱۰
4- سورج تاریک ہو جائے گا۔ چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔ ستارے آسمان سے گریں گے۔	متی ۲۴: ۲۹-۳۱
5- جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہو گا ابن آدم آجائے گا۔	متی ۲۴: ۴۴
6- میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے	

مضمون	حوالہ
جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔	متی ۲۳: ۳۹
7- میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا	یوحنا ۱۴: ۲۵-۲۶
8- جیسا نوح کے دنوں میں ہوا تھا اسی طرح ابن آدم کے دن میں ہوگا........	لوقا ۱۷: ۲۶-۳۵
9- خداوند کا دن چور کی طرح آجائے گا۔	۲پطرس ۳: ۱۰
10- یہ جان رکھ کہ اخیر زمانہ میں برے دن آئیں گے کیونکہ آدمی خود غرض.......	۲ تیمتھیس ۳: ۱-۶
11- خداوند کا دن اس طرح آنے والا ہے جس طرح رات کو چور آتا ہے۔	۱ تھسلنیکیوں ۵: ۲-۵
12- جسے باپ میرے نام بھیجے گا۔ (یعنی مسیح خود نہ آئیں گے)	یوحنا ۱۴: ۲۵
13- خدا کی بادشاہی ظاہری طور پر نہ آئے گی۔	لوقا ۱۷: ۲۰
	لوقا ۲۱: ۲۵-۲۸
14- جب یہ ہو تو جان لو خدا کی بادشاہی قریب ہے۔	لوقا ۲۱: ۳۱
15- آسمان تاریک ہو جائے گا اور تارے گریں گے۔	متی ۲۴: ۲۹
16- تم کو معلوم نہ ہوگا ابن آدم آجائے گا۔	متی ۲۴: ۴۴
	لوقا ۱۲: ۳۹
17- چور کی طرح آتا ہوگا۔	۲پطرس ۳: ۱۰
	۱ تھسلنیکیوں ۵: ۲
18- انہیں میرے نام پر دکھ دیا جائے گا۔ قید بند کی صعوبتیں ہوں گی۔	متی ۱۰: ۱۷-۲۳
	مرقس ۱۳: ۹-۱۳
	لوقا ۲۱: ۱۲-۱۹
	میکاہ ۷: ۶

مضمون	حوالہ
مسیحؑ ایک نبی تھے اور یہی اس وقت کے لوگ جانتے تھے	
1- میری تعلیم اپنی نہیں بلکہ اس کی ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔	یوحنا ۷:۱۶
	یوحنا ۷:۲۸
2- ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدا کو جانیں جس نے	یوحنا ۱۷:۳، ۲۱
مجھے بھیجا ہے۔	یوحنا ۵:۳۰، ۳۱
3- وہ ایک نبی ہے۔	یوحنا ۹:۱۷
4- جناب تو تو نبی ہے۔	یوحنا ۴:۱۹
5- وہ (مسیحؑ) ایک طاقتور نبی تھا۔	لوقا ۲۴:۱۹
6- کوئی نبی یروشلم سے باہر نہیں مر سکتا۔	لوقا ۱۳:۳۳
7- دائیں بائیں بیٹھانا میرے بس میں نہیں۔	لوقا ۱۰:۴۱
8- ایک بڑا نبی ہمارے درمیان ظاہر ہوا ہے۔	لوقا ۷:۱۶
9- کیونکہ لوگ اسے نبی یقین کرتے تھے۔	متی ۲۱:۴۶
10- کیونکہ وہ نبی ہے۔	متی ۱۰:۴۱
11- ان کے اپنے گھر میں نبی' باعزت نہیں۔	متی ۱۳:۵۷
12- لوگوں نے کہا یہ ناصرت کا نبی یسوع ہے۔	متی ۲۱:۱۱
13- بعض نے کہا یہ دوسروں نبیوں کی طرح ایک نبی ہے۔	مرقس ۶:۱۵
14- مسیح نے کہا۔ ان کے گھران کے درمیان ایک نبی ہے۔	مرقس ۶:۴
15- اگر یہ نبی ہوتا تو جانتا کہ یہ کون اور کیسی عورت ہے۔	لوقا ۷:۳۹
16- نبی اپنے وطن میں معزز نہیں ہوتا۔	یوحنا ۴:۴۴
17- بعض نے کہا یہ سچا نبی ہے۔	یوحنا ۷:۴۰
18- عورت نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تو نبی ہے۔	یوحنا ۴:۱۹
19- پطرس نے کہا تو مسیح ہے۔	مرقس ۸:۲۹-۳۰
مسیحؑ انسان اور خدا کا نبی تھا	
1- جس طرح نوح کے سیلاب نے سب کچھ ختم کر دیا ابن آدم	

مضمون	حوالہ
بھی اسی طرح آئے گا۔	متی ۲۴: ۳۹
2- کیا یہ مریم کا بیٹا ترکھان نہیں؟ جس کے بھائی جیم‘ یوسف‘ جودس اور شمعون ہیں۔	مرقس ۶: ۳
3- اے یہودہ کیا تو چوم کر ابن آدم کو مروانا چاہتا ہے۔	لوقا ۲۲: ۴۷-۴۸
4- تم ابن آدم کا گوشت کھاؤ گے اور خون پیو گے۔	یوحنا ۶: ۵۳-۵۴
5- تم اگر ابراہیم کے بیٹے ہوتے تو ایک انسان کو قتل نہ کرتے جو خدا کی بات بتاتا ہے۔	یوحنا ۸: ۳۹-۴۰
6- ممکن نہیں کہ نبی یروشلم سے باہر ہلاک ہو۔	لوقا ۱۳: ۳۳-۳۴
7- یسوع ناصری جو کام اور کلام میں قدرت والا نبی تھا۔	لوقا ۲۴: ۱۹
8- نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا۔	یوحنا ۴: ۴۴
9- یسوع مسیح جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔	یوحنا ۱۷: ۳
10- عورت نے کہا یہ سچا نبی ہے۔	یوحنا ۴: ۱۹
یسوع مسیح کا مشن صرف بنی اسرائیل تک محدود تھا	
1- مسیح صرف یہود کا گورنر تھا۔	متی ۲: ۵‘ ۶
2- توریت کو منسوخ کرنے نہیں مکمل کرنے آیا ہوں۔	متی ۵: ۱۷-۱۸
3- توریت اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے۔	متی ۷: ۱۲
4- اسرائیل کے علاوہ کسی اور کے پاس نہ جانا۔	متی ۱۰: ۵-۸
5- بنی اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکو گے۔	متی ۱۰: ۲۳
6- اسرائیل کے علاوہ کسی اور کے پاس نہیں بھیجا گیا۔	متی ۱۵: ۲۴
7- پاک چیز کتوں کو نہ دو۔ اور نہ ہی موتی سورؤوں کو۔	متی ۷: ۶‘ ۱۵: ۲۶
8- اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔	متی ۱۹: ۲۸
9- صیہون کی بیٹی سے کہو تیرا بادشاہ آتا ہے۔	متی ۲۱: ۵
10- اس نے اپنے خادم اسرائیل کو سنبھال لیا۔	لوقا ۱: ۵۴
11- اسرائیل کے بہتوں کے لئے گرنے اور اٹھنے کا نشان ہو گا۔	لوقا ۲: ۳۴
12- میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں۔	یوحنا ۱۰: ۱۶‘ لوقا ۱۹: ۱۰
13- پراگندہ کو ایک جگہ جمع کر دے۔	یوحنا ۱۱: ۵۲

حوالہ	مضمون
یعقوب ۱ :۱	14- یہود جو ساری دنیا میں پھیلے ہیں کی طرف جاؤ-
اعمال ۵ :۲	15- یہود تمام ملکوں سے آئے-
متی ۱۷ :۱۸	16- اگر تیری بات نہ سنیں تو غیر قوم اور محصول لینے والے جان-
مرقس ۲۷ :۷	17- لڑکوں کی روٹی کتوں کو ڈالنا اچھا نہیں-
اعمال ۲۲ :۲	18- اے اسرائیلو یسوع ناصری تمہاری طرف ایک رسول تھا-
اعمال ۲۳ :۲	19- بے شرع لوگوں کے ہاتھ مصلوب کروایا-
اعمال ۴-۱ :۱۱	20- لوگوں نے پطرس سے غیر قوموں میں تبلیغ کرنے پر جھگڑا کیا
اعمال ۱۹ :۱۱	21- حواری یہودیوں کے علاوہ کسی کو نہ سناتے تھے-
یعقوب ۱ :۱	22- یعقوب کا سلام بارہ قبیلوں کو پہنچے-
گلتیوں ۱۵-۱۲ :۲	23- پطرس نے یہود کو دیکھ غیر قوموں کے ساتھ کھانا نہ کھایا-
اعمال ۴۶-۴۴ :۱۳، ۲۷ :۱۴، ۶-۵ :۱۸-	24- غیر قوموں میں تبلیغ پولوس اور پطرس کی چال ہے-
یوحنا ۴۵ :۵	25- جو موسیٰ کو مانتا ہے وہ مجھے مانتا ہے-
متی ۲۲ :۷	26- غیروں کے بارے فرمایا میں کہہ دوں گا میں تم کو نہیں جانتا-
حزقیل ۱۳-۱۱ :۳۴	27- میں اپنی بھیڑوں کو ہر جگہ .... ہر ملک سے واپس لاؤں گا-
اعمال ۵ :۲	28- ہر قوم میں سے جو آسمان تلے ہے خدا ترس یہودی یروشلم میں رہتے ہیں-
لوقا ۴-۱ :۲	29- شام کی حکومت کو ساری دنیا بتا گیا-

بائیبل میں تحریف اور باہمی اختلافات کی چند مثالیں

حوالہ	مضمون
یرمیاہ ۸ :۸	1- لکھنے والے کے باطل قلم نے بطالت پیدا کی-
یرمیاہ ۳۶ :۲۳	2- ہمارے خدا کے کلام کو بگاڑ ڈالا-
لوقا ۳-۱ :۱	3- میں نے چاہا کہ ٹھیک ٹھیک دریافت کرکے ترتیب سے لکھوں-
۲ تواریخ ۲۰ :۲۱	4- باپ جب فوت ہوا تو اس عمر ۴۰ برس تھی-

مضمون	حوالہ
مگر اس بیٹے کی عمر باپ کی وفات کے وقت ۴۲ سال تھی۔	۲تواریخ ۱۰ :۲۲
5- یویاکین ۱۸ سال کی عمر میں حکومت کرنے لگا۔	۲سلاطان ۰۸ :۲۴
یویاکین ۸ سال کی عمر میں حکومت کرنے لگا۔	۲تواریخ ۲۵ :۹
6- اسرائیلی ۸ لاکھ اور یہودہ ۵ لاکھ تھے۔	۲سموئیل ۹ :۲۴
اسرائیلی ۱۱ لاکھ اور یہودہ ۴ لاکھ ۷۰ ہزار تھے۔	۱تواریخ ۵ :۲۱
7- سلیمان کے ہاں ۴۰ ہزار تھان تھے۔	۱سلاطین ۲۶ :۴
سلیمان ہاں ۴ ہزار تھان تھے۔	۲تواریخ ۲۵ :۹
8- ساؤل کو میں نے قتل کیا ہے اور یہ کنگن اور تاج ہے۔	۲سموئیل ۵-۱۰ :۱
ساؤل نے خودکشی کی۔	۱سموئیل ۴-۵ :۳۱
9- یسوع مسیح نے اپنی صلیب خود اٹھائی۔	یوحنا ۱۷ :۱۹
10- یسوع کی صلیب شمعون کرینی نے اٹھائی۔	متی ۳۲ :۲۷
	لوقا ۲۶ :۲۳
11- صوبیدار خود چل کر آیا۔	متی ۵ :۸
صوبیدار کو یہودیوں کے بزرگوں نے بھیجا۔	لوقا ۳-۷ :۷
12- یسوع کی پیدائش کی خوشخبری دینے فرشتہ مریم کے پاس آیا۔	لوقا ۳۰ :۱
یسوع کی خوشخبری دینے فرشتہ یوسف نجار کے پاس گیا۔	متی ۲۰ :۱
13- یوحنا نے مسیح سے کہا میں خود بپتسمہ لینے کا محتاج ہوں۔	متی ۱۴ :۳
یوحنا نے مسیح کی طرف آدمی بھیجا کہ پوچھے کہ کیا آنے والا تو ہی ہے یا کسی اور کی راہ دیکھیں۔	لوقا ۲۰ :۷
14- مبارک وہ جو صلح کراتے ہیں۔ کہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔	متی ۹ :۵
15- یہ مت خیال کرو کہ میں صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔	متی ۳۴ :۱۰
16- یہ عام لوگ جو شریعت سے واقف نہیں لعنتی ہیں۔	یوحنا ۴۹ :۷
17- شریعت کو ایمان سے واسطہ نہیں۔	گلتیوں ۱۳-۱۴ :۳
اور شریعت لعنت ہے۔	گلتیوں ۱۳ :۳

مضمون	حوالہ
بائیبل اور اسلامی عبادات	
1- عبادت سے قبل وضوء کر	
1- وضوء کرنے کی جگہ بنانے کا حکم	خروج ۳۰: ۱۷-۲۰
2- عبادت گاہ میں آنے سے قبل وضوء کا حکم	خروج ۳۰: ۱۷-۲۰
3- عبادت گاہ میں جانے سے پہلے وضوء کر	۴۰: ۳۰-۲۰
4- وضوء کرنے کا طریق	یوحنا ۱۳: ۳-۱۷
	سورۃ مائدہ ۵: ۷
2- ازان دینے کا حکم	
1- گلا پھاڑ کر چلا-	یسعیاہ ۵۸: ۱-۲
2- بلند آواز میں خدا کی فریاد کی-	نحمیاہ ۹: ۴
3- بلند آواز میں کہا نجات خدا کی طرف سے ہے-	مکاشفہ ۷: ۱۰
3- عبادت گاہ میں جانے سے قبل جوتے اتارنے کا حکم	
1- اے موسیٰ اپنے جوتے اتار دے	خروج ۳: ۵
2- یشوع نے جوتے اتار دیئے-	یشوع ۵: ۱۵
4- عبادت میں قیام کرنا	
1- عبادت کے لئے سب لوگ کھڑے ہو گئے-	نحمیاہ ۸: ۵
2- لاویوں نے کہا کھڑے ہو جاؤ-	نحمیاہ ۹: ۵
3- سب نے آمین کہا-	نحمیاہ ۸: ۶
4- ایک صف میں کھڑے ہو کر عبادت کی-	نحمیاہ ۸: ۴
5- ایک دل ہو کر عبادت کریں-	صفنیاہ ۳: ۹
6- عبادت میں کوئی تفریق نہیں-	یعقوب ۲: ۲-۵
5- سجدہ کرنے کا حکم	

مضمون	حوالہ
1- حضرت ابراہیم نے سجدہ کیا۔	پیدائش ۳،۱۷ : ۱۷
2- حضرت موسیٰ اور ہارون نے سجدہ کیا۔	گنتی ۶ : ۲۰
3- داؤد اور بزرگوں نے سجدہ کیا۔	۱ تواریخ ۱۶-۱۷ : ۲۱
4- عزرا نے سجدہ کیا۔	نحمیاہ ۶ : ۸
5- ایک پہر تک سجدہ کرتے رہے۔	نحمیاہ ۶ : ۸
6- یشوع نے سجدہ کیا۔	یشوع ۳۱ : ۵
7- مسیح نے سجدہ کیا۔	لوقا ۴۱ : ۲۲
8-	متی ۳۸-۳۹ : ۲۶
9- فرشتوں نے سجدہ کیا۔	مکاشفہ ۱۱ : ۷
	مکاشفہ ۱۵-۱۷ : ۱۱
6- روزہ	
1- مسیح نے روزہ رکھا۔	متی ۱-۲ : ۴، متی ۲۰ : ۱۶
2- ایلیا نے روزہ رکھا۔	۱ سلاطین ۷۰ : ۱۹
3- داؤد نے روزہ رکھا۔	۲ سموئیل ۱۵-۱۷ : ۱۲
4- نحمیاہ نے روزہ رکھا۔	نحمیاہ ۱-۵ : ۱
5- سموئیل نے روزہ رکھا۔	۱ سموئیل ۵-۶ : ۷
6- موسیٰ نے روزہ رکھا۔	خروج ۲۷ : ۳۴
7- برنباس نے روزہ رکھا۔	اعمال ۱-۳ : ۱۳
7- حج	
1- میں اپنے خدا کے گھر کا دربان ہوں۔	زبور ۱-۱۲ : ۸۴
2- سب بھیڑیں تیرے پاس جمع ہوں۔	یسعیاہ ۶-۱۲ : ۶۰
3- نذر کے ایام میں سر نہ منڈھیں۔	گنتی ۱-۵ : ۳۵
4- اٹھ بیت ایل کو جا۔	پیدائش ۱،۱۳-۱۵ : ۳۵
5- قربان گاہ بنائی اور بیت ایل کے مشرق میں گیا۔	پیدائش ۶-۹ : ۱۲
8- عبادت میں گانا بجانا	
1- گانا اور ناچ جسمانی لذت ہے۔	گیتوں ۱۹-۲۱ : ۵

حوالہ	مضمون
رومیوں ۱۳ : ۱۳	
حزقیل ۶-۷ : ۲۵	2- تالی بجانا خدا کو نہ پسند ہے۔
ایوب ۳۷ : ۳۴	3- تالی بجانا خدا سے دور کردیتا ہے۔
عاموس ۲۳ : ۵	4- ساز پر گانا خدا کو پسند نہیں۔
عاموس ۴-۹ : ۶	
کرنتھوں ۳۵ : ۱۴	5- عورت چرچ میں نہ بولے۔
۱ تیمتھیس ۱۱-۱۵ : ۲	
	9- شراب نوشی کی ممانعت
احبار ۱۰ : ۱۰	1- شراب ناپاک ہے۔
احبار ۸-۱۱ : ۱۰	2- شراب پی کر چرچ نہ جائے۔
امثال ۳۱-۳۰-۳۲ : ۲۳	3- شراب کو نہ دیکھ۔
یسعیاہ ۱۱-۱۲ : ۵	4- شراب، دف خدا کے کام نہیں۔
یسعیاہ ۲۲ : ۵	5- افسوس ان پر جو شراب پیتے ہیں۔
یسعیاہ ۲۲ : ۵	6- افسوس ان پر جو شراب پیتے ہیں۔
گنتی ۱-۳ : ۶	7- منت والا شراب نہ پیئے۔
رومیوں ۱۳ : ۱۳	8- نشہ نہ کریں۔
رومیوں ۲۱ : ۱۴	
گلتیوں ۱۹-۱۳ : ۵	9- نشہ کرنا جسم کے کام ہیں۔
۱-کرنتھوں ۹ : ۶	10- شرابی آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا۔
	10- حرام اشیاء
پیدائش ۰۳ : ۹	1- ...... تم گوشت کے ساتھ خون کو نہ کھانا۔
استثناء ۷-۸ : ۱۴	2- اونٹ، خرگوش، سور اور جن کے پاؤں چیرے ہوئے نہیں یا جو جگالی نہیں کرتے حرام ہیں۔
استثناء ۲۱ : ۱۴	
یسعیاہ ۲-۴ : ۶۵	
	11- سود کی حرمت کا حکم
احبار ۳۵ : ۲۵	1- تو اس سے سود یا منافع نہ لینا۔

مضمون	حوالہ
2- اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا۔	استثناء ۲۳ : ۱۹

12- وہ آیات جو بائیبل کے متن سے نکال دی گئیں ہیں یا بریکٹ میں لکھ دی ہیں۔

متی ۲۳ : ۱۴، ۱۸ : ۱۱، ۱۷ : ۲۱

مرقس ۱۶ : ۹-۲۰، ۹ : ۴۴-۴۶، ۷ : ۱۶

لوقا ۲۳ : ۱۷

یوحنا ۸ : ۱-۱۱، ۷ : ۵۳، ۵ : ۴

اعمال ۲۸ : ۲۹، ۲۴ : ۷

رومیوں ۱۶ : ۲۴

متفرق حوالہ جات

مضمون	حوالہ
1- حضرت حاجرہ حضرت ابراہیمؑ کی بیوی تھی نہ کہ لونڈی۔	پیدائش ۱۶: ۳
2- اسماعیل فاران کے بیابان میں رہتا تھا۔	پیدائش ۲۱: ۲۱
3- ختنہ کرانے کا حکم۔	پیدائش ۱۷: ۱۰-۱۴
4- حضرت ابراہیم کو اسماعیل اور اسحاق نے دفن کیا۔	پیدائش ۲۵: ۹
5- مرد عورت پر حکومت کرے گا۔	پیدائش ۳: ۱۶
6- خدا نے ساتویں دن آرام کیا۔	پیدائش ۲: ۲
7- خدا نے ساتویں دن آرام کیا۔	خروج ۳۱: ۱۷
8- جس نے میرا گناہ کیا اس کا نام مٹا دوں گا۔	خروج ۳۲: ۳۳
9- جو خدا کے لئے نذر مانے شراب نہ پئے۔	گنتی ۶: ۲-۴
10- شریعت موسوی کے دس احکام خدا نے خود لکھے۔	استثناء ۱۰: ۹
11- ایلیاہ رتھ میں آسمان پر چلا گیا۔	۲سلاطین ۲: ۱۱
12- شریر کی روش سے نفرت اور صداقت سے محبت ہے۔	امثال ۱۵: ۹
13- خدا اپنے عہد کو نہ بدلے گا۔	زبور ۸۹: ۳۴
14- خدا کی روح نے مجھے بنایا اور اس کا دم مجھے زندگی بخشتا ہے	ایوب ۳۳: ۴
15- جو عورت سے پیدا ہوا کیونکہ پاک ہو سکتا ہے۔	ایوب ۱۵: ۱۴

مضمون	حوالہ
	ایوب ۲۵: ۳
16- اسرائیل پراگندہ ہو گئے۔	حزقیل ۳۴: ۶-۲۳، ۳۱
17- یہودی ہندوستان سے کوش تک پھیلے تھے۔	استر ۸: ۹، ۱: ۱، ۳: ۸
18- ایلیا تو آچکا۔	متی ۱۷: ۱۱-۱۲، ۱۱: ۱۱
19- باغ کو ٹھیکہ پر دینے کی تمثیل	متی ۳۳: ۲۴
20- یہ نسل تمام نہ ہوئی کہ ابن آدم آجائے گا۔	متی ۱۳: ۳۱
21- مسیح محاورات میں کلام کرتا تھا۔	متی ۱۳: ۱۳
22- میں کہہ دوں گا میں تمہیں نہیں جانتا۔	متی ۷: ۲۲
23- پطرس کو کہا اے شیطان دور ہو۔	متی ۱۶: ۲۳
24- ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی جگہ نہیں۔	متی ۸: ۲۶
25- میری خاطر چھوڑو گے تو آخرت میں سوگنا ملے گا۔	متی ۱۹: ۲۵
26- چھٹے گھنٹے سے نویں تک اندھیرا چھایا رہا۔	متی ۲۷: ۴۵
27- جو بات منہ سے نکلتی ہے ناپاک کرتی ہے۔	متی ۱۵: ۱۸-۲۰
28- مقدس کا پردہ پھٹ گیا۔	متی ۲۷: ۵۱-۵۲
29- یوسف ارمتیہ یسوع کا شاگرد تھا۔	متی ۲۷: ۵۷
30- جو کچھ دعا میں مانگو گے ملے گا۔	متی ۲۱: ۲۱-۲۲
31- صلیب سے قبل مسیح نے دعائیں کیں۔	متی ۲۶: ۲۱-۲۲
32- یسوع کے شاگرد بھاگ گئے۔	مرقس ۱۴: ۴۹
33- اس گھڑی کو کوئی نہیں جانتا۔	متی ۱۳: ۳۲
34- پطرس نے مسیح کو پہچاننے سے انکار کر دیا۔	متی ۱۴: ۷۱
35- دونوں ڈاکو یسوع کو طعن کرتے تھے۔	متی ۱۵: ۳۲
36- دوبارہ آتا نہ دیکھ لیں موت کا مزہ ہرگز نہ چکھیں گے۔	متی ۹: ۱
37- آسمان زمین ٹل سکتے ہیں۔ مگر شریعت نہیں بدل سکتی۔	لوقا ۱۶: ۱۷
38- ابن آدم گمشدہ کو تلاش کرنے اور نجات دینے آیا ہو۔	لوقا ۹: ۱۰
39- جیسا کہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ یوسف کا بیٹا ہے۔	لوقا ۳: ۲۳
40- حواریوں نے سبت کو آرام کیا۔	لوقا ۲۳: ۵۶
41- یسوع اپنے دوستوں کے ساتھ سبت کو چرچ گیا۔	لوقا ۴: ۱۶

مضمون	حوالہ
42- آسمان پر کوئی نہیں چڑھا مگر جو آسمان سے آیا۔	یوحنا ۱۳: ۳
43- تم مجھ میں اور میں تم میں ہوں۔	یوحنا ۲۰: ۱۴
44- میں اس دنیا کا نہیں اور وہ بھی۔	یوحنا ۱۴: ۱۷
45- میرا جسم نہیں بلکہ تعلیم ہے جو بچا سکتی ہے۔	یوحنا ۶۳: ۶
46- بیٹا ہونے کی حقیقت	یوحنا ۴۴-۳۸: ۸
47- تھوڑی دیر دیکھو گے پھر نہیں دیکھو گے۔	یوحنا ۱۶: ۱۰
48- یسوع کے بھائی اس پر ایمان نہ لائے۔	یوحنا ۵: ۷
49- مسیح عید پر پوشیدہ طور پر گیا۔	یوحنا ۱۰: ۷
50- مسیح قربانی سے کتراتا رہا۔	یوحنا ۲-۱: ۷
51- یہودی مسیح اور لعزر دونوں کو مارنا چاہتے تھے۔	یوحنا ۱۱-۹: ۱۲
52- ہمارے خدا کے کلام کو بگاڑ دیا۔	یرمیاہ ۸: ۸
53- ابتداء میں عیسائی سبت مناتے تھے۔	اعمال ۱۳: ۱۶
54- پولوس نے شریعت میں دخل اندازی۔	اعمال ۲۱-۵: ۱۵
55- بت پرستی عیسائیت میں بعد کی ایجاد ہے۔	اعمال ۱۷: ۱۷
56- خدائی صفات	اعمال ۲۷-۲۴: ۱۷
57- انطاکیہ میں پہلی مرتبہ مسیحی کرسچن کہلائے۔	اعمال ۲۶: ۱۱
58- آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی۔	اعمال ۲۲-۱۷: ۳
59- یہودی تمام ملکوں سے آئے۔	اعمال ۵: ۲
60- بپتسمہ لو تو روح القدس نازل ہو گا۔	اعمال ۳۹-۳۸: ۲
61- غیر یہودیوں میں تبلیغ پولوسی چال ہے۔	اعمال ۴۶: ۱۳
62- یسوع کو خدا نے جلایا۔	اعمال ۳۲: ۲
63- ہر نبی کو مختلف اعجاز ملتا ہے۔	۱ کرنتھوں ۱۱-۴: ۱۲
64- ہر عورت خاوند اور خاوند بیوی کرے۔	۲ کرنتھوں ۷-۱: ۷
65- مسیح بے دینوں کے لئے مرا۔	رومیوں ۹،۶: ۵
66- اپنے آپ کو گناہ کے اعتبار سے مردہ سمجھو۔	رومیوں ۱۱: ۸
67- اگر تم میں خدا کا روح ہے تو وہ تم کو زندہ کرے گا۔	رومیوں ۱۱: ۸
68- ہم خدا کے بیٹے ہیں۔	رومیوں ۱۶: ۸

مضمون	حوالہ
69- نہ ناچ رنگ اور نہ نشہ بازی کریں۔	رومیوں ۳ :۱۳
70- اگر برگشتہ ہو جائیں تو مسیح دوبارہ مصلوب نہ ہو گا۔	عبرانیوں ۶ :۶
71- گناہ کریں تو کوئی اور قربانی باقی نہیں۔	عبرانیوں ۲۶ :۶
72- خدا ترسی کے باعث یسوع کی دعا سنی گئی۔	عبرانیوں ۷۰ :۵
73- جو لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔	گلتیوں ۱۳ :۳
74- مسیح ہمارے گناہوں کی خاطر مرا۔	گلتیوں ۴ :۱
75- اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خرید لے۔	لوقا ۳۶ :۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خلافت راشدہ

حوالہ	مضمون
احزاب: ۴۴	1- ھو الذی یصلی علیکم و ملئکتہ لیخرجکم من الظلمت الی النور .... i- جن پر خدا اور فرشتے درود بھیجیں وہ غلط آدمی کا انتخاب نہیں کرسکتے۔ ii- لیخرجکم من الظلمت اہل بیت کی نفی کر رہا ہے۔
الشوریٰ: ۳۹	2- والذین استجابوا لربھم واقاموا الصلوۃ وامرھم شوریٰ بینھم .... خلفاء ثلاثہ اس آیت پر عمل کرنے والے تھے۔
النساء: ۵۹	3- ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامنت الی اھلھا .... i- خلفاء ثلاثہ اہل تھے تو امانت سپرد ہوئی ورنہ حضرت علیؓ اہل ہونے کا اعلان کرتے۔ ii- حضرت علیؓ نے خلفاء ثلاثہ کی مشاورت کرکے خود تائید کردی۔
الانفال: ۶۳	4- لوانفقت مافی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم و لکن اللہ الف بینھم خدا نے صحابہ کو خلفاء ثلاثہ کے ہاتھ پر جمع کرکے ان کی خلافت کی صداقت پر تصدیق کردی۔
الحشر: ۹	i مہاجرین جنہیں خدا نے اولئک ھم الصادقون فرمایا نے خلفاء ثلاثہ کی تائید کی۔

حوالہ	مضمون
الحشر:۱۰	ii انصار جن کو قرآن کریم نے اولئک هم المفلحون فرمایا خلفاء ثلاثہ پر ایمان لائے
توبہ:۱۰۸	iii فیه رجال یحبون ان یتطهروا والله یحب المطهرین کے مصداق اہل قبا نے خلفاء ثلاثہ کو تسلیم کیا۔
نصر:۳	iv یدخلون فی دین الله افواجا کے مصداق لوگوں نے تصدیق کی۔
حجر:۱۰	5- انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون خلفاء ثلاثہ سے حفاظت قرآن کا کام لیا گیا
القیامۃ:۱۸	ii حالانکہ ان علینا جمعه و قرانه جمع قرآن خدا نے اپنے ذمہ لیا
عبس:۱۶-۱۵	iii بایدی سفرة ۞ کرام بررة جمع قرآن کرنے والے لوگوں کو معزز اور نیکوکار قرار دیا گیا
الفتح:۱۷	6- ستدعون الی قوم اولی باس شدید کے وعدہ کے پورے ہونے کا وقت خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں آیا جن کی اطاعت پر اجر حسن اور نافرمانی پر عذاب الیم کا انذار کیا گیا ہے۔
المائدہ:۵۵	7- یا ایها الذین امنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم و یحبونه اذلة علی المومنین اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله.......
	i- اس آیت کے مطابق محبوب خدا لوگوں کی جماعت مرتدین کے خلاف جہاد کرے گی۔
	ii- حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مرتدین کا قلع قمع کیا۔
	iii- فسوف میں "فاء کا حرف" مستقبل قریب کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔
	8- آیت استخلاف کے مطابق تمام شرائط خلفاء ثلاثہؓ میں موجود ہیں یعنی خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں

حوالہ	مضمون
	i- فتنہ ارتداد کا تدارک ہوا۔
	ii- قرآن مجید محفوظ کیا گیا
	iii- جنگوں میں فتوحات ہوئیں
	iv- اسلامی سلطنت کو ترقی اور استحکام حاصل ہوا
	v- نظام دین جاری ہوا۔ جس پر آج تک عمل ہو رہا ہے
	اعتراض۔ آیت استخلاف میں وعدہ ساری قوم سے ہے نہ کہ چند افراد سے۔
	جواب۔ چند افراد کی نمائندگی سے مراد نیابت کے طور پر تمام قوم ہوا کرتی ہے۔ مثلاً
	i- چند انگریز بادشاہ ہوئے مراد قوم لی جاتی ہے۔
المائدہ: ۲۱	ii- وجعلکم ملوکا کیا تمام یہودی بادشاہ بنے تھے؟
بقرۃ: ۹۲	iii- .... قالوا نومن بما انزل علینا کیا ہر یہودی پر کتاب اتری؟
بقرۃ: ۱۲۵	iv- .... لا ینال عہدی الظلمین کیا ہر شخص آل ابراہیم کا امام بنا؟ معلوم ہوا قومی انعام بعض افراد کو مل جائیں تو پوری قوم ہی منعم علیہ سمجھی جاتی ہے۔ "منکم" میں من بیانیہ نہیں بلکہ تبعیضیہ ہے۔ کیونکہ ضمیر پر من بیانیہ کبھی نہیں آتا
	حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل
المائدہ: ۵۶	1 شیعہ دلیل۔ آیت انما ولیکم الله و رسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلوة ویئوتون الزکوة وهم راکعون میں حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل کا ذکر ہے۔
	جواب۔ انما کلمہ حصر ہے والذین امنو سے مراد اگر حضرت علیؓ ہی مراد ہیں تو بقیہ شیعہ عقیدہ کے ائمہ حضرات ولی نہ رہے۔
	ولی کے معنے دوست' خیر خواہ اور حاکم کے ہیں۔ لفظ مشترک'

مضمون	حوالہ
کسی ایک معنے میں بغیر کسی دلیل کے قطعی حجت نہیں ہو سکتا	
i- ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک و بینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ○ اگر ولی کے معنے صرف حاکم لئے جائیں تو اس آیت کے مطابق کیا دشمن حسن سلوک سے حاکم بن جائے گا؟	سجدہ :۳۵
ii- یابت انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن فتکون للشیطن ولیا ○ کیا حضرت ابراہیمؑ کو یہ خوف تھا کہ ان کا باپ شیطان کا حاکم نہ بن جائے۔	مریم :۴۶
iii- ولی بمعنے حاکم اس لئے بھی ناممکن ہے کہ یہ جملہ اسمیہ ہے جو کہ حال کو چاہتا ہے۔ حضرت علیؓ تو نزول آیت کے وقت محکوم تھے اور ایک عرصہ تک محکوم رہے۔	
iv- "والذین امنوا" کی ایک صفت "یئوتون الزکوۃ" بیان ہوئی ہے۔ حضرت علیؓ کا صاحب نصاب زکوۃ ہونا ہی ثابت کرنا مشکل ہے۔	
v- "الذین امنوا" کا صلہ تو "ھم الغالبون" بیان ہوا ہے۔ حضرت علیؓ کا معاملہ ہی برعکس ہے۔	المائدہ :۵۷
vi- حضرت علیؓ نے خود اعلان کیوں نہ کیا کہ میں اس آیت کا مصداق ہوں۔	
vii- جب مجبور کر کے لوگ حضرت علیؓ کی بیعت کرنے لگے تو فرمایا دعونی والتمسوا غیری..... وانا لکم وزیرا خیرا لکم منی امیرا۔	نہج البلاغہ خطبہ نمبر۹۲ زیر عنوان جب قتل عثمان کے بعد لوگوں نے حضرت علیؓ کو خلافت پیش کی۔ ۲- ناسخ التواریخ جلد دوم صفحہ ۱۷
ب- فاللہ ما کانت لی فی الخلافۃ رغبۃ ولا فی الولایۃ اربۃ- و لکنکم دعوتمونی الیھا و حملتمونی علیھا- خدا کی قسم مجھے تو کبھی خلافت کی خواہش نہیں ہوئی تمہیں لوگوں نے مجھے اس کی طرف دعوت دیکر آمادہ کیا۔	نہج البلاغہ ترجمہ حواشی سید شریف رضی خطبہ نمبر۲۰۴ صفحہ ۱۱۱
viii .... وبسطتم یدی فکففتھا و مددتموھا	

مضمون	حوالہ
فقبضتها- تم نے (بیعت کرنے کی خاطر) میرا ہاتھ پھیلانا چاہا تو میں نے اسے روک لیا تم نے اسے کھینچنا چاہا تو میں نے اسے سمیٹ لیا۔	نہج البلاغہ خطبہ نمبرے ۲۲ صفحہ ۶۵۴
2- شیعہ دلیل- انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهر کم تطهیرا- آیت تطہیر اہل بیت کی معصومیت کا اعلان کر رہی ہے- معصوم کی موجودگی میں غیر معصوم خلیفہ کس طرح بن سکتا ہے؟ جواب- لیذهب عنکم الرجس پیدائشی معصومیت سے انکار کا اظہار ہے۔	الاحزاب: ۳۳
ii شیعہ عقیدہ کے مطابق اہل بیت تو معصوم ہیں یز کیهم کے تحت رسول نے تزکیہ کس کا کیا۔	سورة الجمعہ: ۲
iii اگر معصومیت ہی جواز خلافت بلافصل ہے تو حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ خلیفہ بلافصل کیوں نہیں؟	
<u>تطہیر کا لفظ فی الحقیقت صحابہ رسول اور ازواج کے لئے</u> ہے	
i مایرید الله لیجعل علیکم من حرج و لکن یرید لیطهرکم......	المائدہ: ۷۸
ii وینزل علیکم من السماء ماء لیطهرکم به یذهب عنکم رجز الشیطن	الانفال: ۱۲
iii اہل بیت میں ازواج النبی شامل ہیں کیونکہ آیت کے سیاق و سباق میں ازواج النبی کا ہی ذکر ہے۔	
iv قالوا اتعجبین من امر الله رحمت الله و برکته علیکم اهل البیت......	ہود: ۷۳
v فقالت هل ادلکم علی اهل بیت یکفلونه لکم	القصص: ۱۲
vi قال ینوح انه لیس من اهلک انه عمل غیر صالح	ہود: ۴۶
2 سلمان منا اهل البیت	منار الہدیٰ صفحہ ۱۹۳ ان علیا صلوات الله علیه منصوص

حوالہ	مضمون
تفسیر القمی زیر آیت ان اکرمکم عند اللہ اتقکم صفحہ ۶۴۲	3 عن الصادق من اتق اللہ منکم و اصلح فھو منا اھل البیت ....قال الباقر و من احبنا فھو منا اھل البیت......
المعجم الصغیر باب الجیم من اسم جعفر صفحہ 198- نیل الاوطار جلد ۲ صفحہ ۲۸۵ در منثور جلد ۳ صفحہ ۱۸۳ کشف الغمہ باب الصلوۃ علی النبی ﷺ جلد اول صفحہ ۱۹۶	4- عن انس ؓ قال سئل رسول اللہ ﷺ من ا لک فقال کل تقی و تلا رسول اللہ ﷺ ان اولیاوہ الا المتقون حضرت انس ؓ کی روایت ہے کہ آنحضور ﷺ سے پوچھا گیا آپ ﷺ کی آل میں کون شامل ہے- فرمایا ہر متقی شخص پھر آپ ﷺ نے ان اولیاء ہ الا المتقون آیت پڑھی
	5 قیل ھم الامۃ جمیعا قال النووی فی شرح مسلم وھو اظھرھا ...... الیہ ذھب نشوان الحمیری امام اللغۃ و من شعرہ فی ذلک آل النبی اتباع ملتہ من الاعاجم والسودان العرب لو لم یکن آلہ الا قرابتہ صلی المصلی علی الطاغی ابی لھب نبی ﷺ کی آل سے مراد نبی ﷺ کی پیروی کرنے والی امت ہے خواہ عجمی ہوں یا عرب کے سردار- صرف خاندانی قرابت کسی کو آل نہیں بناتی کیا درود شریف پڑھنے والا شخص ابولہب سرکش پر درود بھیجے گا-
ترمذی ابواب التفسیر سورۃ احزاب جلد ۲ صفحہ 473	6 ......قالت ام مسلمۃ و انا معھم یا نبی اللہ؟ قال انت علی مکانک و انت علی خیر جب حضرت ام سلمہ ؓ نے عرض کی اے اللہ کے نبی! میں بھی ان کے ساتھ ہوں- فرمایا تم تو پہلے ہی بہترین مقام پر فائز ہو-
آل عمران : 62	؎ شیعہ دلیل- فقل تعالوا ندع ابناء نا و ابناء کم ...... آیت مباہلہ نے اہل بیت کی وضاحت کردی- حضرت علی ؓ اہل

حوالہ	مضمون
	بیت ہونے کی وجہ سے خلافت کے زیادہ حقدار اور اہل ہیں۔
	جواب۔ آیت مباہلہ میں انفسنا میں حضرت علیؓ ہرگز شامل نہیں۔ جمع کے لفظ میں اپنے نفس کو بلانا محاورہ ہے مراد آنحضرت ﷺ کی اپنی ذات ہے
یوسف :۱۹	i- بل سولت لکم انفسکم امرا
المائدہ :۳۱	ii فطوعت لہ نفسہ قتل اخیہ
	2- لفظ انفس، ہم نسبت، ہم قوم اور ہم خیال کے معنوں میں ہے۔
بقرۃ :۸۵	i- ولا تخرجون انفسکم من دیارکم
الحجرات :۱۱	ii- ولا تلمزوا انفسکم
	3- انفسنا میں حضرت علیؓ اس لئے بھی شامل نہیں کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کی صفات رسالت، خاتم النبیین، ایک وقت میں ۴ سے زائد شادیاں جیسی صفات میں شامل نہیں۔ بعض صفات میں مماثلت خلافت بلا فصل کا ہرگز جواز نہیں بن سکتا۔
	4- یہ آیت شیعہ عقیدہ کے مطابق صرف پنج تن کو محبان رسول خدا ثابت کرتی ہے جو کہ صرف حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل کی دلیل نہیں بن سکتی۔
الجمعہ :۷	5- اگر شیعہ حضرات کی بات مان لی جائے تو مباہلے کے موقع پر ازواج مطہرات کو شامل نہ کرنے کی وجہ آیت قرآنی ولا یتمنونہ ابدا بما قدمت ایدیھم کی وجہ سے حضور ﷺ کو علم تھا کہ وہ مقابل پر ہرگز نہ آئیں گے۔
	6- صرف ازواج مطہرات کو لانا یہ تصور اور تاثر دے سکتا تھا کہ یہ غیر ہیں۔ اس لئے اولاد کو قربانی کے لئے پیش کرنا حقیقت کا اظہار تھا۔
	7- حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضوان اللہ عنہم اپنی اپنی اولاد کے ساتھ مباہلہ میں شامل

مضمون	حوالہ
ہونے کے لئے آئے۔	ترجمان القرآن جلد اول صفحہ ۴۴۶ زیر آیت مباہلہ
3- واقعہ افک کی روایات میں متعدد مرتبہ اھل کا لفظ اہل خانہ اور ازواج مطہرات کے لئے استعمال ہوا ہے۔	
i حضرت اسامہؓ نے عرض کی۔ ھم اھلک یا رسول اللہ	تیسر الوصول الباب الثانی فی اسباب النزول سورۃ النور : ۳
ii فرمایا فواللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا خدا کی قسم! مجھے اپنے اہل کے بارے سوائے بھلائی کچھ علم نہیں۔	i- تیسر الوصول الی جامع الاصول من حدیث الرسول جلد اول الباب الثانی فی اسباب النزول سورہ النور صفحہ 159 ii- بخاری کتاب التفسیر سورۃ النور
4- شیعہ دلیل۔ حجتہ الوداع سے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر ایک لاکھ بائیس ہزار صحابہ کے سامنے فرمایا "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" پگڑی حضرت علیؓ کے سر پر رکھی اور فرمایا علیؓ کی بیعت کرو۔ حضرت ابوبکرؓ نے بھی اس وقت حضرت علیؓ کی بیعت کی تھی۔	
الجواب۔ فرضی واقعہ اور من گھڑت بات ہے۔ روایت درست بھی ہو تو۔	
1- مولی بمعنے محبوب' دوست اور مددگار کے ہیں نہ کہ حاکم کے۔ اگلا فقرہ بھی وضاحت کر رہا ہے۔ "اللھم وال من والاہ وعاد من عادہ"	
2- مال غنیمت کی تقسیم کے سلسلہ میں بعض اصحاب کو حضرت علیؓ سے شکوہ پیدا ہوا تو اس کے ازالہ کے لئے یہ فرمایا۔	
3- جملہ اسمیہ ہونے کے باعث یہ حال کو چاہتا ہے۔ آنحضور ﷺ کی زندگی میں حضرت علیؓ محکوم رہے۔ خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں محکوم رہے۔	

مضمون	حوالہ
4- حضرت علیؓ نے کبھی یہ حدیث اپنے حق میں پیش نہ کی نہ ہی امیر معاویہ کو بتائی۔	
5- مولیٰ کا لفظ قرآن مجید میں دوست' مددگار کے معنے میں استعمال ہوا ہے۔	
i- فان لم تعلموا اباء هم فاخوا نكم فى الدين و مواليكم	الاحزاب :٦
ii- وان تظهرا عليه فان الله هو موله و جبريل	التحریم :٥
6- غزوہ تبوک میں امیر مقرر کیا جانا بھی خلیفہ بلا فصل ثابت نہیں کرتا کیونکہ۔	
حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضرت ابودجانہؓ' غزوہ بدر کے موقع پر حضرت ابولبابہؓ اور حضرت ابن ام مکتومؓ امیر مقرر ہوتے رہے۔ اور تمام غزوات میں کسی نہ کسی صحابی کو امیر مقرر کیا جاتا رہا ہے۔	
اتخلفى فى النساء و الصبيان حضرت علیؓ کی عرض سے ہی واضح ہے کہ حضرت علیؓ کا امیر مقرر کیا جانا کوئی خاص مرتبہ نہ تھا۔ خصوصاً جبکہ امام الصلوۃ کسی اور کو مقرر کیا گیا تھا۔	
5- شیعہ دلیل- حدیث الثقلین تركت فيكم الثقلين كتاب الله و عترتى کے تحت حضرت علیؓ آنحضور ﷺ کی عترت میں شامل ہیں اگر ان کی اطاعت کی جاتی تو امت میں تفرقہ اور اختلاف پیدا نہ ہوتا۔	
جواب: عترت کے معنے ذریت کے ہیں اور حضرت علی ذریت نہیں۔	
ii عترت خلافت بلا فصل کا جواز ہے تو حسنین خلیفہ بلا فصل کیوں نہیں ہوسکتے۔	
iii شیعہ روایت میں لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض کے مطابق امام اور کتاب اللہ الگ الگ نہیں ہوسکتے۔ اگر	

مضمون	حوالہ
قرآن موجود ہے تو امام کہاں ہے۔ اس سے امام کی غیوبت کا تصور بھی باطل ہو جاتا ہے۔	احزاب :۷
iv روحانی ذریت میں ائمہ، مجددین اور اولیاء سب شامل ہیں ازواجہ امہاتھم اسی لئے فرمایا گیا ہے۔ کونوا مع الصادقین	التوبہ :۱۱۹
v لن تضلوا بعدہ۔ شیعہ اختلافات کا شکار کیوں ہو گئے۔	
vi خلفاء ثلاثہ کی بیعت کر کے حضرت علیؓ سمیت تمام مسلمانوں نے ان کی خلافت کو تسلیم کر لیا۔ اس لئے اس حدیث کے وہ معنے نہیں جو شیعہ لیتے ہیں۔	
ii حضرت علیؓ کی خلافت کا امیر معاویہؓ، خوارج نے انکار کر دیا۔ اس وقت حضرت علیؓ نے یہ حدیث کیوں پیش نہ کی۔	
iii حضرت حسینؓ نے یزید کے مقابل پر اپنے آپ کو حق پر سمجھ کر خروج کیا جان تک دے دی۔ حضرت علیؓ حق پر تھے تو خلفاء ثلاثہ کے خلاف خروج کیوں نہ کیا۔ کوئی آیت یا حدیث کیوں پیش نہ کی۔	
حضرت علیؓ کی خلافت بلا فصل اور خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت	
1- اگر حضرت علیؓ خدا تعالیٰ کی طرف سے خلیفہ بلا فصل تھے تو ایسا کیوں نہ ہوا۔ جبکہ	
i- واللہ غالب علی امرہ	یوسف :۲۲
ii وما انتم بمعجزین فی الارض ولا فی السماء	العنکبوت :۲۳
iii وما کان اللہ لیعجزہ من شیء فی السموات ولا فی الارض	الفاطر :۴۵
iv لا تحسبن الذین کفروا معجزین فی الارض	النور :۵۸
v وان یردک بخیر فلا راد بفضلہ	یونس :۱۰۸
vi فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ ان اللہ عزیز	

مضمون	حوالہ
ذو نتقام	ابراہیم :۴۸
ان تمام آیات سے ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فیصلے کوئی نہیں بدل سکتا۔ اگر خدا کا فیصلہ حضرت علیؓ کو خلیفہ بلا فصل بنانا تھا تو کوئی بھی خدا کو اس فیصلہ میں عاجز نہیں کر سکتا تھا۔	
2- خلفاء ثلاثہ غاصب خلافت تھے تو کامیاب کیوں ہوئے حالانکہ	
i ان حزب الشیطن هم الخاسرون۔	مجادلہ :۲۰
ii هموا بمالم ينالوا	توبہ :۷۴
iii الا ان حزب الله هم المفلحون	مجادلہ :۲۲
iv اذا تمنى القى الشيطان فى امنيته فينسخ الله مايلقى الشيطان ثم يحكم الله ايته حضرت علیؓ نے اپنی خلافت میں اس کا اعلان نہ کیا۔	الحج :۵۲
v لا ينال عهدى الظلمين اگر خلفاء ثلاثہ ظالم اور غاصب ہوتے تو ہرگز کامیاب نہ ہوتے۔	بقرہ :۱۲۴
حضرت علیؓ کا ذاتی کردار	
1- حضرت علیؓ نے خلفاء ثلاثہ کی خود بیعت کی۔ اور کسی سے ان خلفاء کی زندگی میں بیعت نہ لی۔ حتیٰ کہ اپنے گھر والوں سے بھی۔	
2- شہادت حضرت عثمانؓ کے بعد بیعت لی۔ اور اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہوئے جنگ تک سے دریغ نہ کیا۔	
3- حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے آنحضرت ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے پر اعتراض نہ کیا۔	
4- بلکہ اپنے بچوں کے نام خلفاء ثلاثہ کے نام پر رکھے جو کہ واقعہ کربلا میں شہید ہوئے۔	1- تواریخ التاریخ جلد ۲ کتاب سوم صفحہ ۷۰۶ 2- بحار الانوار جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳

مضمون	حوالہ
	3- جلال العیون اردو جلد دوم صفحہ ۱۹۵ اور ۲۰۸ زیر عنوان تعداد شہداء کربلا 4- نہج البلاغہ صفحہ ۱۱۰ حاشیہ 5- بارہویں امام کے مختصر حالات صفحہ ۵۵، ۸۱ از سید ظفر حسن لودھی مطبوعہ نظامی پریس لکھنؤ۔
5- امیر معاویہؓ کو لکھا۔ انه بایعنی القوم الذین بایعوا ابا بکر و عمر و عثمان علی ما بایعوهم علیه...... وانما الشوری للمهاجرین والانصار وانهم اناس ان اجتمعوا علی رجل و سموه اماما کان ذلک	نہج البلاغہ صفحہ ۶۸۳ مکتوب ۶ بنام معاویہ بن ابو سفیان
6- حضرت علی علیہ السلام نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی تھی۔	1- منار الهدیٰ صفحہ ۳۷۳، ۳۷۴ خطبہ امیر المومنین 2- فروع کافی جلد ۳ کتاب الروضہ صفحہ ۱۳۹۔ 3- احتجاج طبری صفحہ ۴۹
7- آنحضرت ﷺ نے حضرت حفصہؓ سے فرمایا میرے بعد ابو بکرؓ اور پھر تیرے والد خلیفہ بنیں گے عرض کی کہ آپ کو کس نے بتایا ہے فرمایا علیم و خبیر ذات نے خبر دی ہے۔	تفسیر القمی سورۃ تحریم صفحہ ۶۸۷
فلما صلی ابو بکر الظهر اقبل علی الناس ...... ثم قام علی فعظم من حق ابی بکر و ذکر فضله وسابقته ثم مضی الی ابی بکر فبایعه فاقبل الناس الی علی وقالوا اصبت واحسنت	شرح نہج البلاغہ ج ۶ صفحہ ۲۹۳
8- وکان افضلهم فی الاسلام کما زعمت وانسهم الله ورسوله الخلیفة الصدیق و خلیفة الخلیفة الفاروق	1- شرح نہج البلاغہ ابن ہیثم مطبوعہ تہران جلد ۲۳۔ شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۱۹

حوالہ	مضمون
کنزل العمال جلد ۱۳ صفحہ ۹-۱۰ المطبعہ العربیہ حلب	اس امت کے نبی کے بعد اس کے افضل ترین بزرگ لوگ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور اگر تم چاہو کہ تمہارے لئے تیسرے کا نام بھی بیان کروں تو میں اس کا نام بھی بتاتا ہوں اور کہا کہ کوئی مجھے ابوبکرؓ اور عمرؓ پر ترجیح نہ دے ورنہ میں اسے سخت کوڑے ماروں گا۔
منار الہدیٰ صفحہ ۳۷۳	9- جب ابوبکرؓ کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے حضرت عمرؓ کو بلا کر خلیفہ مقرر کیا' پس ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اور خیر خواہی کی اور حضرت عمرؓ امر خلافت کے والی ہوئے پس آپ کی سیرت نہایت پسندیدہ اور آپ کی خلافت حد درجہ بابرکت تھی۔
کنزالعمال جلد ۱۳ صفحہ ۱۰	آخری زمانے میں ایک قوم ایسی بھی ہوگی جو ہماری محبت کا دعویٰ کریں گے اور وہ ہمارا گروہ ہوں گے لیکن وہ اللہ کے شریر بندے ہوں گے جو ابوبکرؓ' عمرؓ کو برا بھلا کہتے ہیں۔
	عدم نفاق خلفاء ثلاثہ
(جاثیہ:۷)	ہر روایت جو مخالف قرآن ہے وہ باطل ہے۔ فبای حدیث بعد الله وایته یومنون.......
	1- خلفاء ثلاثہ نے مکی دور میں اسلام قبول کیا جبکہ نفاق کا سوال ہی نہ تھا۔
	1- منافق خوف سے ایمان لائے گا یا لالچ کی خاطر۔ ہجرت سے قبل مکہ میں مہاجرین یعنی اہل مکہ اور اہل مدینہ اور دوسرے صحابہ کس کے خوف سے مسلمان ہوئے تھے یا کس لالچ کی خاطر مسلمان ہوئے تھے۔
توبہ:102	2- منافق صرف مدنی اور بدوی ہیں۔ وممن حولکم من الاعراب منافقون ومن اهل المدينة مردوا على النفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم سنعذبهم مرتين ثم يردون الى عذاب عظيم۔

مضمون	حوالہ
۳ فان یتوبوا یک خیرا لھم وان یتولوا یعذبھم الله عذابا الیما فی الدنیا والاخرۃ۔ وما لھم فی الارض من ولی ولا نصیر۔ انہیں دنیا میں کونسا دردناک عذاب ملا؟ ہاں منافق مرتد ابوبکرؓ کے ہاتھوں مارے گئے۔ یا توبہ کر گئے۔	توبہ : 75
قاتلوھم یعذبھم الله بایدیکم۔ عذابا فی الدنیا کی صورت مالھم فی الارض من ولی ولا نصیر خلفاء ثلاثہ کو ولی بھی ملے اور نصیر بھی۔	توبہ:15
4- یایھا النبی جاھد الکفار و المنافقین واغلظ علیھم۔ اس حکم کی موجودگی میں رسول خدا ﷺ نے ان سے مشورے لئے اور ان سے محبت کی۔ رشتے کئے۔ صاف ظاہر ہے خلفاء ثلاثہ منافق نہ تھے۔	توبہ :۷۳
5- یایھا النبی اتق الله ولا تطع الکافرین والمنافقین۔ خلفاء ثلاثہ سے آنحضور ﷺ نے مشورے لئے؟ ثابت ہوا وہ منافق نہ تھے۔	احزاب :۲
6- ھم الذین یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول الله حتی ینفضوا۔ گویا منافقین صحبت نبوی ﷺ میں کبھی کبھی آتے تھے اور مخلصین ہمیشہ صحبت رسول میں رہتے تھے مہاجرین اور انصار خصوصاً خلفاء ثلاثہ تو ہمیشہ صحبت نبوی میں ہی رہتے تھے۔	منافقون :8
7- لئن لم ینتہ المنافقون والذین فی قلوبھم مرض والمرجفون فی المدینۃ لنغرینک بھم ثم لایجاورونک فیھا الا قلیلا۔ ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا۔ شیخین یعنی حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ زندگی کے بعد بھی قبر رسول کے مجاور ہیں۔ خدا کو غیرت نہ آئی؟ شیر خدا کو غیرت نہ آئی۔ زندگی بھر ساتھ رہے۔ موت کے بعد بھی دائمی طور پر ساتھ ہیں۔ قلیلا	

حوالہ	مضمون
احزاب :۶۱'۶۲	i- اگر قلیل تعداد مراد ہے تب بھی شیعوں کا عقیدہ غلط ہے کیونکہ اس کا مطلب بنتا ہے کہ مدینہ میں منافق قلیل ہوں گے مومن اکثریت میں ہوں گے۔ تو اس اکثریت نے علیؓ کی بیعت کیوں نہ کی؟ جبکہ یہ کہتے ہی ہیں ارتد الناس الا ثلثۃ۔ سوائے تین کے باقی سب مرتد ہوگئے تھے۔
	ii اگر قلیل تعداد مراد ہوئی تو الا قلیل کے الفاظ ہوتے۔ فاعل ہونے کے سبب کیونکہ جب الا سے قبل جملہ منفی ہو تو پھر الا کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ حضور ﷺ کی وفات تک سارا مدینہ منافقین سے خالی ہو جائے گا اور مدینہ میں کوئی منافق نہ ہو گا سارے کے سارے مخلصین ہوں گے۔
المنافقون :۵۱	8- ھم العدو فاحذرھم خدا منافقوں کو دشمن قرار دیکر ان سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ جبکہ خلفاء ثلاثہ میں سے دو خسر تھے۔ ایک داماد۔ جو مشوروں میں شریک۔ غزوات میں شامل ہوتے رہے۔
الجمعہ : ۳ نصر : ۳ احزاب : ۴۳	9- صحابہ نے انہیں یکے بعد دیگرے اپنا امام تسلیم کیا۔ بجز تین چار کے بقول شیعہ۔ کیا سب ضلال مبین پر جمع ہوگئے تو پھر کانوا من قبل لفی ضلال مبین - یدخلون فی دین اللہ آفواجا- ھو الذی یصلی علیکم و ملا ئکتہ لیخرجکم من الظلمت الی النور
حجرات :8	10- لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم و لکن اللہ حبب الیکم الایمان و زینۃ فی قلو بکم و کرہ الیکم الکفر و الفسوق والعصیان اولئک ھم الراشدون بقول شیعہ حضرت علی تو معصوم ہیں وہ مراد نہیں ورنہ معصوم کی بات ماننا تو تکلیف کا موجب نہیں ہو سکتی۔ عدم ارتداد اصحاب ثلاثہ —

حوالہ	مضمون
(کتاب الروضۃ من الکافی زیر عنوان الناس بعد النبی اہل ردۃ الا ثلثۃ)	1- شیعہ کہتے ہیں صحابہ کی وجہ ارتداد عدم تسلیم خلافت علی بلا فصل ہے؟ عن ابی جعفر علیہ السلام قال : کان الناس اہل ردۃ بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا ثلثۃ فقلت ومن الثلاثۃ فقال المقداد بن الاسود وابوذر الغفاری وسلمان الفارسی رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیہم ثم عرف اناس بعد یسیر وقال ہوء لاء الذین دارت علیہم الرحی وابوا ان یبایعوا حتی جاء امیر المومنین علیہ السلام مکرہا فبایع وذلک قول اللہ تعالی وما محمد الا رسول۔ الخ
	i- خلافت علی کا قرآن میں ذکر نہیں۔
	ii- خلافت مادی چیز ہے یا روحانی؟ اگر خلافت مادی ہے تو شیر خدا' خیبر شکن۔ لا فتنی الا علی ولا سیف الا ذوالفقار کے مصداق سے ابوبکر نے کیسے چھین لی؟ اگر خلافت ہے روحانی تو نظر نہیں آسکتی وہ کیسے چھین لی ابوبکر نے؟ رسالت' صدیقیت' شہادت' صالحیت' محبت خدا' عشق رسول' قرب الٰہی' علم دین اور ایمان و عرفان سب روحانی اشیاء ہیں کون چھین سکتا ہے؟ کیا کسی رسول سے اس کی رسالت کبھی دشمن نے چھین لی؟ .... رسالت اور خلافت و امامت روحانی چیز ہے۔ ہاں اگر کسی رسول یا خلیفہ کو ظاہری اقتدار بھی مل جائے تو وہ ایک زائد چیز ہے۔ نبوت و خلافت کا لازمہ نہیں ہے۔ (پس اگر حضرت علیؓ سے خلفاء ثلاثہ نے خلافت یعنی روحانی چیز نہیں چھینی تو پھر ان پر غصب وارتداد کا الزام ختم ہوگیا۔
فاطر: ۴۵	iii- وما کان اللہ لیعجزہ من شی فی السموات ولا فی الارض 'انہ کان علیما قدیرا اگر خدا تعالٰی نے حضرت علیؓ کو خلیفہ بلا فصل بنانے کا فیصلہ

حوالہ	مضمون
	کیا تھا کوئی کیسے خدا کو اپنا فیصلہ نافذ کرنے سے عاجز کر سکتا ہے۔ معلوم ہوا حضرت ابو بکرؓ کا پہلا خلیفہ بننا ہی منشاء الٰہی تھا۔
	2۔ مظالم بر اھل بیت؟
نساء :۹۷	ان الذین توفتھم الملا ئکة ظالمی انفسھم قالوا فیما کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الار ض قالوا الم تکن ار ض الله واسعة فتھاجروا فیھا فاولئک ماوھم جھنم و ساء ت مصیرا الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان
	اگر خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں اہل بیت پر مظالم ہوئے تو اس آیت کے مطابق ہجرت کیوں نہ کی۔
	خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں حضرت علیؓ نے باوجود جوانی کے ہجرت نہ کی۔ اگر مظالم ہوئے اور ہجرت نہ کی تو معاذ اللہ جہنمی قرار پاتے ہیں۔
ریویو مباحثہ بٹالوی چکڑالوی	ا۔ مثلاً ایک شخص سونا بنانے کا دعوئ رکھتا ہے اور سونے پر ہی ایک بوٹی ڈال کر کہتا ہے کہ لو سونا ہوگیا۔ اس سے کیا یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ کیماء گر ہے سو آنحضرت ﷺ کے فیوض کا کمال تو اس میں تھا کہ امتی میں وہ درجہ اتباع سے پیدا ہو جائے۔
جمعہ :3	3۔ آنحضورؐ کی صفت یزکیھم پر زد پڑتی ہے
	کس کو پاک کیا؟ اہل بیت تو پیدائشی پاک تھے۔ اور وہ دس ہزار قدوسی، اصحاب بیعت رضوان۔ اصحاب بدر و خیبر وغیرہ۔ پھر اس آیت میں ہے یعلمھم کہ نبی ﷺ ان کی تعلیم کرتا ہے۔ یہی اثر تھا تعلیم کا کہ فوراً بعد مرتد ہو گئے۔
یونس :۸۴	ادھر موسیٰ کے بارہ میں فرمایا فما امن لموسی الا ذریة من قومه کیا وہ کچھ لوگ صرف تین چار تھے۔
	ب۔ہاں منافقین کی بابت فرمایا اولئک الذین لم یرد اللہ ان

حوالہ	مضمون
مائدہ :۴۲	یطھر قلو بھم گویا مومنوں کے دل پاک کرنا ہے منافقوں کے نہیں لہذا صرف پنجتن کے مطہر ہونے کا عقیدہ درست نہیں۔
نصر: ۳	4- رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ وہ کونسی افواج تھیں جو حیات محمد ﷺ میں ہی اسلام میں داخل ہوئیں؟ وہ نیک افواج جنکی آمد پر شکریہ کے طور پر فسبح بحمد ربک کا حکم ہے؟ کیا منافقون' مرتدوں کی آمد پر شکرانہ کا حکم ہے؟ منافق کیلئے دعا نہیں استغفار ہے۔ استغفرت لھم ام لم تستغفر لھم لن یغفر اللہ لھم
سورۃ المنافقون : ۷	کیا افواج کے داخل ہونے کی پیشگوئی جھوٹی ہوگئی؟ اگر ان افواج اور ان کے فیصلہ (خلافت ابوبکر) کو نہ مانیں تو رسول کی رسالت کا انکار کرنا پڑے گا۔ شیعہ خلافت کی بات کر رہے ہیں۔ یہاں رسالت ہاتھ سے جارہی ہے۔
(جمعہ :۳)	5- وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین صحابہ پر دو دور آئے۔ پہلا ضلال مبین دوسرا ہدایت۔ تیسرا دور کوئی نہیں۔ ضلال مبین صرف ہدایت سے پہلے ہے بعد میں نہیں۔ عہد ابوبکر میں مرتدین منافق تھے جو آخری دور میں مسلمان ہوئے۔ انہیں آنحضور ﷺ کی صحبت میں رہنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔
(حجرات :15)	بقول شیعہ تین چار کے سوا سب ضلال مبین میں پڑ گئے تو پھر من قبل کے الفاظ بیکار چلے جاتے ہیں۔ ان مرتدین کا ذکر اس آیت میں موجود ہے۔ قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا و لکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلو بکم
(توبہ :۹۸)	الاعراب اشد کفرا و نفاقا مہاجرین وانصار بعد وفات رسول مرتد نہیں ہوئے۔

مضمون	حوالہ
6- یاایها الذین امنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم و یحبونه حضرت علیؓ نے شیخین اور ان کے ہمنواؤں سے جنگ اور جہاد نہ کیا۔ شیعہ حضرات کا یہ کہنا کہ حضرت علیؓ کو صبر کی وصیت تھی یہ اس آیت میں مذکور مضمون کے منافی ہے۔ جب ارتداد ہوا اسی وقت جہاد فرض ہے۔	(مائدہ :۵۵)
انصار علیؓ بھی کم نہ تھے۔ علی خیبر شکن۔ ذوالفقار کے حامل تھے۔ اینا اضعف ناصرا واقل عددا۔ یاتی الله بقوم افواجا بیعت رضوان والے۔ تبوک والے۔ خیبر و فتح مکہ والے (دس ہزار قدوسی) ضرور ساتھ دیتے۔	تفسیر القمی سورۃ الروم زیر آیت ات ذاالقربیٰ حقہ صفحہ ۵۰۰ لما بویع لابی بکر استکام له الامر علی جمیع المهاجرین والانصار
اعزة علی الکافرین وعدہ الٰہی تھا۔ اگر منافق لاکھوں بھی ہوں تو اسلام کو کیا فائدہ۔ فی الدرک الاسفل من النار شیر خدا کو صحابہ سے نہ جان کا نہ مال کا نہ عزت کا خطرہ ہو سکتا ہے تو پھر تقیہ کی بھی تینوں وجوہات ختم ہوگئیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کرتے ہوئے خلفاء ثلاثہ کا ساتھ دیا غلط ثابت ہوا۔	
7- موجودہ قرآن انہی منافقین، مرتدین صحابہ کے ہاتھوں پہنچا۔ اگر وہ منافق مرتد تھے تو قرآن کی صحت و حفاظت کا کیا ثبوت ہے؟ آیت حفاظت بھی انہوں نے ممکن ہے خود بنا کر داخل کردی ہو جیسے چور شکستہ تالا لٹکا دیتا ہے۔	
8- جملہ صحابہ نے خلفاء ثلاثہ کو اپنا امام و پیشوا مانا اور حضرت علی نے تینوں کی بیعت کی۔	1- منار الہدیٰ صفحہ ۳۷۳ 2- فروغ کافی جلد ۳ کتاب الروضہ صفحہ ۱۳۹ 3- احتجاج طبرسی صفحہ ۴۹ 4- نہج البلاغہ حیدری پریس لاہور صفحہ ۶۸۴ مکتوب نمبر ۶

مضمون	حوالہ
## فضائل خلفائے ثلاثہ	
1- مکی دور میں قبول اسلام کی توفیق پائی۔ کس بہر کے سر نہ دہد جاں نہ فشاند عشق است کہ ایں کار بصد صدق کناندو	
2- خلفاء ثلاثہ نے ہجرت کی سعادت پائی۔ ورنہ (i) مدینہ میں کونسا خزانہ نکل آیا تھا۔ مدینہ تو بخار کا مرکز تھا۔ فاقہ کشی تھی۔ (ii) خدا نے گواہی دی ہے کہ اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ	حج:۴۱
ب۔ اخرجوا من دیارھم و اموالھم یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا و ینصرون اللہ و رسولہ	(الحشر:۹)
ج۔ من یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا و سعۃ ان کو وسعت کا ملنا اس وعدہ کے ایفاء کی دلیل ہے اور ان کے مہاجر عنداللہ ہونے کی نشانی ہے۔ مہاجرین کے لئے خرجوا نہیں فرمایا بلکہ فرمایا اخرجوا کفاء کے مظالم نے مجبور کرکے انہیں نکالا ہے۔	(نساء:۱۰۱)
د۔ والذین ھاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبوئنھم فی الدنیا حسنۃ ولاجر الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون دنیا میں انہیں بادشاہت اور تمام مومنوں کی سرداری ملی اور ولاجر الاخرۃ اکبر۔	(نحل:۴۲)
3- رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوۃ و ایتاء الزکوۃ۔ یخافون یوما تتقلب فیہ القلوب والابصار	(نور:۳۸)
ب۔ من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبۃ و منھم من ینتظر	(احزاب:۲۳)

مضمون	حوالہ
4- ان الله على نصرهم لقدير الذين اخرجوا من ديارهم...... ولينصرن الله من ينصره	(حج:۴۱)
5- قل يعباد الذين امنوا اتقوا ربكم للذين احسنوا فى هذه الدنيا حسنة وارض الله واسعة انما يوفى الصبرون اجرهم بغير حساب۔ ان مکی ابتدائی مسلمانوں میں سے متقی لوگوں کو فی الدنیا حسنة وارض الله واسعة کا وعدہ ہے خلفاء اور ثلاثہ کے لئے دینوی انعامات میں سے بادشاہت سے بڑھ کر اور کون سا انعام ہو سکتا ہے؟	(زمر:۱۱)
6- وقليل للذين اتقوا ماذا انزل ربكم قالوا خيرا للذين احسنوا فى هذة الدنيا حسنة ولدار الاخرة خير ولنعم دار المتقين مکی آیت ہے اور اس کسمپرسی کے زمانہ میں ابتدائی مکی مسلمانوں سے بصورت وعدہ پیشگوئی ہے۔ خلفاء ثلاثہ کو دیکھو خدا نے کیسے دنیاوی حسنات سے نوازا ہے۔	(نحل:۳۱)
7- لقد تاب الله على النبى والمهاجرين والانصار الذين اتبعوه فى ساعة العسرة من بعد ما كاد يزيغ قلوب فريق منهم ثم تاب عليهم انه بهم رءوف رحيم خلفاء ثلاثہ اس غزوہ میں شریک ہوئے ۳۰ ہزار سپاہی۔ حضرت عثمان نے دو سو اوقیہ چاندی دو سو اونٹ دیئے۔	(توبہ:۱۱۸)
غزوہ تبوک میں صحابہ کی تعداد تیس اور چالیس ہزار کے درمیان تھی۔	فتح الباری کتاب المغازی باب غزوہ تبوک۔
۲۵ ہزار کے غزوہ تبوک میں امیر لشکر حضرت ابو بکر کو مقرر کیا تھا۔	تفسیر صافی زیر آیت ھذا۔
8- لاتجد قوما يومنون بالله واليوم الاخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا اباءهم	

مضمون	حوالہ
اوابنائهم اواخوانهم او عشيرتهم۔ اولئک کتب فی قلوبهم الایمان و ایدهم بروح منه ويدخلهم جنت تجری من تحتها الانهر خالدین فیها رضی الله عنه ورضواعنه۔ اولئک حزب الله۔ الا ان حزب الله هم المفلحون۔	(مجادلہ: ۲۳)
منکرین زکوۃ' مدعیان نبوت اور قیصرو کسریٰ کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے خلفاء ثلاثہ کی مدد کر کے اور انہیں کامیاب کر کے ثابت کر دیا کہ یہ کون لوگ ہیں۔	
9۔ لقد رضی الله عن المومنین اذا یبایعو نک تحت الشجرة فعلم ما فی قلوبهم فانزل السکینة علیهم و اثابهم فتحا قریبا و مغانم کثیرة یاخذونها	(الفتح: ۱۹)
نیز فرمایا الزمهم کلمة التقوی وکانوا احق بها و اهلها	(الفتح: ۲۷)
بیعت رضوان کے دنیوی انعام	
(۱) فتح قریب (۲) مغانم کثیرة (۳) واخری لم تقدروا علیها قد احاط الله بها یعنی فارس وروم کے اموال جو عربوں کے احاطہ قدرت کے باہر تھے۔ ذی الحجہ ۶ھ میں حدیبیہ سے واپس آئے محرم ۷ھ میں خیبر فتح ہو گیا۔ اموال خیبر کو آنحضرت نے تمام اہل حدیبیہ کیلئے مخصوص کر دیا تھا گویا تمام اہل حدیبیہ مومنین تھے اور ان میں منافق کوئی نہ تھا اگر کوئی منافق ہوتا تو اسے اموال خیبر نہ دیتے اس میں سے حدیبیہ میں شرکت نہ کرنیوالوں کو اموال خیبر میں سے حصہ نہیں دیا۔ خواہ کوئی اہل حدیبیہ میں سے خیبر میں شریک ہوا یا نہیں تمام اہل حدیبیہ کو اموال خیبر تقسیم ہوئے اہل حدیبیہ میں سے صرف جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام خیبر میں شریک نہیں ہوئے اس کے باوجود حضور ﷺ	

حوالہ	مضمون
(سیرۃ ابن ہشام) اردو صفحہ ۴۱۶ ترجمہ عبدالجلیل صدیقی	نے اسے حصہ دیا اور برابر دیا۔
(الفتح: ۳۰)	10- محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعا سجدا یبتغون فضلا من الله و رضوانا والذین معه میں خلفاء ثلاثہ شامل تھے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل اور رضوان کے وارث ہوئے۔
(آل عمران: ۱۶۰)	11- شاورهم فی الامر مشورہ خیر خواہ سے ہوتا ہے نہ کہ دشمن سے۔ زیر آیت لولا
(انفال: ۶۹)	کتاب من الله سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم اسیران بدر کے بارہ میں ابوبکرؓ عمرؓ نے مشورہ دیا۔ حضور ﷺ نے ابوبکرؓ کے مشورہ پر عمل کیا اور خدا کو بھی حضرت ابوبکرؓ کا مشورہ پسند آیا اور اسے قرآن کا حصہ بنایا۔
(مزمل: ۲۰)	12- ان ربک یعلم انک تقوم ادنی من ثلثی اللیل و نصفه و ثلثه و طائفة من الذین معک - خلفاء ثلاثہ آنحضور ﷺ کے ساتھ عبادت میں شامل رہا کرتے تھے۔
(آل عمران: ۱۰۴)	13- واذکروا نعمة الله علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا و کنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها
(انفال: ۶۳ تا ۶۵)	14- هو الذی ایدک بنصره وبالمومنین والف بین قلوبهم لوانفقت مافی الارض جمیعا ماالفت بین قلوبهم و لکن الله الف بینهم انه عزیز حکیم یاایها النبی حسبک الله ومن اتبعک من المومنین ا یہ کہنا کہ قبل اسلام بنوامیہ اور بنو ہاشم کی دیرینہ عداوت بعد میں بھی قائم رہی اس آیت کے خلاف ہے۔ ب صحابہ محض چار پانچ نہیں بلکہ بہت بڑی تعداد تھی کیونکہ

مضمون	حوالہ
شیعوں کے مذکورہ چار پانچ میں تو قبل اسلام باہم کوئی عداوت نہ تھی نہ ہی چار پانچ افراد میں الفت پیدا کرنا اتنا بڑا انعام قرار پاسکتا ہے جس کا ذکر کیا جائے۔ شیعہ بتائیں کہ مہاجرین وانصار صحابہ کے علاوہ وہ کون لوگ تھے جن میں عداوت تھی اور اسلام نے دور کردی۔ اور وہ بھائی بھائی بن گئے۔	
ج۔ وہ انعام کیا ہوا جو حضور ﷺ کے فوت ہوتے ہی زائل ہوگیا اور دوبارہ عداوت آگئی۔	
ز خدا ان کو دوزخ سے نجات یافتہ قرار دیتا ہے لہذا وہ منافق مرتد نہیں ہوسکتے۔	
چار پانچ اشخاص تو جملہ مخالفین کے مقابل کافی نہیں ہوسکتے اگر حضرت علیؓ اکیلے کافی ہوتے تو وہ تقیہ کیوں کرتے اور بقول شیعہ صحابہ ان پر مظالم کیوں کرتے؟	
15- اولئک الذین اتینھم الکتاب والحکم والنبوۃ فان یکفر بھا ھولاء فقد وکلنا بھا قوما لیسوا بھا بکافرین	(انعام: ع۱۰)
یہ مکی سورۃ ہے گویا مہاجرین کی جماعت خدا کی مقرر کردہ قوم ہے جو کافر نہیں بلکہ مومن ہے۔ بعض انصار قبل ہجرت مسلمان ہوچکے تھے۔	
16- کلا انھا تذکرۃ فمن شاء ذکرہ فی صحف مکرمۃ مرفوعۃ مطھرۃ بایدی سفرۃ کرام بررۃ	(عبس)
سفر کرنے والے صحابہ یا قرآن کی کتابت کرنے والے صحابہ مراد ہیں اس میں فرشتے مراد نہیں ہوسکتے کیونکہ اگر یہ صحیفے فرشتوں کے ہاتھ میں ہوں تو ان کے ہاتھوں میں موجود صحیفوں کو نہ لوگ پڑھ سکتے ہیں نہ ان سے نصیحت حاصل کرسکتے ہیں۔	
فضائل ابوبکرؓ	

مضمون	حوالہ
ا ولا یاتل اولو الفضل منکم والسعة	(نور:۲۲)
السعة۔ مالی وسعت آیت ومن یطع الله والرسول .... ذلک الفضل من الله جملہ تفاسیر شیعہ میں اولو الفضل سے حضرت ابوبکرؓ مراد ہیں یہ آیت حضرت ابوبکرؓ کے بارے ہے۔	(نساء:۷۰)(مجمع البیان، عمدۃ البیان) صفحہ۱۳۱ ترجمہ قرآن مولوی فرمان علی صاحب۔ فتح البیان زیر آیت ھذا
2- الا تنصروه فقد نصره الله اذ اخرجه الذين كفروا ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا فانزل الله سكينته عليه وايده بجنود لم تروها	(توبہ :۴۱)
جملہ تفاسیر شیعہ میں حضرت ابوبکرؓ مراد ہیں۔	
ا۔ ثانی اثنین فرما کر حضرت ابوبکرؓ کی تعریف فرمائی ہے اور مراد یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ ان تمام امور میں حضور ﷺ کے شریک تھے۔ ایمان، تقویٰ، ہجرت، مظلومی، دشمنی سے خطرہ اور نصرت الٰہی وغیرہ۔	
ب۔ حضور ﷺ نے باذن الٰہی خطرناک سفر میں حضرت ابوبکرؓ کو رفیق سفر بنایا۔	خلاصہ المنہج۔ تفسیر حسن عسکری
ت۔ اگر حضرت ابوبکرؓ کے دل میں ایمان اور عشق رسول نہ ہوتا تو وہ ایسے خطرناک سفر میں رفیق سفر نہ بنتے۔ منافق ایسی قربانی نہیں کر سکتا۔ اتخذوا ایمانهم جنة	(منافقون)
ج خدا اور رسول کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ کے سوا دوسرا کوئی صحابی اخلاص اور شجاعت میں اس قابل نہ تھا کہ وہ حضور ﷺ کا رفیق سفر بنتا۔ ابوبکرؓ سب سے افضل صحابی تھے اور اشجع الصحابة	
د خدا کو حضرت ابوبکرؓ کی یہ قربانی اتنی پسند آئی کہ اپنے ابدی کلام میں اس کا ذکر کر دیا اور کسی صحابی کی کسی قربانی کا ذکر نہ کیا۔ شب ہجرت حضرت علیؓ کے بستر رسول پر سونے کا قرآن مجید میں ذکر نہیں کیا۔ جبکہ حضرت ابوبکرؓ کی رفاقت و	

حوالہ	مضمون
	معیت فی الغار کا ذکر کیا۔ پس خدا کے نزدیک حضرت علیؓ کی نسبت حضرت ابوبکرؓ کی قربانی زیادہ پسندیدہ تھی اس لئے حضرت ابوبکرؓ کی قربانی کا ذکر کیا۔ حضرت علیؓ کی قربانی کا نہیں کیا۔ اگر بستر پر سونا فضیلت ہے تو بستر والے کے ساتھ سونا اس سے بڑھ کر فضیلت ہے۔ شب ہجرت حضرت علیؓ تو بستر رسول پر سویا۔ اور ابوبکرؓ دوران ہجرت غار ثور میں رسول خدا یعنی صاحب بستر کے ساتھ تین راتیں سویا۔ صرف بستر پر سونا افضل ہے یا خطرناک ترین وقت میں رسول ﷺ کے ساتھ غار ثور میں سونا افضل ہے اور وفات کے بعد تاقیامت حضرت ابوبکرؓ روضہ رسول میں رسول کے ساتھ سونا۔ حضرت علیؓ کمسن تھے انہیں پتہ تھا کہ مجھے کفار کچھ نہیں کہیں گے بلکہ بقول شیعہ یموتون باختیارھم جب ان کی مرضی نہیں تھی کفار ان کو مار ہی نہیں سکتے تھے ادھر حضور ﷺ نے فرمایا تھا انھم لن یضروک شیئا نیز کفار سے قرابت داری تھی طالب اور عقیل سگے بھائی تھے۔ چچا عباس اور چچوں کی اولاد موجود تھی کفار کو پتہ تھا اگر علیؓ کو کچھ کہا تو وہ بدلہ لیں گے چنانچہ صبح پتہ چلنے پر کفار نے حضرت علیؓ کو پتھر تک نہیں مارا۔ حضرت ابوبکرؓ کو تو ان باتوں میں سے کچھ حاصل نہ تھا اس کے باوجود اتنے خطرہ میں بھی سفر میں ساتھ چل دیئے۔
(نحل آخری آیت)	ان اللہ معنا۔ حضور ﷺ نے اس فقرہ میں حضرت ابوبکرؓ کو حفاظت و نصرت الٰہی میں اپنا شریک کیا۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون
	س خوف و حزن رسولوں کو ہو سکتا ہے۔
(قصص :۳۴)	i- موسیٰ کو فرمایا لا تخف۔ موسیٰ نے عرض کی رب انی قتلت منھم نفسا واخاف ان یقتلون
(یوسف :۸۷)	ii- یعقوب نے کہا انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ

حوالہ	مضمون
	iii- لوط سے فرمایا لا تحزن
	iv- حضور کو فرمایا- لا تحزن علیھم-
(حم سجدہ : ۳۱)	v- مومنوں کو بھی الا تخافوا ولا تحزنوا ہاں خدا اس حزن اور خوف کو دور کر دیتا ہے-
(قیامت :۱۷)	ش- نہی سے مراد عصیان یا نافرمانی نہیں ہوا کرتا- فرمایا لا تحرک بہ لسانک
(فاطر:۹)	فلا تذھب نفسک علیھم حسرات
	کیا رسول ﷺ نے ہجرت خوف قتل سے کی تھی- آئمہ نے تقیہ خوف جان و مال و آبرو سے کیا تھا-
	اگر ابوبکرؓ منافق تھا تو پھر وہ غمگین نہیں ہو سکتا- اگر غم تھا تو رسول ﷺ کی جان کا اور یہ غم ہزار اطمینان سے بہتر ہے رسول ﷺ کو خطرے میں دیکھ کر غمگین صرف عاشق رسول ﷺ ہوگا نہ کہ منافق اور غدار-
(مائدہ:۵۵)	3- حضرت ابوبکرؓ محبوب الٰہی تھے- یا ایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ
(نساء:4)	4- خسر مصطفیٰ- فانکحوا ما طاب لکم من النساء
	کیا حضور ﷺ کو منافق عورتیں ہی پسند آئی؟
(بقرہ :۲۲۲)	ا- لا تنکحوا المشرکات
نور:۲۷	2- الخبیثت للخبثین والخبیثون للخبثات و الطیبات للطیبین والطیبون للطیبات
(الحجر:۱۰)	3- انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون
(قیامت :۱۸)	4- ان علینا جمعہ و قرآنہ
	حضرت ابوبکرؓ نے جمع و تدوین قرآن کیا- خدا نے اپنے ابدی کلام کی ابدی حفاظت کس سے کرائی؟ اس کا مقام سوچ لو-
	5- فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ قرآن حضرت ابوبکر نے جمع کیا کوئی بھی قرآن کو بگاڑ نہیں سکتا- اگر خلفاء ثلاثہ نے بگاڑ دیا تو حضرت علیؓ نے حفاظت کیوں نہ کی- اس

حوالہ	مضمون
(ابراھیم: ۴۳)	کی اصلاح کیوں نہ کی۔ حضرت علیؓ کا نسخہ مرضی الٰہی کے مطابق نہ تھا اس لئے اس کو ضائع کرا دیا۔ حضرت ابوبکرؓ کا نسخہ مرضی الٰہی کے مطابق تھا اس کو محفوظ رکھا اور شہرت دی۔ جو قرآن ساری دنیا کے لئے ہادی بن کر نازل ہوا وہ وفات رسول کے بعد فوراً ہی ضائع ہو گیا؟ تمام آئمہ اثناعشر اسی کو پڑھتے اور عمل کرتے اور سکھاتے رہے۔
حدیث رسولؐ	۶۔ انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله و عترتی۔ لن یفترقا حتی یردا علی الحوض
(عبس)	7۔ فی صحف مکرمة مرفوعة مطهرة بایدی سفرة کرام بررة
	فضائل حضرت عمر بن خطابؓ۔
حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۶۲۰ دربیان غزوہ خندق۔ خلاصہ المنہج تفسیر احزاب از اجاء تکم جنود آیت ۹	1۔ حضرت عمرؓ فاتح قیصر و کسریٰ ہیں۔
i۔ فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱، ۳۱۱ ii۔ الصافی شرح اصول کافی کتاب الحجة جزو سوم صفحہ ۲۸۱ باب شصت و یکم اصل باب ان الائمة لم یفعلو اشیاء	۲۔ شیخین کو ابدی صحبت رسول حاصل ہوئی۔ خسر مصطفیٰ داماد مرتضیٰ
	آنحضورؐ کی اولاد کا ذکر۔
اصول کافی کتاب الحجة ابواب التاریخ باب مولد النبیؐ	و تزوج خديجة و هو ابن بضع عشرين سنة فولد له منها قبل مبعثه القاسم و رقية و زينب و ام كلثوم وولد له بعد المبعث الطيب ولطاهر و الفاطمة عليها السلام۔

مضمون	حوالہ
امام مہدی کے بارے اعتراضات	
شیعہ عقیدہ- امام مہدی اہل بیت اور آل رسول سے ہوگا۔ جواب- آل اور اہل بیت میں سے ہونا خونی تعلق کو نہیں چاہتا کیونکہ	
i- واذ نجینا کم من آل فرعون	بقرۃ : ۵۰
ii- واغرقنا آل فرعون	بقرۃ : ۵۱
iii- فاخذنہ و جنودہ فنبذنہم فی الیم گویا آل سے مراد فرعون کے متبعین اور لشکر ہے۔	القصص : ۴۱
iv- فمن تبعنی فانہ منی میں آل ابراہیم ہی کی طرف اشارہ ہے۔	ابراہیم : ۳۷
v- فمن شرب منہ فلیس منی و من لم یطعمہ فانہ منی نہر سے پانی پینے والوں کو آل طالوت سے خارج کر دیا گیا۔	بقرۃ : ۲۵۰
vi- انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح حالانکہ حضرت نوحؑ کا وہ حقیقی بیٹا تھا۔ جو عمل صالح نہ ہونے کی وجہ سے آل سے نکال دیا گیا۔	ھود : ۴۷
2- آل اور اہل بیت میں سے ہونے کے لئے کامل اتباع ضروری ہے۔	
i- النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم	احزاب : ۷
ii- امام باقر اور جعفر نے وازواجہ امہاتہم وھو اب لھم پڑھا ہے۔	تفسیر صافی زیر آیت النبی اولی بالمومنین۔
اس لئے فرمایا- انما المومنون اخوۃ مومن آپس میں بھائی ہیں۔	الحجرات : ۱۱
iii- فرمایا- سلمان منا اہل البیت وانما اراد علی دیننا۔ ایمان اور اتباع کی وجہ سے سلمان فارسی آل رسول میں شامل ہیں۔ ورنہ جسمانی کوئی تعلق نہیں۔	تفسیر مجمع البیان سورۃ ھود آیت انہ لیس من اہلک

حوالہ	مضمون
	حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔
تفسیر صافی سورۃ ابراہیم زیر آیت فمن تبعنی فانہ منی۔	من اتقی اللہ منکم واصلح فھو منا اھل البیت۔ تم میں سے جس نے اللہ کا تقویٰ اختیار کیا اور اصلاح کی ہم میں سے اہل بیت میں شامل ہے۔
	حضرت باقرؓ کا قول ہے۔
تفسیر صافی سورۃ ابراہیم زیر آیت فمن تبعنی فانہ منی۔	من احبنا فھو منا اھل البیت ہم سے محبت کا تعلق رکھنے والا ہم میں سے ہے۔
بحار الانوار جلد ۱۳۔ صفحہ ۱۴	3- امام مہدی پر یہ اعتراض کیا جائے گا کہ "لست من ولد فاطمة"
تفسیر مجمع البیان سورۃ الجمعہ	4- امام مہدی فارسی النسل ہوگا۔ لو کان الایمان بالثریا لنالتہ رجال من ھولاء۔
	5- اخرین منھم لما یلحقوبھم نے یہ وضاحت بھی کردی امام مہدی عربی نہ ہوگا بلکہ عجمی ہوگا۔ چنانچہ یہی خبردی گئی ہے کہ لونہ عربی و جسمہ اسرائیلی۔ کہ اس کا رنگ تو عربی ہوگا مگر جسم اسرائیلی ہوگا۔ اس لئے محمد بن عسکری عربی النسل ہونے کی وجہ سے امام مہدی نہیں ہوسکتے۔
	شیعہ عقیدہ : امام حسن عسکری کے بیٹے امام محمد غار میں دشمن کے خوف سے پوشیدہ ہیں۔ اب تک زندہ ہیں وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہونگے وہی امام مہدی ہیں نہ کوئی اور۔
	جواب :1- امام مہدی صدیوں سے غار میں چھپے ہوئے ہیں یہ عقیدہ قابل قبول نہیں۔
تجلیات صداقت بجواب ہدایت صفحہ ۵۰۰۔	2- "غار کے اندر محبوس ہونے کا نظریہ جاھلانہ ہے"
	3- امام کی حیثیت سے استاد اور طبیب کی ہوا کرتی ہے۔ اگر امام صدیوں شاگردوں سے دور ہے یا طبیب مریضوں سے یہ ان کی شان کے خلاف ہے۔
	4- لقد کان فی قصصھم عبرۃ لا ولی الالباب کے مطابق

مضمون	حوالہ
انبیاء سابق میں ایسی کوئی مثال نہیں۔	سورۃ یوسف: ۱۲
5- حضرت موسیٰ کی قوم گمراہ ہوئی تو فوراً واپس قوم میں آگئے مگر امام مہدی میں آنے کا نام نہیں لیتے۔	طٰہٰ: ۸۷
6- عقیدہ کے مطابق ہدایت مہدی کے پاس ہے۔ اور	
ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدی من بعد بینة فی الکتاب و اولئک یلعنھم الله .... آیت قرآنی کے مطابق مہدی صدیوں ہدایت کو چھپا نہیں سکتا۔	بقرۃ: ۱۶۰
7- شیعہ عقیدہ کے مطابق "ان الائمة لا یموتون الا باختیارھم" (کہ امام اپنی مرضی کے بغیر فوت نہیں ہوتا) جان کے خوف سے غار میں غائب ہونے کا عقیدہ ناقابل فہم ہے۔	
8- شیعہ کتب میں مختلف روایات ہیں مثلاً جب شیعہ مسلک 72 افراد شامل ہو جائیں گے امام ظاہر ہو جائیں گے۔ بعض میں 313 اور 17 کا عدد بھی ملتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایران' عراق' افغانستان' یمن' شام وغیرہ ممالک میں کروڑوں کی تعداد ہے۔ اب امام کو کس کا خوف ہے۔ یا ابھی مذکورہ بالا تعداد بھی ان شیعوں کی نہیں۔	
9- حقیقت یہ ہے کہ محمد بن حسن عسکری فوت ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ علامہ ابن ندیم مشہور عالم ابو سہل نوبختی کے ذکر میں لکھتے ہیں۔	
"انه کان یقول ان اقول ان الامام محمد بن الحسن و لکنه مات فی الغیبة۔ کہ امام محمد بن حسن غیوبت کے زمانہ میں فوت ہو گئے۔	الفہرست ابن ندیم صفحہ ۲۵۱ مطبوعہ مصر۔ ii- ترجمہ محمد اسحاق بھٹی صفحہ ۴۲۸
علامہ باقر مجلسی نے لکھا ہے۔	
"سمی القائم قائما لانه یقوم بعد موت ذکره" موت کے بعد کھڑا ہونے سے مراد ان کا مثیل آنا ہے۔ کیونکہ	بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۷۔

حوالہ	مضمون
	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
مومنون : ۱۰۱	من ورائهم برزخ الى يوم يبعثون۔
	اعتراض:۔ مہدی کے آنے سے کفر مٹ جائے گا۔ مگر مرزا صاحب کے آنے سے ایسا نہیں ہوا۔ معلوم ہوا مہدی نہیں آئے۔
	جواب۔ جو کام آنحضور ﷺ کی قوت قدسیہ سے نہ ہو سکا وہ مہدی سے بھی نہ ہو سکے گا۔ ورنہ مہدی کی قوت قدسیہ زیادہ ماننی ہوگی جو کہ نہ ممکن ہے۔
	الف۔قرآن سے ثابت ہے غیر مسلم قیامت تک رہیں گے۔
آل عمران : ۵۶	1۔ وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة
حود:۱۱۹	2۔ ولو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة ولا يزالون مختلفين الا من رحم ربك۔
حج : ۵٦	3۔ لا يزال الذين كفروا فى مرية منه حتى تاتيهم الساعة بغتة او ياتيهم عذاب يوم عقيم۔
	تینوں آیات سے ثابت ہوا کہ کافر قیامت تک رہیں گے۔ البتہ
	ب۔ امام مہدی کی آمد سے اسلام کو تمام ادیان پر علمی ولائل اور آسمانی نشانات میں غلبہ نصیب ہوگا۔
الصف : ۹	هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله
	جیسا کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ رسولوں کو غلبہ عطا فرماتا رہا ہے۔
مجادلہ : ۲۲	كتب الله لاغلبن انا ورسلى
الصفات:۱۷۲،۱۷۳	لقد سبقت كلمتنا لعبادنا المرسلين انهم لهم المنصورون وان جندنا لهم الغالبون۔
	رسولوں کو غلبہ ملا۔ مگر کافر پھر بھی موجود رہے۔ غلبہ سے مراد دلیل اور نشان سے کفر پر غلبہ مراد ہے۔ فرمایا
انفال : 43	ليهلك من هلك عن بينة ويحى من حى عن بينة

مضمون	حوالہ
جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا-	بنی اسرائیل:۸۴ بنی اسرائیل : ۸۲
تعزیہ داری	
1- ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء و لکن لا تشعرون	البقرۃ :۱۵۵
2- روی عن النبی صلی الله علیه واله وعن الائمة علیهم السلام انهم قالوا اذا جاء کم منا حدیث فاعرضوه علی کتاب الله فما وافق کتاب الله فخذوه وما خالفه فاطرحوه اور دوہ حدیث قرآن کے مطابق ہو تو لے لو ورنہ رد کردو	تہذیب الاحکام کتاب النکاح فیمن احل الله نکاحه من النساء-
3- تعزیہ کرنا قرآن' سنت اور ائمہ کے طریق سے ثابت نہیں اس لئے بدعت ہے- یا معشر المسلمین ان افضل الهدی هدی محمد و خیر الحدیث کتاب الله و شر الامور محدثاتها الا و کل بدعة ضلالة وکل ضلالة ففی النار بہترین ہدایت محمد ﷺ کی ہے جو کہ کتاب اللہ ہے- ہر بری بات بدعت ہے جس کا انجام جہنم ہے-	بحار الانوار جلد اول صفحہ ۲۱
ب السنة ماسن رسول الله صلی الله علیه وسلم والبدعة ما احدث من بعد والجماعة اهل الحق وان کانوا قلیلا سنت رسول کے خلاف ہر نئی بات بدعت ہے- جماعت' اہل حق ہیں خواہ تھوڑے ہوں-	بحار الانوار جلد ا صفحہ ۲۲
4- اشد الناس بلاء الانبیاء- لوگوں میں انبیاء پر تکالیف زیادہ آئیں-	ا- اصول کافی صفحہ ۳۲۸ ii- فتح المجید بشرح کتاب التوحید صفحہ ۲۰۰
5- ...... اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا لله وانا الیه	

مضمون	حوالہ
راجعون	بقرہ: ۱۵۷
العزاء ممدودا الصبر۔ تعزیت کے معنی صبر کرنا دوسروں کو صبر کی تلقین کرنا ہے۔	مجمع البحرین زیر لفظ تعزیت
ب اراد بالتعزی العزاء ای التصبر والتسلی عند المصیبة وشعاره ان یقول انا لله وانا الیه راجعون کما امر الله صبر کی علامت یہ ہے کہ جیسا خدا کا حکم ہے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا جائے۔ حضرت فاطمہؑ کو حضرت جعفر بن ابی طالب کے شہید ہونے پر فرمایا۔	مجمع البحرین زیر لفظ تعزیت
لا تدعی بویل ولا تکل ولا حزن واویلا نہ مچانا اور نہ ہی ناجائز کلمات منہ سے نکالنا۔	من لا یحضرۃ الفقیہ باب التعزیة والجزع عند المصیبة ...... جلد اول صفحہ ۵۶
ب قال لفاطمة اذا انامت فلا تخمشی علی وجها ولا تنثری علی شعرا ولا تنادی بالویل ولا تقیمی نائحة	فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۲۲۸
ۃ اے فاطمۃ! چوں بمیرم روئے خودرا برائے من مخراش و گیسوائے خودرا پریشاں مکن وواویلا مگو و برمن نوحۃ مکن و نوحۃ گراں را مطلب۔ اے فاطمہ جب میں مرجاؤں تو میرے غم میں اپنے چہرے کو مت زخمی کرنا اور نہ اپنے بالوں کو پریشان کرنا اور مجھ پر فریاد و نالہ اور نوحہ مت کرنا اور نہ نوحہ کرنے والوں کو طلب کرنا۔	حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۵۴ ۱۱-جلاء العیون جلد اول صفحہ ۱۱۱ ترجمہ سید عبدالحسین حیات القلوب اردو صفحہ ۱۰۰۸ باب نمبر ۶۳ آنحضرت کی وصیتیں۔
7- حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں۔	
انا اهل البیت نجزع قبل المصیبة فاذ انزل امر الله عزوجل رضینا بقضائه وسلمناه لامره ولیس لنا ان نکره ما احب الله لنا۔ ہمارا طریق ہے مصیبت آنے سے قبل جزع کرتے ہیں جب خدا کا حکم آجائے تو اس کی قضا پر راضی رہتے ہیں۔	من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۶۰۔

حوالہ	مضمون
	8- حضرت امام جعفرؒ فرماتے ہیں-
من لا یحضرہ الفقیہۃ جلد اول صفحۃ۵۸	یصنع للمیت ماتم ثلاثۃ ایام من یوم مات بیوی کا استثناء کرکے فرمایا لیس لاحد ان یحد اکثر من ثلاثۃ ایام یعنی تین سوے زیادہ سوگ منانے کی کسی کو اجازت نہیں-
من لا یحضرہ الفقیہۃ جلد اول صفحۃ۶۰	9- امیر المومنینؑ نے فرمایا- من جدد قبرا و مثل مثالا فقد خرج من الاسلام یعنی قبر کی تجدید کرنا یا تابوت بنانا اسلام سے خارج کردیتا ہے-
	حضرت ام کلثومؓ نے زنان کوفہ سے فرمایا-
جلاء العیون اردو جلد ۲ صفحہ ۵۰۷	"اے اہل کوفہ! تمہارے مردوں نے ہمارے مردوں کو قتل کیا اور ہم اہلبیت کو اسیر کیا پھر تم کیوں روتی ہو خداوند عالم بروز قیامت ہمارا تمہارا حاکم ہے-
تفسیر القمی صفحہ ۲۶۷ سورۃ توبہ زیر ایت انفروا خفافا وثقالا	آنحضرت ﷺ نے فرمایا النیاحۃ من عمل الجاھلیۃ نوحہ کرنا جاہلیت کا کام ہے-
حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۳۴	ب فرمایا "چہار خصلت بدبہشہ درامت من خواہد بود" ان چہار میں ایک نوحہ ہے- اگر نوحہ کنندہ توبہ نہ کند پیش از مردن چوں روز قیامت مبعوث شود جامہ از مس گداختہ و جامعہ از جرب براو بپوشانند
نہج البلاغہ صفحہ ۱۳۶ ،	12- صفین کے مقتولین پر کوفی عورتوں کو روتے سن کر حضرت علیؓ نے حرب بن شرجیل الشامی سردار کو فرمایا- "الا تنھونھن عن ھذا الرنین" کہ ان عورتوں کو نوحہ سے منع نہیں کرتے؟ یعنی یہ ناجائز ہے
	آنحضرت ﷺ عورتوں سے بیعت لیتے وقت عہد لیتے' لا تلطمن خدا ولا تخمشن وجھا ولا تنتفن شعرا ولا تشققن حبیبا ولا تسودن ثوبا ولا تدعین بویل کہ تم چہروں پر تھپڑ نہ مارنا' نہ منہ نوچنا' نہ بال نوچنا' نہ کپڑے

مضمون	حوالہ
پھاڑنا نہ کپڑے سیاہ کرنا نہ ہلاکت کی بد دعائیں کرنا۔	تفسیر الصافی سورۃ الممتحنہ صفحہ ۳۱۱
۱۴ حضرت حمزہؓ کی شہادت پر آنحضرت ﷺ کا اپنا نمونہ یہ تھا۔	
"نزد امراو اظہار جزعی نکرد و آہی نکشید و آبی از دیدہ جاری نہ گردانید۔ نہ جزع فزع کی نہ آہ کھینچی اور نہ ہی آنسو بہائے۔	حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۷۰۔
بلکہ انصاری عورتوں کو فرمایا۔ "مروھن فلیرجعن و لا یبکین علی ھالک بعد الیوم" انہیں کہہ دو واپس چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے پر ہرگز نہ روئیں۔	مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۸۴
15- حضرت علیؓ نے آنحضرت ﷺ کی وفات پر فرمایا۔	
"وان الجزع لقبیح الا علیک وان المصائب بک لجلیل وانہ قبلک وبعدک لجلل" گویا آنحضرت ﷺ کا سانحہ ارتحال سب سے اہم اسلامی مصیبت ہے مگر اس پر بھی واویلا کرنا نہ جائز تھا اور نہ جائز ہوا۔	نہج البلاغہ صفحہ ۱۳۵
16- ینزل الصبر علی قدر المصیبۃ و من ضرب یدہ علی فخذہ عند مصیبۃ حبط عملہ۔ مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ مارنا اجر کو باطل کر دیتا ہے۔	نہج البلاغہ صفحہ ۱۲۸ مشہدی۔
17- حضرت امام صادق نے ایک شخص کو اس کے بیٹے کی تعزیت کرتے ہوئے فرمایا۔	
"قدمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم افما لک بہ اسوۃ کیا آنحضرت ﷺ کی وفات میں تیرے لئے کوئی نمونہ نہیں؟	من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۵۵
18- حضرت ابو عبداللہؓ نے فرمایا کہ جو مبتلائے مصیبت ہو فلیذکر مصابۃ بالنبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فانہ من اعظم المصائب	فروع کافی۔ کتاب الجنائز
19- حضرت علیؓ نے فرمایا۔ واذا فارق الصبر الامور	

حوالہ	مضمون
الصافی شرح اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۱۷۶	فسدت الامور - صبر کے بغیر سب امور فاسد ہو جاتے ہیں۔
مجمع البیان جلد اول صفحہ ۲۳۱-	20-افی الحدیث من استرجع عند المصیبة جبر الله مصیبته مصیبت کے وقت انا لله وانا الیه راجعون کہنے سے خدا مصیبت دور کر دیتا ہے۔
العمران :۲۰۰	21- اصبروا و صابروا
مجمع البیان زیر آیت اصبروا الصابرو	ب معناه اصبروا علی المصائب
الصافی شرح اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۱۷۸	ج امام ابو عبداللہ فرماتے ہیں۔ "ان صبر شعیتنا اصبر منا" یعنی ہمارے شیعہ تو ہم سے بھی زیادہ صبر کرتے ہیں۔
الصافی شرح اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۱۷۸	د صبر سے تعزیت کرنے والوں کے لئے جیسا کہ اہل سنت والے کرتے ہیں ۳۰۰ درجوں کا وعدہ ہے۔
من لا یحضرہ الفقیہ جلد ۱ صفحہ ۵۵	22-التعزیة الواجبة بعد الدفن امام صادق "کا قول ہے تعزیہ دفن کرنے کے فوراً بعد ہوتا ہے نہ کہ سالہا سال بعد واویلا کرنا۔
تفسیر القمی صفحہ ۳۵۶	23-من لم یتعز بعزاء الله تقطعت نفسه علی الدنیا حسرات۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا جو اللہ کی تعزیت پر صبر نہیں کرتا وہ محروم ثواب ہوتا ہے صرف حسرت رہ جاتی ہے۔
1- فروع کافی کتاب الجنائز حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۷۳۳	24 آنحضرت ﷺ کی وفات پر فرشتہ نے صبر کی تلقین کی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا "اگر نہ آں بود کہ امر کردی بصبر کردن و نہی نمودی از جزع نمون ہر آئینہ آبہائی سر خود را در مصیبت تو فرد میر یختیم و ہر در آئینہ در مصیبت ترا ہرگز رو نمی گردیم و جراحت مفارقت ترا از سینہ بیرون نمی کردیم وایں ہا در مصیبت تواند کے است از بسیار حضرت ابو جعفر نے فرمایا۔ الصراخ بالویل والعویل ولطم الوجة والصدور جز الشعرمن النواصی ومن اقام النواحة فقد ترک الصبر وهوز میم

حوالہ	مضمون
فروع کافی کتاب الجائز صفحہ ۱۲۱	واحبط اللہ تعالی اجرہ" یعنی واویلا مچانا اور منہ پیٹنا اور سینہ کوبی کرنا اور بال نوچنا اور نوحہ کرنا جزع ہے فرمایا جس نے ایسا کیا اس نے صبر کو چھوڑ دیا وہ صابر نہیں۔ ہاں جو صبر کرے اور انا اللہ کہے اور اللہ کی حمد کرے وہ راضی بالقضا ہے اس کو اجر اللہ دے گا۔ جو یہ نہ کرے وہ قابل مذمت ہے اللہ تعالی اس کا اجر ضائع کر دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔
در ثمین فارسی	1- جان و دلم فدائے جمال محمد است۔ خاکم نثار کوچہ آل محمد است
فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۲۳۷	2- مگر حسینؓ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالی اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے......
اعجاز احمدی صفحہ ۲۸	3- میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسینؓ جیسے یا حضرت عیسیٰؑ جیسے راستباز پر بدزبانی کرکے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا......

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتابیات

			نمبر
	مصنف	کتاب	نمبر
اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور جنوری ۱۹۹۰ء	محمد بن یزید بن ماجہ	ابن ماجہ	۱
المطبعہ التازیہ لصاحبہا عبدالواحد محمد التازی مصر	سلیمان بن الاشعث السجستانی	ابوداؤد	۲
مطبع ریاض ہند امرتسر باہتمام نور احمد مہتمم ۱۳۰۰ھ	عبدالجبار مترجم مولوی محمد حسن صاحب	اثبات الالہام والبیعہ اردو	۳
مطبع یوسفی واقع فرنگی محل باہتمام مولوی محمد ادریس انصاری بار دوم	مولانا ابوالحسنات عبدالحی لکھنوی	اثر ابن عباس فی دافع الوسواس	۴
دار لفکر مصری	امام احمد بن حنبل	مسند احمد بن حنبل	۵
کلکتہ	محمد اسماعیل شہید	اربعین فی احوال المہدیین	۶
اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور	مولانا رکن الدین	اشارات فریدی	۷
درویش پریس دہلی ۱۹۱۴ء	سید محمد علی	ارشاد رحمانی و فضل رحمانی	۸
اردو اکیڈمی سندھ مشن روڈ کراچی	سرسید احمد خاں	اسباب بغاوت ہند	۹
الطبعہ الاولی مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ مصر ۱۹۵۹ء	ابوالحسن علی بن احمد الواحدی	اسباب النزول	۱۰
المطبع العالی المعتزی المنشی نولکشور لازال بالفرح السرور	ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق	اصول کافی	۱۱

نمبر	کتاب	مصنف	
۱۲	آفتاب نبوت	قاری محمد طیب مہتمم دیوبند	ناشر ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور مطبوعہ اشرف پریس لاہور
۱۳	اقتراب الساعہ		مطبع مفید عام الکائینہ آگرہ ۱۳۰۱ھ
۱۴	الاقتصاد فی مسائل الجہاد	ابو سعید محمد حسین بٹالوی	وکٹوریہ پریس
۱۵	اکمال الدین	محمد بن علی بن حسین بن بابویہ القمی	المطبعہ الحیدریہ النجف
۱۶	اکمال الاکمال شرح مسلم	ابو عبداللہ محمد بن خلفہ الوشتانی	مطبعہ السعادہ بجوار محافظہ مصر ۱۳۲۸ھ
۱۷	امام مہدی کے انصار اور ان کے فرائض	حسن نظامی	روز بازار سٹیم پریس امرتسر ۱۹۱۲ء
۱۸	آئینہ مودودیت	سید ضیاء المتین کاظمی	دفتر مرکزی جمیعۃ العلماء پاکستان اکبری دروازہ لاہور
۱۹	بانگ درا	علامہ اقبال	شیخ غلام علی اینڈ سنز لیمٹڈ پبلشر دسمبر ۱۹۸۶ء
۲۰	باقیات اقبال	سید عبدالواحد معینی ایم۔اے آکسن	آئینہ ادب چوک مینار انارکلی لاہور
۲۱	صحیح بخاری	ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور دسمبر ۱۹۸۵ء
۲۲	پنجاب چیفس	H.D.Craik W.L.Conran	سنگ میل پبلیکیشنز ۲۵ شاہراہ پاکستان لاہور ۱۹۹۳ء
۲۳	تاریخ ابن الخلدون	عبدالرحمن بن خلدون	مطبع سرکاری حسب حکم جناب کپتان بالرائد صاحب

نمبر	کتاب	مصنف	
۲۴	تاریخ الخلفاء	جلال الدین سیوطی	ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن ممالک پنجاب ۱۸۷۰ء
۲۵	تاریخ مرزا	ابو الوفاء ثناء اللہ	مطبع لال سنیم پریس لاہور طبع اول جولائی ۱۹۱۹ء ندوہ المحدثین گوجرانوالہ۔ پاکستان
۲۶	تجدید واحیاء دین	ابوالاعلیٰ مودودی صاحب	مکتبہ جماعت اسلامی دارالسلام جمال پور پٹھان کوٹ
۲۷	تحذیر الناس	مولانا محمد قاسم نانوتوی	قاسمی پریس دیوبند باہتمام مولوی محمد طیب ومولوی محمد طاہر صاحبان
۲۸	تحریک قادیان	سید حبیب صاحب مدیر سیاست	مقبول عام پریس لاہور ستمبر ۱۹۳۳ء
۲۹	تذکرہ ابوالکلام آزاد	فضل الدین احمد مرزا	کتابی دنیا میکلوڈ روڈ لاہور
۳۰	تذکرہ	محمد عنایت اللہ المشرقی	مطبع روز بازار امرت سر باہتمام شیخ عبدالعزیز
۳۱	تذکرہ اولیاء فارسی	فرید الدین عطار	مطبع محمدی لاہور باہتمام تاجر بی ریب دریا۔
۳۲	ترجمہ القرآن	محمود الحسن	۱۔ ادارہ اسلامیات انارکلی ۱۹۰ لاہور۔ ۲۔ مطبوعہ مدینہ پریس بجنور یوپی انڈیا
۳۳	ترجمان وہابیہ	نواب صدیق الحسن خان صاحب	مطبع محمدی لاہور ۱۳۱۲ھ
۳۴	جامع ترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ	

نمبر	کتاب	مصنف	
		ترمذی	نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور اپریل ۱۹۸۸ء
۳۵	تصانیف احمدیہ	سرسید احمد خاں	مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علی خاں سوفی ۱۹۰۳ء
۳۶	تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام	مولانا قاری محمد طیب صاحب دیوبند	نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی مئی ۱۹۸۶ء
۳۷	تفسیر ابن کثیر	ابوالفداء اسماعیل عماد الدین بن کثیر	نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
۳۸	اتقان	جلال الدین سیوطی	سہیل اکیڈمی شاہ عالم مارکیٹ لاہور ۱۹۷۴ء
۳۹	تفسیر اتقان اردو	مترجم محمد حلیم انصاری	میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب آرام باغ کراچی
۴۰	تفسیر احمدی	سرسید احمد خاں	مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علی خاں ۱۹۰۳ء
۴۱	الہام الرحمان فی تفسیر القرآن	مولانا عبیداللہ سندھی	ناشر مولانا محمد معاویہ ادارہ بیت الحکمہ کبیر والا ضلع ملتان جھنگ روڈ مسعود پرنٹرز لاہور
۴۲	تفسیر بحر محیط	اثر الدین ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی	الناشر مکتبہ ومطابع النصر الحدیثیہ الریاض
۴۳	تفسیر البیضاوی	ناصر الدین عبداللہ بن عمر بیضاوی	مشرکہ مکتبہ ومطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی داولادہ بمصر ۱۹۶۸ء
۴۴	ترجمان القرآن بلطائف البیان	نواب صدیق الحسن خان	مطبع احمدی واقع لاہور

نمبر	کتاب	مصنف	
۴۵	تفہیم القرآن	ابوالاعلیٰ مودودی	مکتبہ تعمیر انسانیت اندرون موچی دروازہ لاہور
۴۶	تکملہ مجمع بحار الانوار	شیخ محمد طاہر	المطبع العالی المنشی نول کشور ذی المعالی۔
۴۷	تفسیر ثنائی	ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری	ادارہ ترجمان السنہ ۷۔ ایبک روڈ انار کلی لاہور
۴۸	جامع البیان	ابو جعفر محمد بن جریر طبری	شرکہ مکتبہ ومطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ مصر ۱۹۵۴ء
۴۹	تفسیر حسینی	حسین بن علی	مطبع مجیدی کانپور باہتمام حاجی محمد شفیع
۵۰	تفسیر خازن	علاؤالدین علی بن محمد البغدادی	مطبعہ مصطفیٰ محمد صاحب المکتبہ التجاریہ الکبریٰ مصر
۵۱	در منثور	جلال الدین سیوطی	دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر بیروت لبنان
۵۲	روح البیان	شیخ اسماعیل حقی	المطبعۃ العثمانی ۱۳۰۶ھ
۵۳	روح المعانی	شہاب الدین محمود الوسی	مکتبہ رحمانیہ ۱۸ اردو بازار لاہور
۵۴	عرائس البیان فی حقائق القرآن	محی الدین بن العربی	مطبع نول کشور لکھنؤ
۵۵	تفسیر عمدہ البیان	سید عمار علی	مطبع یوسفی دہلی باہتمام سید علی حسین ۱۳۰۲ھ
۵۶	فتح البیان فی مقاصد القرآن	ابوطیب صدیق بن حسن القنوجی	الطبعۃ الاولیٰ مصر ۱۳۰۱ھ
۵۷	فتح القدیر	علامہ شوکانی	مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ مصر رمضان ۱۳۵۰ھ

نمبر	کتاب	مصنف	
۵۸	تفسیر القرآن	محی الدین ابن العربی	دار الاندلس۔ بیروت
۵۹	تفسیر القرآن	علامہ محمد رشید رضا	الطبعہ الثانیہ دار المنار ۱۴۔ شارع الانشا ۱۳۴۶ھ
۶۰	تفسیر القرآن	محمد عبدہ	مجلّہ المنار الطبعہ الاولیٰ ۱۳۲۵ھ
۶۱	تفسیر القمی	شیخ ابوالحسن علی بن ابراہیم	مطبوعہ ایران
۶۲	تفسیر الکبیر	امام فخر الدین رازی	الطبعہ الثانیہ دار الکتب العلمیہ طہران۔ ایران
۶۳	مجمع البیان فی تفسیر القرآن	ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی	مکتبہ العلمیہ الاسلامیہ طہران سوق الشیرازی
۶۴	تفسیر محمدی	مولانا حافظ محمد بارک اللہ	مطبع محمدی لاہور ۱۸۸۴ء
۶۵	تفسیر مدارک	عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی	قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
۶۶	تفسیر مراغی	احمد مصطفیٰ المراغی	مکتبہ ومطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر
۶۷	تفسیر مظہری	قاضی محمد ثناء اللہ مظہری	ندوۃ المصنفین الکائنۃ دہلی
۶۸	تفہیمات الٰہیہ	شاہ ولی اللہ دہلوی	اکادمیہ شاہ ولی اللہ دہلوی مطبع الحیدری لجپت روڈ حیدر آباد سندھ ۱۹۶۷ء
۶۹	تقریب المرام	شیخ عبدالقادر کردستان	قاہرہ۔ مصر
۷۰	تنقیحات اسلام	ابوالاعلیٰ مودودی	مکتبہ جماعت اسلامی لاہور
۷۱	تہذیب اخلاق	نواب یار جنگ مولوی محمد چراغ علی	تاجران کتب قومی کوچہ ککے زئی نقشبند بازار کشمیری لاہور

	مصنف	کتاب	نمبر
دارالمعرفہ للطباعہ والنشر بیروت ۱۹۷۷ء	عبدالرحمٰن الزبیدی شافعی	تیسیر الوصول الیٰ جامع الاصول	۷۲
المکتبہ اسلامیہ سمندری لائلپور۔ پاکستان ارشاد پرنٹنگ پریس لاہور	جلال الدین سیوطی	تفسیر جامع الصغیر	۷۳
۱۔ شیعہ جنرل بک ایجنسی محلّہ شیعہ اندرون موچی دروازہ لاہور ۲۔ مطبع شاہی لکھنؤ بفرمائش سید ضمیر حسین تاجر کتب چوک لکھنؤ	ملا محمد باقر مجلسی	جلاء العیون	۷۴
مطبع المجتبائی الدھلوی لمنشی علی ممتاز	جلال الدین سیوطی	جلالین مع کمالین	۷۵
مفید عام پریس گلاب سنگھ پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ ۱۹۴۷ء		جنم ساکھی بھائی بالا	۷۶
مطبع احمدی علی گڑھ مدرسہ اسلامیہ دیوبند سے شائع کیا	مولانا محمد قاسم نانوتوی	حجتہ الاسلام	۷۷
مطبع شاہجہان بھوپال	نواب محمد صدیق الحسن صاحب	حج الکرامہ	۷۸
امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچیدروازہ لاہور	محمد باقر مجلسی	حیات القلوب	۷۹
المطبعہ الکاثولیکیہ بیروت	محمد بن علی بن الحسن الحکیم ترمذی	خاتم الاولیاء	۸۰
اسلامک پبلیکیشنز لیٹڈ ۱۳ ای	ابو الاعلیٰ مودودی	ختم نبوت	۸۱

نمبر	کتاب	مصنف	
			شاہ عالم مارکیٹ لاہور
۸۲	خریدہ العجائب	سراج الدین الوردی	الطبعہ الثانیہ مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر
۸۳	الخائص الکبری اردو	عبدالرحمن جلال الدین سیوطی مترجم غلام معین الدین نعیمی	مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم۔ اے جناح روڈ کراچی
۸۴	الخیرا لکثیر	شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی	مطبوعات المجلس العلمی نمبر۱۳ مدینہ پریس بجنور ۱۳۵۲ھ
۸۵	الخیرا لکثیر اردو	مترجم عابد الرحمن صدیقی کاندھلوی	قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی
۸۶	دار القطنی	علی بن عمر الدار القطنی	دارالمحاسن للطباعہ ۲۴۶ شارع الجیش القاہرہ
۸۷	دیوان تبریز	شمس الدین تبریز	مطبع نامی منشی نول کشور لکھنؤ
۸۸	زاد المعاد	ابن القیم	المطبعہ المیمنیہ مصر
۸۹	زبدہ المرام	عبدالغنی حنبلی	مطبع گیلانی لاہور باہتمام بابو نظام الدین پرنٹر
۹۰	زرقانی	علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی	الطبعہ الاولیٰ ازہر مصر ۱۳۲۵ھ
۹۱	درس القرآن	عبدالحی فاروقی۔ مرغوب احمد توفیق اور عبدالواحد	ادارہ اصلاح و تبلیغ اسٹریلین بلڈنگ حمایت اسلام پریس لاہور
۹۲	سائنٹیفک قرآن	محمد شفیق الختورائی	قرآن سوسائٹی دفتر ۹۸۔ ایم پی اے بلڈنگ نکل روڈ کراچی
۹۳	سوانح احمدی	محمد جعفر صاحب تھانیسری	اسلامیہ سٹیم پریس لاہور باہتمام منشی محمد لیتق خاں

نمبر	کتاب	مصنف	
۹۴	سیرت ابن ہشام اردو	مترجم عبدالجلیل صدیقی	شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلیشرز لاہور' حیدر آباد- کراچی علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۷۵ء
۹۵	سیرت الرسول اردو	مترجم محمد وارث کامل	گارڈن پریس لاہور بار دوم ۱۹۶۱ء
۹۶	شرح زرقانی	محمد بن عبدالباقی	الطبعہ الاولی بالمطبعہ الازھریہ المصریہ ۱۳۲۷ھ
۹۳	شرح عقائد نسفی	محمد خادم حسین	المطبع العلوی اہتم بہ علی محمد بخش خاں لکھنوی
۹۴	شرح خصوص الحکم	عبدالرزاق القاشانی	الطبعہ الثانیہ ۱۹۶۶ء
۹۵	شعلہ مستور	غلام احمد پرویز	ادارہ طلوع اسلام لاہور
۹۶	صافی شرح اصول کافی	مولوی تصدق حسین	مطبع فیض منبع منشی نو لکشور لکھنؤ
۹۷	کتاب الصافی فی تفسیر القرآن	محمد بن المرتضیٰ کاشانی	کتاب فروشی اسلامیہ تہران
۹۸	الصراط السوی فی احوال المہدی	سید محمد سبطین الرسوی	امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور
۹۹	الطبری	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	مکتبہ خیاط- شارع، بلیس بیروت- لبنان
۱۰۰	الطبقات الکبیر	محمد بن سعد کاتب الواقدی	طبع فی مدینہ لیدن المحروسہ بمطبعہ ۱۳۲۱ء
۱۰۱	الفتاوی	محمود شلتوت	جامعہ ازھر دسمبر ۱۹۵۹ء مصر
۱۰۲	الفتاوی الحدیثیہ	شیخ احمد شہاب الدین ابن حجر والہیشمی	مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر الطبعہ الثانیہ ۱۹۷۰ء

نمبر	کتاب	مصنف	
۱۰۳	الفتاوی دار العلوم دیوبند	مولانا محمد شفیع مفتی دیوبند	مکتبہ دارالاشاعت کراچی
۱۰۴	الفتاوی نذیریہ	سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی	اہلحدیث اکادمی کشمیر بازار لاہور
۱۰۵	فتح الباری	حافظ ابن الحجر عسقلانی	دار نشر الکتب الاسلامیہ ۲۔شارع شیش محل لاہور
۱۰۶	فتح الربانی والفیض الرحمانی	عبدالقادر جیلانی	المطبع المیمنہ مصطفی البابی الحلبی واخویہ مصر
۱۰۷	فتح المجید شرح کتاب التوحید	عبدالرحمن بن حسن بن عبدالوھاب نجدی	مطبع الانصاری دہلوی باوارہ مولوی عبدالمجید ۱۳۱۱ھ
۱۰۸	فتوحات مکیہ	ابو عبداللہ محمد بن علی المعروف ابن العربی	دار الکتب العربیہ الکبریٰ مصر
۱۰۹	فتوح الغیب اردو	مترجم سکندر شاہ قادری	محمد تقی، محمد زکی تاجران کتب اردو بازار جامع مسجد دہلی
۱۱۰	الفروع من الجامع الکافی	محمد بن یعقوب	المنشی نول کشور لکھنؤ
۱۱۱	الفصل الملل والاھوا النحل	علی بن احمد بن حزم اندلسی	میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی
۱۱۲	فصوص الحکم اردو	مترجم محمد عبدالقدیر صدیقی	نذیر سنز پبلشیرز ۴۰۔ اے اردو بازار مطبع آر۔ آر پرنٹرز لاہور
۱۱۳	الفوز الکبیر	شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی	مطبع محمدی لاہور حسب فرمائش تاجران فقیر اللہ، عبدالقادر
۱۱۴	الفہرست ندیم اردو	مترجم محمد اسحاق بھٹی	ادارہ ثقافت اسلامیہ ۲۔کلب روڈ لاہور

نمبر	کتاب	مصنف	
۱۱۵	قصص الانبیاء	عبدالوہاب نجار	دار احیاء التراث العربی شارع سوریا بنایہ درویش بیروت
۱۱۶	سید عطاء اللہ شاہ بخاری	شورش کاشمیری	اسلامی کتب خانہ زیر جامع مسجد راولپنڈی
۱۱۷	قلائد الجواہر فی مناقب عبدالقادر	محمد یحیٰ	مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم۔اے جناح روڈ کراچی
۱۱۸	کشف المحجوب	علی ہجویری داتا گنج بخش	ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز تاجران کشمیری بازار لاہور
۱۱۹	کنز العمال	علاؤ الدین علی المتقی	موسسہ الرسالہ
۱۲۰	کنز الحقائق	عبدالروف المناوی	المکتبہ الاسلامی سمندری لائلپور۔ الارشاد پرنٹنگ پریس لاہور
۱۲۱	غایہ المقصود	سید علی حائری	مطبع شمس الهند لاہور باہتمام محمد شمس الدین شائق ۱۳۱۸ھ
۱۲۲	ماثبت بالسنہ فی ایام السنہ	شیخ عبدالحق دہلوی	مطبع محمدی لاہور
۱۲۳	مباحثہ شاہجہان پور	مولوی محمد قاسم صاحب پادری اسکاٹ	مطبع مجتبائی دہلی۔ جنوری ۱۸۹۱ء
۱۲۴	مبداء المعاد	مجدد الف ثانی احمد سرہندی	ادارہ مجددیہ ناظم آباد نمبر۳ کراچی نمبر۱۸
۱۲۵	مثنوی روم	جلال الدین رومی	مطبع منشی نول کشور لکھنؤ
۱۲۶	مجمع البحرین	ملا زین العابدین	درکار خانہ استاد الماہر مشہدی محمد تقی حفظہ اللہ تعالیٰ
۱۲۷	المحلیٰ	ابو محمد علی بن احمد سعید بن حزم	مطبعہ الامام ۳ اشارع قرقول المنشیہ القلعہ مصر
۱۲۸	مختصر سیرۃ الرسول	محمد بن عبدالوہاب	دار العربیہ للطباعہ والنشر

نمبر	کتاب	مصنف	
			بیروت۔ لبنان
۱۲۹	مرقاۃ المفاتیح	علی بن سلطان محمد	مکتبہ امدادیہ ملتان
۱۳۰	مسدس حالی	الطاف حسین حالی	ایم جہانگیر اینڈ کمپنی اردو بازار نذیر پرنٹنگ پریس لاہور
۱۳۱	الصحیح المسلم	مسلم بن حجاج بن مسلم	الطبعہ الاولی بالمطبعہ العامرہ فی دار الخلافہ العلیہ ۱۳۳۴ھ
۱۳۲	المسوی شرح موطا مالک	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	باہتمام مالکان کتب خانہ رحیمیہ سنہری مسجد دہلی برقی پریس
۱۳۳	المشکوۃ	محمد بن عبداللہ	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور مطبع فالکن پریس لاہور
۱۳۴	المعجم الصغیر	محمد شکور محمود	المکتب الاسلامی بیروت دار عمار عمان
۱۳۵	مفردات فی غریب القرآن	علامہ حسین بن محمد بن المفضل	نور محمد اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
۱۳۶	مقالات سرسید احمد خاں	سرسید احمد خاں	
۱۳۷	مقدمہ ابن الخلدون	عبدالرحمٰن بن خلدون	مطبعہ مصطفیٰ محمد صاحب المکتبہ التجاریہ شارع محمد علی مصر
۱۳۸	مکتوبات احمد	یعقوب علی خاں	ریش سٹیم پریس لاہور
۱۳۹	مکتوبات امام ربانی اردو	مترجم محمد سعید نقشبندی	مدینہ پبلشنگ کمپنی بند روڈ کراچی
۱۴۰	منار الہدی	الشیخ علی البحرانی محمد بن عبدالعزیز	مطبع گلزار حسنی الکاین فی بمبئی ۱۹ محرم ۱۳۲۰ھ
۱۴۱	مناقب آل ابی طالب	رشید الدین محمد بن علی	المطبعہ العلمیہ بقم ایران
۱۴۲	مواھب اللدنیہ		

نمبر	کتاب	مصنف	
۱۴۳	موضوعات کبیر	علی بن محمد سلطان القادری	مطبع محمدی لاہور
۱۴۴	موعدہ تحریف قرآن	علی الحائری	محمد رضی الرضوی محلہ شیعان موچی دروازہ لاہور
۱۴۵	المہدی الموعود	علی دوانی	دار الکتب الاسلامیہ بازار سلطانی طہران
۱۴۶	النجم ثاقب یازندگانی مہدی موعود	میرزا حسین نوری	کتاب فروشی جعفری مشہدی بازار سرائے محمدیہ
۱۴۷	النجم الثاقب		مطبع احمدی پٹنہ مغلپورہ
۱۴۸	نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب		تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۲۵۲ لاہور
۱۴۹	نظرات فی القرآن	محمد الغزالی	دار الکتب الحدیثیہ تصاحبہا توفیق عفیفی ۱۴ شارع الجمہوریہ
۱۵۰	نقش آزاد	ابو الکلام آزاد	کتاب منزل لاہور
۱۵۱	نہج البلاغہ	علامہ سید شریف	حیدری پریس لاہور
۱۵۲	ینابیع المودہ	شیخ سلیمان بن شیخ ابراہیم	الطبعہ الثانیہ علی نفقہ مکتبہ العرفان صیدا بیروت
۱۵۳	الیواقیت والجواہر	عبد الوہاب الشعرانی	ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور